بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کی نعمتون کا شکر آدمی کیون کر ادا کرسکے کہ بمفحوائے کریمۂ اِن تعدّوا نعمۃ اللہ لاتحصوھا کبھی ممکن نہین اور نعت اور محمدت جناب رسول مقبول کی یہ بھی دشوار ہے کہ جنکی ذات پاک کے باعث وجود کائنات اور سبب مغفرت جمیع مومنین اور مومنات ہے پس اِن دونون امر محال سے قطع نظر کرکے یہہ عاجز ناتوان متوقع اجر عظیم بندۂ درگاہ کریم قاضی ابراہیم بن المرحوم جناب حاجی قاضی نور محمد پلنبدری خدمت مین ارباب دین و یقین کے گذارش کرتا ہے کہ کتاب مقاصد الصالحین مطبوعہ نظامی کانپور بندے کے ہاتھ آئی اوسکو دیکھا تو اس مین حکایتین بزرگان باصفا اور اولیاء اللہ برگزیدۂ خدا کی نظر پڑین طبیعت اُس کے دیکھنے سے بہت محظوظ ہوئی کہ اس کتاب کا مطالعہ آدمی کے ایمان و ایقان کو بڑھاتا ہے اور دنیا کی حرص و ہوا کو گھٹاتا ہے اسواسطے چاہا کہ اور مسلمان بھائی بھی اس کے پڑھنے سے فائدہ اٹھائین کہ تنہا خوری طریقہ پسندیدہ اہل مروت نہین ہے اور اسی نظر سے بزرگون نے فرمایا ہے ع کہ حلوا بتنہا نباید خورد؛ پس امید ہے کہ دیکھنے والے اس کے بہت حظ اور فائدہ اٹھائین اور اس احقر اور مولف کو بدعائے خیر یاد فرمائین واللہ ولی التوفیق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہزارون حمد اور لاکھون شکر اوس خالق اکبر کو سزاوار ہے کہ جسنے انبیا علیہم الصلواۃ والسلام اور اولیاے ذوی الاحترام کو واسطے ہدایت گمراہون کے مبعوث اور مخلوق فرمایا اور درود بیشمار اوس سرور کائنات خلاصۂ موجودات کو لایق ہے کہ جنکے نور افاضت ظہور سے ظلمت کفر و نفاق کی زائل ہوئی اور آفتاب ہدایت سے ایک عالم روشن ہوا اور رحمت کاملہ اوپر ارواح طیبات حضرات اہل بیت اور اصحاب حمیدہ صفات اور اولیاے خوش اوقات اور علماے فضائل سمات کے کہ اونکی شمع ارشاد اور اجتہاد کی روشنی سے تاریکی دلون کی نور ایقان سے مبدل ہوئی بعد اسکے یہہ بندۂ گنہگار عرض کرتا ہے کہ چند حکایات رشادت آیات بزرگان سلف کی معتبر کتابون سے انتخاب کرکے زبان اردو مین بیان کی ہین تاکہ ہر شخص اون کے پڑھنے اور سننے سے فائدہ حاصل کرے اور چونکہ یہہ نسخہ شامل اوپر مقاصد صلحا کے ہے نام بھی اسکا مقاصد الصالحین رکھا گیا اور دس مقصد اسمین مرتب کئے گئے مقصد پہلا بیان عشق اور محبت حقیقی مین مقصد دوسرا کیفیت گریہ و بکا اور ریاضت مین مقصد تیسرا رحمت و شفقت مین مقصد چوتھا سکرات موت اور حالات قبر مین مقصد پانچوان اداے حقوق مسلمانان مین مقصد چھٹا ہمسایون کے حقوق مین مقصد ساتوان فضیلت جمعے کی مین مقصد آٹھوان کسب حلال کی افضلیت مین مقصد نوان عدل اور احسان کے استحسان مین

مقصد دسوان سخاوت اور صدقات مبرات کے فضائل مین مقصد اول جاننا چاہیے
کہ عشق اور محبت ایک جوہر لطیف ہے کہ بے عنایت و توفیق الٰہی نصیب نہین ہوتا نقل ہے سہیل بن عبداللہ
تستری رحمۃ اللہ علیہ سے کہ حق تعالے نے جب محبت کو پیدا کیا چار ہزار برس عرش کے نیچے زار و نالان
رہی اور مناجات کرتی تھی کہ خداوندا تو نے ہر چیز کیواسطے ایک مقام مقرر فرمایا ہے مجھکو نہین معلوم
کہ میرا مقام کہان ہے، حکم ہوا کہ تیرا مقام میرے عاشقان خاص کا دل ہے، اس نے عرض کیا کہ الٰہی تیرے
بندے میرے تحمل کی طاقت نہ رکھ سکینگے خطاب ہوا کہ وہ میرے بندے ایسے ہین کہ اگر آسمان بلا
و غم اونکے سر پر گرے تو بھی راہ طلب سے قدم نہ ہٹا دین تو اسی مقام پر موافق ظرف اور حوصلے ہر طالب
کے لذت اور حلاوت بخشتی رہیو نقل ہے کہ ایک عاشق خدا نے پچاس برس عبادت مین صرف کیے
ناگاہ مرض باد خوری کا اسکے چہرہ پر اس شدت سے طاری ہوا کہ تمام منہ ایک آبلہ ہو گیا اور بسبب مواد
فاسد کے اوس مین کیڑے پڑ گئے کسی نے کہا کہ تم مستجاب الدعوات ہو جناب الٰہی مین دعا کیون نہین کرتے
کہ اللہ تعالے تمکو اس رنج سے نجات بخشے اوس نے کہا کہ خواہش دوست کی یہی ہے کہ مین اسکی بلا پر
صبر کرون اور دامن شکیبائی ہاتھ سے نہ چھوڑون تاکہ درجہ ایوب علیہ السلام کا ہاتھ آوے اور اسکی
نعمت پر شکر کرون کہ مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا حاصل ہو اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ وحی کی خدای تعالے نے داؤد علیہ السلام پر کہ قسم ہے اپنے عزت و جلال کی کہ جو کوئی میری بلا پر صبر
اور میری نعمت پر شکر نکرے اوس سے کہدو کہ اپنا خدا اور ڈھونڈے اور میری زمین و آسمان سے نکل جاے
میرے دوستون کو رنج دنیا سے کیا کام ہے کہ لذت دنیا میری حلاوت اونکے دل سے دور کرتی ہے اسی
واسطے اونکے تن کو مین رنج بلا مین مبتلا کرتا ہون کہ اپنے دلکو میری طرف متوجہ کرین نقل ہے
کہ جب آصف قیس کے پاؤن پر عارضہ جذام نے شدت کی اونکے دوستون نے کہا کہ پاؤن کا کاٹنا مناسب ہے
تا کہ اور جسم پر سرایت نکرے کہنے لگے کہ میرا کام میرے دوست کے اختیار مین ہے جو اوسکی مرضی ہے مجکو وہی
قبول ہے مجکو قطع و برید کا کیا اختیار ہے بعد چند روز کے جب نوبت زانو تک پہنچی اور اٹھنے بیٹھنے سے عاجز
ہوے اور نماز بدشواری ادا ہونے لگی ایک دن خوب روئے اور کہا کہ خداوندا اگر تو اس سے زیادہ بلا

نازل کرے مین اوس پر بھی راضی ہون لیکن طاقت ترک عبادت کی نہین رکھتا ہون جس پأون اور ہاتھ سے عبادت تیری نہو سکے اوسکا کاٹ ڈالنا مناسب ہے حاضرین نے کہا کہ اگر آپ فرمائین تو ہم جراح کو بلائین اور آپ کچھہ دارو بیہوشی کہا لین تاکہ درد کاٹنے کا معلوم نہو تب انہون نے فرمایا کسی قاری خوش آواز کو بلاکر کچھہ آیتین قرآن شریف کی پڑھوا اوس حالت مین پأون کیا اگر سر کاٹ لوگے تو بھی مطلق خبر نہوگی الغرض ایسا ہی کیا اور انکو ہرگز خبر نہوئی جب ہوش مین آئے تب پأون کٹا ہوا ہاتھ مین لیا اور جناب باری مین عرض کی کہ خداوندا جب تونے چاہا اس پأون کو پیدا کیا اور جب چاہا جدا کر دیا مین دونون حال مین شکر کرتا ہون الہی یہ وہ پأون ہے کہ روز قیامت کے گواہی دیگا کہ کبھی ایک قدم تیری راہ کے خلاف نہین چلا **نقل** ہے بشر حافی سے کہ ایک شخص بغداد مین وارد ہوا لوگون نے اوس کو کسی چور کے دھوکے سے پکڑ کے پابزنجیر کیا اور جوب مارا وہ ہنستا تھا اور کچھہ نالہ وفریاد نہین کرتا تھا کسی نے کہا کہ اس چوٹ کا درد سے معلوم نہین ہوتا اوس نے کہا کہ دوست میرا حاضر و ناظر ہے درد اور تکلیف کی کیا شکایت ایک نے کہا کہ تو اگر اوس کو دیکھے تو کیا کرے سنتے ہی اوس نے ایک آہ کھینچی اور بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑا اور جان خدا کو سونپی قرآن مجید مین مذکور ہے کہ مصر کی عورتون نے حضرت یوسف علیہ السلام کا جمال باکمال دیکھکر اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور اس قحط عظیم مین آپکے دیدار سے آدمی اپنی بھوک بھول جاتے تھے جبکہ حسن مخلوق کی یہ کیفیت ہے اگر عاشق جمال خالق اکبر اپنی جان کو نثار کرین تو کیا مقام تعجب ہے **نقل** ہے کہ ایکدن شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کچھہ باتین اسرار حقیقت کی فرماتے ہوے بغداد مین جاتے تھے ایکجوان کو دیکھا کہ بیڑیان بہت بھاری پہنے ہوے ایک تنگ مکان مین قید ہے اور شدت تکلیف سے سوا پوست اور استخوان کے گوشت برائے نام بھی بدن پر نہین اور سر نیچے جھکائے ہوے آپ ہی آپ کچھہ باتین کرتا ہے جب اوسکی نظر شیخ پر پڑی بہت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ اے شیخ تم عارف باللہ ہو بعد سلام کے یہہ میرا پیام میرے دوست سے کہدو کہ اگر ساتون آسمانون کا طوق بناکر میرے گلے مین ڈالدے اور ساتون زمینون کی زنجیر بناکے میرے پأون مین پہناوے ہرگز راہ طلب سے قدم نہ اٹھاؤن شیخ نے وقت خاص مین مناجات کی کہ خداوندا تو بےنیاز

ہی اور سب سے بے پرواہی مگر سب شخص اپنے دوست کو پالتے ہین اور دشمن کو ہلاک کرتے ہین تو
اپنے دوست کو رنج دیتا ہی اور دشمن کو راحت پونہچاتا ہی الہام ہوا کہ ای شبلی زبان روک اور ترک آب
نکر جو مجھکو دوست رکھتا ہی مین اوس کو بلائے سخت مین گرفتار کرتا ہون اور جسکو مین دوست رکھتا ہون اوسکو
قتل کرتا ہون اور اوسکے خونبہا مین اپنا دیدار دکھاتا ہون اور حیات جاویدانی عنایت کرتا ہون ای
خداوند کریم ایسا قتل اور ایسا خونبہا صدقہ رسول کریم کا مجھکو بھی عطا کر **نقل** ہی کہ ایکدن سلطان
ابراہیم ادہم مقام بیخودی مین کسی طرف گذرے اور حالت استغراق مین ایک شخص کے
پانون پر پانون پڑگیا اوس بے ادب نے ایک تپانچہ مارا سلطان ہنسے اور کہا کہ ای خداوند یہ وہ منہ
نہین ہی کہ ایسے تپانچون سے تیری طرف سے پھر جاوے اگر زمین آسمان چکی بن کر پیسین جب بھی
تیری طرف رہیگا **حکایت** سنا ہی کہ ایک شخص کے پانون پر ؞ پڑا سہو سے پانون حضرت عمرؓ
کا اوس نے کہا اندھا ہی ایسی خبر ؞ لگے معذرت کرنے اوس سے عمرؓ ؞ کہ اندھا نہین ہون خطاوار ہون
خطا بخشنے کا طلبگار ہون ؞ بزرگون کے الطاف کو دیکھئے کیا زبردستون پہ احسان کیئے
منقول ہی سلطان ابراہیم ادہم رحمہ اللہ علیہ سے یعنی کہتے ہین کہ ایکبار اتفاق میرا ایک ایسے
جنگل مین پڑا کہ وہان سو سو کوس تک پانی نہ تھا مین نے خیال کیا کہ اگر اسجگہہ کوئی آدمی قدرت خدا سے
ملے تو اوسکی عنایت سے کچھ بعید نہین ہی بس تھوڑیسی راہ چلا گیا دیکھتا ہون کہ ایک شخص نوجوان
بہت خوبصورت تاج مرصع سر پر اور پٹکا زربفت کا کمر پر ایک سیب ہاتھہ مین سونگھتا ہوا چلا آتا ہی
صفائی لباس اور پوشاک اور لطافت چہرے سے یہہ معلوم ہوتا تھا کہ یہہ ابھی حمام سے نہا کر آتا ہی مین نے جو
غور سے دیکھا تو ظاہر مین کمسن تھا مگر کمالات باطنی مین مردان طریقت سے زیادہ تھا مین نے پوچھا کہ ای جوان
کہان سے آتا ہی کہنے لگا ای شیخ کیا پوچھتا ہی روتا تھا اور کہتا تھا کہ مین بادشاہزادہ کرمان کا بیٹا ہون مجلس شراب
مین بیٹھا تھا اور وہ محفل معشوقان حسین سے آراستہ تھی ناگاہ ایک مصاحب نے شراب کا پیالہ مجھکو بھر
کے دیا مین نے لے جو نگاہ کی تو دروازہ عالم ملکوت کا کھلا دیکھا اور مجھکو مقام فرشتون اور روحانیون کا نظر آیا
اور حجاب مجلس خدا کو پایا اور ظاہر و باطن و اول و آخر او رخالق تمام اشیا کا اوسی کو سمجھا اور در و دیوار کو آئینہ

دوستی کے عکس کا دیکھا اور ہر شے کی زبان حال سے یہی ترانہ سنا رباعی ہوست فنا باد ۂ وحدت پیکی
طالب ہے خدا کا تو گذر دنیا سے ؛ اس سودے مین کچھ دیر کا وعدہ نسمجھ ؛ اس ہاتھ سے دے بیچ اوس ہاتھ سے لے ؛
اسیوقت سے دنیا کو ترک کرکے لباس فقیرانہ پہنا اور اسطرح چیر اوقات بسر کرتا ہون کیکن غائب ہو گیا ایعزیز واگر چاہتے
ہو کہ خدا تعالی دوست تمہارا رہو اور تمکو دوست رکھے لازم ہے کہ سوائے اسکی ہرگز کسی سے امید نفع اور نقصان
کی نرکھو اور اوسکی عبادت مین کسی دوسرے کو شریک کرو کہ شرک اور کفر ہی اور کسی لذت کو اوسکی لذت محبت
کے برابر نجانو نقل شیخ جنید نے بغداد مین ایک جوان کو دیکھا کہ مستون کی طرح جھومتا اور ادہر اودھر
گرتا پڑتا چلا آتا ہی جانا کہ شراب پئی ہی کہا کہ ایجوان اپنے تئین سنبھال کہ تو گر نہ پڑے اوسنے ہشیار دل
مست ظاہر نے جواب دیا کہ ای شیخ تو اپنے تئین سنبھال کہ میرا گرنا فقط مجھکو زیان کریگا اور تیرے
گرنے سے تمام اہل بغداد کہ تیرے مرید ہین گر پڑینگے اور سزا وار دوزخ کے ہوجائینگے اتنے مین
ہاتف غیب نے آواز دی کہ ای جنید یہ جوان میری شراب محبت سے سرمست ہی اسنے شراب
انگوری نہین پی تو نے غلطی سے زبان طعن وتشنیع کی اس پر کھولی شیخ جنید کو ایک حالت طاری
ہوئی کہ چالیس روز تک رویا کیئے اور اس بات سے استغفار کیا کیئے ای غافلو زبان طعن کسی فقیر بیچارے
پر نکھولا کرو اگرچہ ظاہر اسکا راست اور خوب نہو بہت سے اولیاء اللہ ایسے ہین کہ حال انکا سوائے
خدائے جل شانہ کے کوئی نہین جانتا اور اللہ تعالی ہر وقت مین ایک دوست اپنا ظاہر کرتا ہے
کہ مخلوق پہچانے کہ دوست اللہ کے اسطرح پر ہوتے ہین سب اوسکو دیکھتے ہین لیکن پہچانتے نہین
انھین معنون مین اللہ تعالے نے جناب سید ابرار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق مین فرمایا ہے

وَتَرَاهُمْ يَنْظُرُونَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ یعنی تو دیکھتا ہی انکو کہ وہ دیکھتے ہین تجکو اور وہ
نہین دیکھتے ابوجہل لعین نے تجکو نہین دیکھا اور عمر نے تجھے بالیقین دیکھا خطاب ہوا کہ حضرت
داؤد علیہ السلام کو جھوٹا ہی جو شخص دعوی میری دوستی کا کرتا ہی اور تمام شب پانون پھیلائے اپنے
جورو لڑکون کیساتھ عیش وعشرت مین سوتا ہے حضرت نوح علیہ السلام نے جناب باری مین عرض کیا کہ
الہی دوست تیرے کون لوگ ہین حکم ہوا کہ جیسے طفل شیرخوارہ سوا اپنی ماکے دوسرے کی پروا نہین رکھتا اور صبح شام

کسیوقت ہر جگہہ سے اپنے آشیانے کیطرف میل کرتے ہین وہ بھی سو امیرے سب سے قطع امید کرکے سیطرح جیسے
اٹھہ پہر میری طرف دل لگایا رکھے اور غیر کا خطرہ کبھی دل مین نہ لاۓ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین
کہ بار خدایا اپنے دوستون کی دوستی مجکو عنایت کر اور دوستی اوس چیز کی کہ تجھہ سے نزدیک کرے
نقل ہی موسی علیہ السلام نے دعا کی کہ بار خدایا ایک دوستا پنا مجکو دکھا الہام ہوا کہ کوہ طور پر جا وہان
اس سے ملاقات ہوگی موسی علیہ السلام تشریف لیگئے ایک شخص کو دیکھا کہ تمام جسم اوسکا زخمی ہی ہاتھہ لائق
پکڑنے کے نہ پانون قابل چلنے کے نہ آنکھون مین دیکھنے کی طاقت نہ زبان مین بولنے کی قوت حضرت موسی نے اوسکا ن
نزدیک لیجا کر سنا کہ شکر الٰہی کرتا ہی پوچھا کہ شکر کس نعمت پر کرتا ہی کہ تمام بدن مین ایک عضو تیرا درست
نہین اوس نے کہا کہ دو نعمتون کا شکر ادا کرتا ہون ایک یہ کہ زبان شکر گذاری پر جاری ہی دوسرے یہ کہ معرفت
الٰہی ہر دم دلکو حاصل ہی حضرت موسی نے کہا کہ کتنی مدت سے تو اس تکلیف مین مبتلا ہی اوس نے کہا سو برس سے پوچھا
کہ اس عرصے مین کبھی خواہش بھی ہوئی ہی کہا دو چیز کی ایک یہ کہ موسی علیہ السلام سے ملاقات ہو جاۓ
دوسرے یہ کہ پانی ٹھنڈا پیون موسی علیہ السلام نے فرمایا کہ خوش ہو دونو مرادین تیری حاصل ہوئین
موسی مین ہون اور پانی بھی تیرے لئے لاتا ہون یہ کہکر حضرت موسی پانی کی تلاش مین تشریف
لیگئے حق تعالی نے عزرائیل علیہ السلام کو حکم اوسکی قبض روحکا فرمایا جب اوس بزرگ نے انتقال کیا تو جنگل
کے جانورون نے اون کو چیر پھاڑ کے برابر کر دیا اور گوشت تمام کھا گئے حضرت موسی جب پانی لائے تو یہ
حال دیکھا بہت روۓ اور جناب کبریا مین عرض کی کہ اے بے نیاز دوست اپنے دوستون سے یہی معاملہ کرتے ہین
خطاب ہوا کہ اے موسی ممکن نہین کہ ہماری محبت رکھے اور دنیا مین اپنی مراد چاہے نقل ہی جنید بغدادی سے
کہ انہین نے سری سقطی سے پوچھا کہ اگر خدا کے دوستکو زخم تلوار کا لگے درد ہوتا ہی کہا کہ ایک تلوار کیا اگر
لاکھہ تلوارین پڑین اون کو درد نہین ہوتا جیسے کہ سہیل تستری رح ایک زخم رکھتے تھے لوگون نے کہا کہ دوا
کیون نہین کرتے کہنے لگے دوست کا زخم درد نہین کرتا نقل ہی کہ موسی علیہ السلام واسطے مناجات
کے جاتے تھے ایک شخص نے سر راہ گھر بنایا تھا اور وہان عبادت کرتا تھا جب اونکو دیکھا پوچھا کہ
اے موسی کہان جاتے ہو کہا واسطے مناجات اور زاری کے جناب باری مین گوشہ تنہائی کیطرف جاتا ہون

التماس کی کہ ایک حاجت میری بھی ہے جناب الٰہی مین عرض کرنا حضرت موسیٰؑ نے پوچھا کہ کیا حاجت ہے کہا کہ یہ ہے کہ اے کارساز بیکسان تھوڑی سی محبت اپنی میرے دل کو بھی عنایت کر جب موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر تشریف لیگئے اور حاجت اپنی جناب کبریا سے چاہے پھرنے کیوقت الہام ہوا کہ اے موسیٰؑ حاجت میرے بندے کی بھول گیا کہا اے الٰہی تو دانا تر ہے فرمایا تجھسے آگے مین حاجت اوسکی بر لایا جب موسیٰ علیہ السلام آئے اوس کو مکان پر نہ پایا مناجات کی الٰہی یہ بندہ تیرا کیا ہوا فرمایا کہ تجھسے بھاگ گیا عرض کیا کہ خداوندا مجھسے کیون متنفر ہوا فرمایا اے موسیٰ جو مجھکو دوست رکھتا ہے اور مین بھی اوسکو دوست رکھتا ہون پھر وہ کسی سے نہین ملتا موسیٰ نے عرض کی کہ اے کارساز اوسکی زیارت مجھکو نصیب کر حکم ہوا کہ فلانے پہاڑ پر جا وہان جا کر کیا دیکھتے ہین کہ اوس نے اپنے تئین پہاڑ سے گرا دیا ہے اور جب پتھر پر وہ گرا ہے اوسکی چوٹ سے اوسکا عضو عضو ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا ہے اور وہ پہاڑ کے نیچے پڑا ہے حضرت موسیٰ اس کیفیت کو دیکھکر حیران ہوے اور جناب باری سے التماس کی کہ اسمین کیا بھید ہے الہام ہوا کہ اے موسیٰ جسقدر عشق اور محبت میری اس کے دل مین سمائی تھی اگر برابر ذرے کے اوسمین سے اس پہاڑ پر ڈالون تو یہ پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوکر اوڑ جائے اور برداشت اسکی نکر سکے اے موسیٰ ہم اپنے عاشقون کے ساتھ دنیا مین ایسا ہی معاملہ کرتے ہین اب دیکھ کہ عاقبت مین انکے واسطے کیا کچھ مہیا کیا ہے موسیٰ علیہ السلام نے جب نگاہ کی تو دیکھا کہ ایک گنبذ یاقوت سرخ کا بتر حصے دنیا سے بڑا نظر پڑا اور طرح طرح کے نقش و نگار سے آراستہ اور یہ شخص ایک تخت مرصع پر بیٹھا ہے اور حورین اور غلمان ہاتھ باندھے روبرو کھڑے ہین حضرت موسیٰؑ متحیر ہوے فرمان ہوا کہ اے موسیٰ اس کے واسطے فقط یہی نہین ہے دیدار بھی میرا اسکو ہر دم حاصل ہے

نقل

بشر حافیؒ سے روایت ہے کہ مینے ایک شخص کو دیکھا کہ زمین پر پڑا ہے اور ہزارون بھیڑین اوسپر لپٹی ہین اور گوشت اوسکا توڑ توڑ کھاجاتی ہین اور وہ زبان شوق سے اللہ اللہ کہتا ہے مینے ایک شخص سے پوچھا کہ کتنی مدت سے یہ شخص اسطرح پڑا ہے لوگون نے کہا چالیس برس سے اسکا یہی حال ہے مینے سر اوسکا اپنے زانو پر رکھکر چاہا کہ کچھ کہون ہنوز مین بات نکرنے پایا تھا کہ اوس نے آنکھ کھول کر سر اپنا زمین پر رکھ دیا اور کہنے لگا کہ تو کون ہے کہ مجھ مین اور میرے دوست مین تفرقہ انداز ہوا اور مجھکو اوسکی یاد سے غافل کیا

اى عزیز دوست خدا کے ایسے ہوتے ہین کہ ایک دم بے یاد اوسکے نہین رہتے نقل ہی کہ ایک
مشاطہ فرعون کی بیٹی کے سر مین کنگھی کر رہی تھی اتفاقاً وہ کنگھی اوس کے ہاتھ سے گر پڑی اوسنے
بسم اللہ کہکر اوٹھا لی لڑکی نے کہا یہ نام تو میرے باپکا ہی مشاطہ نے کہا یہ نام اوس خدا کا ہی
جو پروردگار تیرا اور تیرے باپ کا ہی بندیکی کیا قدرت ہی کہ یہ نام اوسکا رکھا جائے لڑکی نے
یہ حال اپنے باپ سے کہا فرعون نے مشاطہ کو بلا کر کہا کہ تو اس عقیدے سے باز آ اور میری خدائی کا
اقرار کر مشاطہ نے کہا استغفر اللہ یہ کیا بات ہی مین نے ابتک کلام حق کو چھپایا تھا اب جو ظاہر
ہوگیا تو اس سے انکار کرنا دین کو دنیا کے عوض بیچنا ہی یہ مجھ سے ہرگز نہو گا کہ اپنے دین حق کو چھوڑ
دون فرعون نے کہا کہ اى مشاطہ تیرے حقوق خدمت مجھ پر بہت ہین مین یہ نہین چاہتا کہ تو ہلاک
ہو تو اپنے تئین خراب و بدنام نکر مشاطہ حق آگاہ نیک اعتقاد نے کہا کہ جان کا تلف ہونا قبول ہے
اور اس عقیدے سے منحرف ہونا گوارا نہین اوس مردود نے حکم کیا کہ اس کے ہاتھ پانون باندھکر
طوق و زنجیر سے قید کرو جب وہ اس صورت سے قید خانے مین پڑی تب اوس کے دلمین جوش آیا اور
رو دی اور کہا الہی تجھکو مین دوست رکھون اور دشمن کی قید مین پڑون ہاتف نے آواز دی کہ اى
مشاطہ آدم نے میری دوستی کا دعوی کیا مین نے اوس کو رنج و محنت دنیا مین مبتلا کیا اور اسیطرح
نوح کو بلائے طوفان مین اور ایوب کو آلام جسمانی مین اور زکریا کو مصیبت آرہ مین اور ابراہیم کو تکلیف
آتش نمرود مین گرفتار کیا اى مشاطہ جسکو مخلوق دوست رکھتی ہی راحت اور آرام پونہچاتی ہی اور
جسکو مین دوست رکھتا ہون محنت اور بلا مین گرفتار کرتا ہون لوگ اپنے دوستونکو کھانا اور کپڑا
اور مکان اور عیش و عشرت دیتے ہین اور مین اپنے دوستون کو بھوکا اور ننگا اور اہل و عیال سے
جدا رکھتا ہون اوسنے زبان شوق سے عرض کیا مصرع جان جائے تو بلا سے یہ تیرا دھیان نجائے
دوسرے دن فرعون نے اوس بیچاری کو بلا کر کہا کہ دیکھ اب بھی اس کلام سے باز آ اور اپنی ضعیفی پر
رحم کر نہین تو ہاتھ کاٹ کر تیری آنکھین نکلوا دونگا وہ نیک بخت سر اٹھا کے بولی کہ اى ملعون
یہ ہاتھ پانون تیری خدمت بجا لائے ہین اسی قابل ہین کہ کاٹے جائین اور ان آنکھون نے کہ تیری

صورت ہمیشہ دیکھی ہے لائق لٹانے کے ہین تب اوس ملعون نے غضبناک ہوکر حکم دیا کہ ایک
دیگ مین تیل بھر کر آگ پر رکھدو جب وہ دیگ خوب جوش مین آئی تب اوس ملعون نے ایک بیٹا اور پانچ
بیٹیان اوسکی بلوائین اور ایک کے بال پکڑ کے اوس دیگ مین ڈلوایا دوسری بیٹی روکر اپنی ماسے
لپٹ گئی اور کہا کہ اے مان مجکو بچاوے اوس نے کہا اے بیٹی بے صبری نکر اللہ تعالی دیکھتا ہے الغرض
اسی طرح سے اوس ملعون نے ایک ایک کو دیگ مین ڈلوانا شروع کیا ایک لڑکی اوسکی دو برس کی
اوسکی گود مین تھی جب اوس کو بھی چھین کر چاہا کہ دیگ مین ڈال دین تب اوسکو محبت فرزندی جوش
مین آئی اور رونے لگی یہان تک کہ فرشتے بھی اوس کے ساتھ روتے تھے اور دعا کرتے تھے کہ
الہی اپنے اس بندے پر رحم کر اور ہمکو حکم دے کہ اسوقت اسکی مدد کرین حکم ہوا کہ اے فرشتو چپ رہو تم
ہمارے اسرار سے کیا واقف ہو اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ فرشتے خاموش ہو گئے جب اوس لڑکی کو بھی دیگ
مین ڈال دیا تب وہ لڑکی اوس دیگ مین زبان فصیح سے کہنے لگی کہ اے مان میرے بھائی بہنون نے اپنے
دوست کی ملاقات حاصل کی اب تو بھی جلد آ کہتے ہین کہ جب اوس لڑکی کو دیگ مین ڈالا تو بو مشک
اوس سے نکلی کہ تمام مکان معطر ہو گیا پھر جب نوبت اوس مشاطہ کی آئی وہ ملعون کہنے لگا کہ مشاطہ
اب بھی میرا کہنا مان اور اپنے عقیدے سے باز آ دیکھ کہ اسی سبب سے تیری اولاد کا یہ حال ہوا اگر
تو میری خدائی کا اقرار کرے تو تیری جان بھی بچے اور تجھکو خلعت اور جاگیر اوسکی عوض مین عنایت
کرون وہ بولی کہ اے ملعون یہ وقت میرے دوست کی ملاقات کا ہے اور اوسکا سلام اسوقت ہوا سطہ
سنتی ہون تیرے خلعت اور جاگیر کی میرے سامنے کیا حقیقت ہے اور اوس نے جو نگاہ کی تو سب حجاب
آسمانون کے اوس کے آگے سے اٹھ گئے تھے کیا دیکھتی ہے کہ ساق عرش معلی پر بسم اللہ الرحمن الرحیم
بخط نور لکھا ہوا ہے اوسکو دیکھتے ہی وہ بیخود ہو گئی اور از خود رفتہ ہوئی اور اشتیاق دیدار الہی کا اوسکے
دل مین اور بھی زیادہ ہوا الغرض اوس ملعون نے پہلے ہاتھ پاؤن اوس کے کٹوائے پھر آنکھین نکلوائین پھر
اوس کے بند بند جدا کر کے دیگ مین ڈلوا دیا جب تک کہ جان تھی اللہ اللہ کرتی تھی نقل کتابون
مین لکھا ہے کہ قیامت کے دن حق تعالی فرشتون سے فرمائیگا کہ کہان لوگون سے کہ جان و مال ہماری

راہ میں نثار کیا ہے کہ اگر باغ دلکش چاہتے ہو تو یہ جنت مع حور و غلمان کے موجود ہے اور تخت مرصع
حاضر اور لباس پُرتکلف اور عطریات اور سامان راحت اور آسایش کے مہیا ہیں اور سب طرح کی
نعمتیں ہر شخص کو موافق اوسکے استعداد اور لیاقت کے دیجاینگی اور دیدار الٰہی بھی نصیب ہوگا

نقل جب نمرود مردود نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو منجنیق میں بیٹھا کر آگ میں ڈالا فرشتوں نے
آہ و نالہ کرکے جناب باری میں عرض کی کہ الٰہی دوست کو دشمن کے ہاتھ سے آگ میں بھجواتا ہے ہمکو حکم
کر کہ اسوقت تیرے دوست کی مدد کریں خطاب ہوا کہ میرا دوست تمھاری مدد نہیں چاہتا تم بمنزل
دربان کے ہو اور وہ میرا غلام خاص ہے دربان کو سوائے اُسکے کہ نگہبانی دروازے کی کرے اور کیا ہے
بھید و راز و اسرار کہ غلاموں سے کہے جاتے ہیں دربانوں کو کیا خبر فرشتے ادب سے چپ رہے
اور سب فرشتوں نے جبرئیل علیہ السلام سے کہا کہ ہمنے واسطے مدد حضرت ابراہیم کے جناب الٰہی سے
اجازت چاہی ہمکو حکم ہوا تم فرشتے مقرب اور خاص ہو تم اجازت مانگو حضرت جبرئیل نے دعا کی حکم ہوا
کہ جاؤ اور میری قدرت کا تماشا دیکھو حضرت جبرئیل آئے اور ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں دیکھکر
رونے لگے حضرت ابراہیم نے اونکو دیکھکر ہنس دیا جبرئیل علیہ السلام نے کہا السلام علیک یا خلیل اللہ اونکو
شغل ذکر الٰہی سے فرصت جواب کی نہ تھی انگشت شہادت سے آگ کیطرف اشارہ کیا ہر شعلہ آگ کا
زبان فصیح سے جواب سلام کا کہنے لگا حضرت جبرئیل نے کہا اے خلیل اللہ میرے چھہ سو پر ہیں اور ہر ایک
پر مشرق سے مغرب تک پہونچتا ہے اگر کہئے تو آپ کو آگ سے نکال لوں فرمایا کہ تم میرے اور میرے
دوست کے درمیان میں دخل نہ دو جبرئیل نے کہا کہ اگر مجھسے مدد لینا منظور نہیں ہے تو جناب کبریا سے
مدد مانگو فرمایا کہ وہ خود حاضر و ناظر ہے کہنے کی کیا حاجت جب جبرئیل نے بہت اصرار کیا تب آپنے
فرمایا کہ مدد کس لیئے مانگوں جان ایک چیز مستعار ہے شے مستعار سے دل لگانا بیجا ہے اور نفس دشمن ہے
دشمن کیواسطے مدد مانگنا کب روا ہے پھر فرشتوں کو حکم ہوا کہ آسمان دنیا پر جاکر تماشا دیکھو کہ میں اپنے
دوست کی کیسی مدد کرتا ہوں اور کس طرح سے بچاتا ہوں اور کیسا لباس سلامتی کا پہناتا ہوں پس
آگ کو حکم ہوا کہ خبردار حرارت تیری میرے دوست کے بدن پر نہ پہونچے اور تو سب گلزار ہوجا کہ آیۂ کریمہ

قُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ مصدق اسکی ہے بعد اسکے ہاتف غیبی نے آواز دی
اے خلیل آگ کی طرف نگاہ کر کہ یہ آگ کیسی بہار دکھا رہی ہے نقل ہے کہ قیامت کے دن
سب مخلوقات صف در صف حاضر ہونگے جو لوگ کہ خدائے برتر کو واحد اور بے مانند جانتے تھے اور احکام
خدا اور انبیا پر عمل کرتے تھے وہ لوگ سایۂ ابر عنایت الٰہی مین آرام تمام سے بیٹھے ہونگے اور ہر ایک کو
حلے بہشت کے تقسیم کیئے جاوینگے بقدر اون کی لیاقت اور بہتر کے ایک درویش مفلس گوشے مین پڑا ہوگا جب
اوسکو خلعت دینگے وہ نہ لیگا فرشتے عرض کرینگے کہ خداوندا یہ فقیر ننگا ہے اور خلعت نہین پہنتا حکم ہوگا کہ
پوچھو کیون نہین قبول کرتا وہ عرض کریگا کہ الٰہی مین دنیا مین ایک خستہ پرانا رکھتا تھا ٹکڑے ٹکڑے اور میرے
دلمین وہ درد تھا کہ جسکی دوا تمام عالم مین نہ تھی اور سوا تیرے میرے کسی سے چارہ اوسکا نہین چاہا اور تمام عمر
عاجزی اور نیازمندی مین بسر کی آج کے دن سب لوگونکے دوست اور یار ہین میرا نہ کوئی دوست ہے نہ یار
نہ مددگار حکم ہوگا کہ اے میرے دوست اور لوگونکے اعمال صالحہ یار و رفیق ہین اور تیرا مین مونس و شفیق ہون
اوسوقت وہ خلعت پہنیگا اور خوش ہوکر سایۂ رحمت الٰہی مین ہر طرف پھریگا نقل ہے کہ نمرود مردود کی
ایک بیٹی تھی نہایت بد صورت کہ باوجود اس جاہ و حشم کے کوئی شخص اوسکو اپنے نکاح مین قبول نکرتا تھا جسوقت
ابراہیم خلیل اللہ کو آگ مین ڈالا وہ لڑکی کوٹھے پر چڑھی ہوئی تماشا دیکھتی تھی جبرئیل علیہ السلام کو خدا کا
حکم ہوا کہ دروازے بہشتون اور آسمانون کے کھول دو اور طبق نور کے طیار رکھو نمرود کی بیٹی ہمارے
دوست کے دیکھنے کو آتی ہے مین نے اس سے صلح کی جاکر اس کے منہ پر اپنا ایک پر پھیر دو کہ صورت اوسکی
بدل جائے اور نہایت خوبصورت ہوجائے جبرئیل علیہ السلام نے جاکر اس کے منہ پر اپنا ایک پر پھیرا کہ وہ حسن و جمال
مین بے مثال ہوگئی کیا دیکھتی ہے کہ آگ گلزار ہے اور ایک تخت مرصع پر حضرت ابراہیمؑ بیٹھے ہین اور ہر جانب
خوش آواز ہر طرف چہچہے کر رہے ہین یہ دیکھکر کہنے لگی کہ لائق عبادت اور پرستش کے وہ خدا ہے جسنے
اپنے دوست پر آگ کو گلزار کر دیا اور یہ باپ میرا کہ سخت گمراہ ہوگیا ہے کہ دعوی خدائی کرتا ہے اور تمام
خلق کو گمراہ کر رکھا ہے بے شبہہ سزاوار آتش جہنم کا ہے بعد اوسکے بے اختیار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِبْرٰهِیْمُ خَلِیْلُ اللّٰہِ
کہکر کھڑی ہوگئی نمرود مردود نے جو اوسکو باین حسن و جمال دیکھا حیران ہوکر پوچھنے لگا کہ تو کون ہے

وہ بولی کہ خاک تیرے سر پر کہ دعوی خدائی کرتا ہے اور اپنی بیٹی کو نہیں پہچانتا خدائے عزوجل بیٹا بیٹی
نہیں رکھتا اور وہ لوازم بشریت سے پاک ہے نمرود نے کہا کہ میری لڑکی نہایت بدشکل تھی تو میری لڑکی
نہیں اوس نے کہا کہ تو بھی میرا باپ نہیں کہ کافر ہے تب وہ بولا کہ ان باتوں سے باز آ نہیں تو تجھے سخت عذاب میں
مبتلا کرونگا وہ بولی کہ تو ایک مچھر کے ستانے پر قادر نہیں کسیکو بے حکم خدا کے کبھی کچھ اذیت نہیں پہونچا سکتا
اوس ملعون نے غضبناک ہوکر حکم دیا کہ اسکو بھی آگ میں ڈالدو جب اوس کو آگ کے نزدیک لیگئے وہ کہنے
لگی کہ تم میرے پاس سے دور ہو جاؤ میں خود آگ میں چلی جاونگی جس شوق سے کہ حاجی لوگ طواف
کعبہ کو جاتے ہیں وہ بھی لبیک کہتی ہوئی آگ میں چلی گئی اور جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام آگے آگے
اوسکے جاتے تھے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس گئی آپ نے پوچھا کہ یہ کون ہے فرشتوں نے
کہا نمرود کی بیٹی ہے اپنے باپ سے منکر ہوئی اور اللہ کی توحید کی قائل ہوکر ایمان لائی سبحان اللہ
جو اللہ کے دوستوں سے دوستی رکھتے ہیں دنیا اور عقبی میں اون کو عزت اور حرمت ملتی ہے اور
عذاب آخرت سے نجات پاتے ہیں اور اوسکی زبان سے جو نام مچھر کا نکلا تھا اللہ تعالے نے مچھر کے ہاتھ
سے نمرود کو ہلاک کیا اور جہنم میں بھیجا **نقل** ہے کہ قوم ابوجہل ملعون نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی دعا سے مردے زندہ ہوتے تھے اگر تمھاری دعا سے بھی کوئی مردہ
زندہ ہو جاوے تو ہم تمپر ایمان لاوینگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکو گورستان میں لیگئے ایک قبر
نظر پڑی کہ بسبب طول مدت کے کچھ نشان اوسکا باقی نرہا تھا کہا کہ دعا کرو کہ مردہ اس قبر کا زندہ ہوجاوے
آپنے دعا کی حکم خدا سے وہ مردہ زندہ ہوگیا اوس سے پوچھا کہ تو کتنی مدت سے مرا ہے اور تجھپر کیا
حال گذرا ہے اوس نے کہا کہ عیسی علیہ السلام کے وقت میں میں مرا تھا اور پیغمبر وقت پر ایمان نلایا تھا
اس باعث سے بے ایمان دنیا سے گیا اور اب تک عذاب سخت میں گرفتار رہوں یا رسول اللہ مجھے
کلمہ پڑھائیے کہ مسلمان ہوں آپنے اوسکو کلمہ پڑھایا جب وہ مسلمان ہوا تب عرض کی کہ آپ دعا کیجیے کہ
پھر اوسی مقام پر جاؤں ایسا ہو کہ بعد ایمان لانے کے کوئی گناہ مجھسے سرزد ہو اور پھر عذاب میں مبتلا
ہوں آپکی دعا سے پھر اللہ تعالے نے اوسکو مردہ کیا تب وہ کفار کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بڑے جادوگر ہین پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب کبریا مین عرض کی کہ خداوندا یہ شخص کافر مرا اور اتنی مدت عذاب مین رہا اور میری دعا سے تو نے اسکو زندہ کیا اور نعمت ایمان کی عنایت کی اور یہ قوم ہدایت نہین پائی اسکا کیا بھید ہی حکم ہوا کہ یہ شخص عالمون کو دوست رکھتا تھا اور جہان علما کو دیکھتا تھا تعظیم و تکریم سے پیش آتا تھا اسواسطے اوسکو ہمنے ایمان عطا کیا اور عذاب سے نجات دی اور اس قوم کو بسبب بغض اور عداوت کے کہ تجھسے رکھتے ہین مین نہین چاہتا کہ مستحق عفو اور رحمت کے ہون نقل ہی کہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے وقت مین ایک شخص حمالی شراب خانیکی کیا کرتا تھا ایکدن گھڑا شراب کا کسیکے واسطے لیئے جاتا تھا ناگاہ نگاہ کی اوسکی ایک لڑکی پر کہ اپنے کوٹھے پر بیٹھی تھی پڑگئی بے اختیار اوس پر فریفتہ ہوگیا اور گھڑا سر سے زمین پر پھینک مارا اور زار زار روتا تھا اور سر پیٹ پیٹ کے خاک اوسکے دروازے کی اپنے منہ سے ملتا تھا جب لڑکی نے دیکھا دل اوس شخص کا ہاتھ سے گیا اور گریبان شکیبائی چاک ہوا بخوف رسوائی کے دایہ سے کہا کہ اس شخص کو فریب دیکر یہانسے ٹال دے اور اوسکی تسلی کے لیئے وعدہ جھوٹا سچا کرکے دایہ نے اوس شخص سے آکر کہا کہ اے دیوانے یہ لڑکی حاکم شہر کی بیٹی ہی اگر تو اوسکی ملاقات چاہتا ہی تو ایک پہاڑ کے غار مین بیٹھکر اپنے تئین فقیر اور زاہد اور عابد مشہور کر کہ شہر کے لوگ تیری طرف رجوع کرین اور شہرت تیری حاکم تک پہونچے اوسوقت ہم اور ہان بہن اسکی حاکم سے التماس کرینگے کہ یہ لڑکی خدا پرست اور فقیر دوست ہے مناسب ہے کہ نکاح اس لڑکی کا اوس زاہد کے ساتھ کیا جاوے وہ شخص یہ بات سنکر بہت خوش ہوا اور کپڑے رنگوا کے اور زنار و اوس شہر کے ایک پہاڑ تھا وہان جا بیٹھا کئی دن کے بعد شہر مین مشہور ہوا کہ فلانے پہاڑ پر فقیر بیٹھا ہے اور مخلوق سے کنارہ کرکے گوشۂ تنہائی اختیار کیا ہی اکثر شہر کے لوگون نے رجوع کیا اوس عرصے مین خداوند حقیقی نے فرشتون کو ندا کی کہ دیکھو اس میرے بندے نے ایک عورت کے حسن و جمال پر شیفتہ ہوکر عشق مجازی مین مبتلا ہوکر میرے دوستون کی صورت بنائی ہی اب مین اسکا عشق مجازی عشق حقیقی سے مبدل کرتا ہون پس رحمت الٰہی اوسکے حال پر متوجہ ہوئی نہ لڑکی تو کیا اپنے جان و تن کی پروا نہی اور روح مجرد و موحد وصال الٰہی سے ہوگیا اے عزیزو عاشق اور معشوق مین ایک معاملہ ہی کہ سوا اسکے گوشۂ چشم کے بیان اوسکا زبان

سے دشوار ہی اور جان جانان مین ایک کیفیت ہے کہ بے اشارے اور ایما کے اظہار اوس کا ممکن نہین نگینی
شیرین کی فرہاد کے زخم دل کو تازہ کرتی ہی اور زلف ایاز کی عقل محمود کو زنجیر مین ڈالتی ہی نقل ہے
کہ اولی عاشق اللہ کا جب قیامت کے دن سر اپنا خاک سے اوٹھائیگا اور بہشت کیطرف نگاہ کریگا تو دیکھیگا
کہ بعض لوگ حلاوت شراب طہور سے مست ہین اور بعضے لذت نغمہ داؤدی سے مشغول سرود وسماع کے ہین
یہ حال دیکھکر رویگا اور وہان سے پھریگا رضوان ریحان بہشتی پیش کریگا وہ جواب دیگا کہ اے رضوان مین
اون عاشقون مین نہین ہون کہ ریحان اور رحمٰن مین فرق نکرون جو رحمٰن کا مشتاق ہے وہ ریحان کو کیا کرے
اگر یہی ہی تو دوزخ کی راہ مجھے بتا دے کہ درکات جہنم مین جاکر گئی شکم روز نکو اپنی عوض بھیجدون جس نے باغ
وصل رحمٰن کی بو پائی ہے وہ ریحان سے کب معطر ہوتا ہی اور جس آنکھ نے بیحجاب دیدار دیکھا ہے گل و غنچہ اوسکی آنکھون
مین بمنزلہ خار ہی نقل ہے کہ عیسی علیہ السلام ایک قوم پر گذرے کہ وہ نہایت ضعیف ونحیف اور زار ونزار
تھی پوچھا کہ تم کس مرض سے ایسے ناتوان ہو وہ بولے کہ دوزخ کے ڈر سے یہ حال ہی فرمایا خدا قادر ہے اور رحیم کہ
تمکو جنت عنایت کرے وہان سے اور ایک قوم پر گذر ہوا انکو اون سے بھی زیادہ تر ضعیف ناتوان پایا پوچھا
کہ تمہارا کیا حال ہے عرض کیا کہ دیدار الٰہی کے شوق مین یہ سوز و گداز ہے عیسی علیہ السلام اونکے پاس بیٹھ
گئے اور فرمایا کہ تم لوگ مقرب بارگاہ صمدیت اور عاشق خدا ہو تمھاری صحبت موجب برکت ہی
نقل ہی باپ کہتے ہین کہ بنی اسرائیل مین ایک زاہد تھا کہ اوس نے ستر برس عبادت کی تھی ایکدن باغ مین
ایک درخت کے نیچے آواز طوطے کی اوسکو خوش آئی کمال رغبت سے سنا کیا اوسوقت اوس زمانے کے پیغمبر کو وحی
ہوئی کہ اس زاہد سے کہدو کہ بعد ستر برس کے تو نے باغ سے انس کیا اور مجھسے غفلت کی وہ تمام عبادت تیری
برباد ہوگئی اب اگر ستر برس عبادت کریگا تب وہ عبادت قبول ہوگی اور درجہ حاصل ہوگا نقل ہی
کہ شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ بغداد مین ایک دفعہ بیمارخانہ مین گئے ایک طبیب کو دیکھا کہ بہت سی دوائین اوسکے آگے
رکھی ہین اور بیمارون کی علاج کرتا ہی مینے کہا کہ اے طبیب گناہونکی دوا بھی تیرے پاس ہی اوس نے کہا نہین ا
ایک دیوانہ اس مجمع سے بول اٹھا کہ اے شبلی اگر گناہ کی دوا پوچھتا ہی مجھسے سن جڑ نیاز مندی کی اور پتے
پشیمانی کے اور چھال شکیبائی کی لے اور توبہ کے ہاون مین کوٹ اور صدق کا پانی ڈالکے محبت کی آگ پر جوش

دے اور پرہیزگاری کی ہوا سے ٹھنڈا کرکے بارِ دیگر نیاز بی جا اور کہہ کہ الٰہی گناہ میرے بخش یقین ہے
کہ توبہ کے مسہل سے مواد فاسد گناہ کا خارج ہو جاوے شبلی نے کہا کہ ای دیوانے تو نے یہ بات نہایت عاقلانہ
کہی الٰہی صدقہ رسول کریم کا محبت اپنی اور اپنے دوستون کی اس عاصی پر معاصی کو بھی عنایت فرما
مقصد دوسرا گریہ و بکا اور ریاضت کے بیان مین حدیث شریف مین ہے کہ ایکدن
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روتے تھے اتنے مین وحی آئی کہ کیون روتے ہو تمھارے گناہ ماضی اور حال
اور استقبال کے سب بخش دئیے اور تمکو بیخوف کر دیا آنحضرت نے عرض کی کہ خداوندا تیرے جلال سے
بیخوف ہونا نچاہئے شاید کہ یہ امن کرنا واسطے امتحان کے ہو اور اس سبب سے کسی بلا مین مبتلا ہو جاؤن
سبحان اللہ قربان اس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اس کلام افاضت التیام سے کیا معرفت
اور خوف الٰہی ثابت ہوتی ہی نقل ہی محمد بن المنکدر سے کہ حق تعالیٰ نے جب دوزخ کو پیدا کیا فرشتے
رونے لگے اور ہمیشہ رویا کرتے تھے جب آدم علیہ السلام پیدا ہوئے فرشتون نے رونا موقوف کیا اور جانا
کہ یہ دوزخ اولاد آدم کے لئے بنایا گیا ہی حدیث شریف مین آیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایسا کبھی نہین ہوا
کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے ہون اور میرا بدن خدا کے خوف سے کانپنے اٹھا ہو انس بن مالک
سے روایت ہی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن مینے جبرئیل سے پوچھا کہ مینے کبھی میکائیل
کو ہنستے نہین دیکھا اسکا کیا سبب ہے جبرئیل نے عرض کیا یا رسول اللہ جب سے دوزخ پیدا ہوئی ہی مین بھی
کبھی نہین ہنسا نقل ہی یحییٰ ابن اکبر نے کہا ہی کہ جب داؤد علیہ السلام چاہتے کہ اپنے زلّۃ پر نوحہ کرین
سات دن تک کھانا کھاتے نہ پانی پیتے اور نہ گھر کے لوگون سے بات اور اختلاط کرتے اور آٹھوین دن
جنگل مین جاتے اور سلیمان علیہ السلام کو اپنے ساتھ لیجاتے وہان جاکر ان سے فرماتے کہ ای سلیمان جنگل کے
رہنے والون کو آواز دو کہ جو خدا کے بندے جسکو داؤد کی گریہ وزاری سننا ہو وہ آکر موجود ہو چنانچہ
ہزارون آدمی اور وحوش وطیور سب جمع ہوتے تب حضرت داؤد علیہ السلام پہلے حق تعالیٰ کی حمد وثنا
کرتے اور بعد اوسکے بیان کیفیت بہشت اور دوزخ فرماتے اور پھر اپنے زلّہ پر روتے ہزارہا مخلوق
الٰہی ڈر کر روتے روتے بیہوش ہو جاتے اور بعض کا دم بھی نکل جاتا چنانچہ ایک مرتبہ لاکھ آدمی جمع تھے

حضرت داؤد علیہ السلام نے اس سوز و گداز سے گریہ وزاری کی کہ بیس ہزار آدمی کا رونے سے جگر پھٹگیا
اور مرگئے اور سینکڑون آدمی کئی دن کے بعد ہوش مین آئے نقل ہے کہ داؤد علیہ السلام کی دو پرستار بین
تھیں کہ انکا یہی کام تھا کہ آپ کو رونے کیوقت سنبھالتین اور تڑپنے کیوقت بدن کو تھامتین کہ نوبت
نہ پونہچے نقل ہے کہ حضرت یحیٰی پیغمبر علیہ السلام ایام طفولیت مین اکثر بیت المقدس مین جاکر عبادت کرتے
تھے اور جب لڑکے آپکے ہم عمر کھیلنے کو بلاتے تو فرماتے کہ مجھکو خدا نے کھیلنے کے لیئے نہین پیدا کیا جب آپکی
عمر پندرہ برس پر پونہچی تب خلق سے کنارہ کیا اور گوشہ نشینی اختیار کی اور فرمایا کرتے کہ اللہ کے دوستو تم
اللہ ہی کا شغل و ذکر بہتر ہے خلق سے ملنا اور تعلقات دنیا مین مبتلا ہونا مقصد سے دور اور دوست سے
مہجور کردیتا ہے اور اکثر جنگل کو چلے جاتے تھے چنانچہ ایکدن ماں باپ انکے اونکے پیچھے پیچھے چلے
گئے کیا دیکھتے ہین کہ نہر مین کھڑے ہین اور پیاس کی شدت سے برا حال ہے اور رو رو کر کہتے ہین کہ مجھے
کی خبر نہین پانی کیونکر پیون شاید پانی پینے مین دم نکل جائے اور یاد الٰہی سے غافل مرون کہتے ہین
کہ یحیٰی علیہ السلام اتنا روئے تھے کہ رخسارون پر گوشت نہ رہا تھا اور گالونکی ہڈیان صاف معلوم ہوتی
تھین والدہ آپکی ٹکڑے سفید نمد کے توم کرچا دیتی تھین کہ بدزیب نہ معلوم ہون نقل ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام
جس شہر مین وارد ہوتے پہلے خرابات کو جاتے کسی نے سبب پوچھا فرمایا مین طبیب ہون اور خرابا تی بیمار
لازم ہے کہ طبیب اول بیمارون کی خبر لے اسیطرح سے یحیٰی علیہ السلام سے پوچھا کہ تم اکثر مسجدون مین
کیون جاتے ہو فرمایا کہ مین مشتاق دوست کا ہون مسجدون اور عبادت خانون مین اسواسطے پھرتا ہون
کہ شاید کسی اور مشتاق سے ملون اور ازرہ دوست مین کلام کرکے آپسمین روئین کہ صحبت ہمدرد کی
محبت کو بڑہاتی ہے نقل ہے کہ ایکدن حضرت یحیٰی علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام مین گفتگو ہوئی حضرت
عیسیٰ کہتے تھے کہ ہنستا منہ بہتر ہے اور حضرت یحیٰی علیہ السلام کہتے تھے کہ روتی آنکھ بہتر ہے آخر
دونون صاحبون نے فیصلہ اوسکا حکم الٰہی پر رکھا جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مین
ہنستے منہ کو زیادہ دوست رکھتا ہون کہ میرے فضل و کرم کا امیدوار ہے اور رونے والی آنکھ اپنے فعلون
پر نگاہ کرتی ہے پس چاہیے کہ خلق خدا کے ساتھ ہنسی خوشی سے پیش آئے اور درگاہ الٰہی مین .

تضرع و زاری سے ایکدن حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت یحییٰ علیہ السلام سے کہا کہ تم بہت رویا کرتے ہو
أَيِسْتَ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ یعنی آیا تم رحمت الہی سے نا امید ہوگئے حضرت یحییٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ
تم ہمیشہ خوش اور شگفتہ رہتے ہو ءَ اَمِنْتَ مِنْ مَكْرِ اللّٰهِ آیا تم خوف خدا سے امین ہوگئے سبحان اللہ کیا خوب
سوال و جواب ہین اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى هٰذَيْنِ النَّبِيَّيْنِ نقل ہے عبد اللہ انصاری کہتے
ہین کہ الہی اگر تو مجکو ایکبار اپنا بندہ کہے تو شور میری ہنسی اور قہقہے کا عرش برین سے گذر جائے نقل ہے جناب
امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کی مفارقت
مین اسطرح رویا کرتے تھے کہ آپکے گھر کی دیوار آپکے ساتھہ روتی تھی اور آپنے شہر کے باہر گھر بنوایا تھا جب
رات ہوتی اور لوگ سو جاتے تو آپ اپنے گھر کا دروازہ بند کرکے ننگے سر گھر کے گرد پھرتے اور نالہ و زاری کرتے
اور زبان شوق سے یہ فرماتے کہ ہائے یوسف مین نہین جانتا کہ تجکو کس جنگل مین مارا اور کس تلوار نے تیرے بدن نازک
کو زخمی کیا اور تجکو کس کنوئے مین ڈالدیا اور کس دریا مین ڈوبایا اور صبح تک ایسے ہی نالہ و زاری سے کام تھا اور
جب کبھی جنگل مین جاکر نوحہ و زاری کرتے تمام جانور صحرا کے آپکے گرد اگرد صف باندھکر نالہ و زاری مین
موافقت کرتے چالیس برس تک وہ آہین کھینچین کہ فرشتون کو طاقت سننے کی نرہی جناب باریمین فریاد کی کہ
الٰہی یا تو یوسف علیہ السلام کو یعقوب سے ملادے یا انکو چپ کرادے یا ہمکو بھی حکم دے کہ انکے پاس جاکر گریہ و زاری
مین شریک ہوین حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ یعقوب سے کہو کہ میرے فرشتونکو کب تک اپنے نالہ و زاری
سے ایذا پہونچائیگا اور مقربان حضرت صمدیت کو کہان تک رنج دیا کریگا جو آہ کہ تیرے جگر سوختہ سے نکلتی ہے قریب
ہے کہ آسمان جل جائے خبردار پھر آہ نکھینچیو اور نام یوسف کا زبان پر نہ لائیو اُسوقت سے حضرت یعقوب نے
گریہ و زاری موقوف کی اپنا سر زانو پر رکھکر چپکے چپکے اشک خونین سے رویا کرتے ایک رات روتے روتے سو گئے
حضرت جبرئیل کو حکم الٰہی ہوا کہ یوسف علیہ السلام کی صورت بنکر یعقوب کو دکھا. جبرئیل علیہ السلام بصورت
یوسف یعقوب علیہ السلام کو نظر آئے اُنھون نے جانا کہ یوسف ہے نہایت شوق سے چاہا کہ ہم آغوش ہون اتنے مین
آنکھہ کھل گئی کچھہ نہ دیکھا چاہا کہ ہائے یوسف کہین کہ حکم الٰہی یاد آگیا بس خاموش ہو رہے اور دل پکڑکے رہگئے
جبرئیل علیہ السلام اُسی وقت وحی لائے کہ خدا فرماتا ہے کہ قسم ہے مجکو اپنی عزت اور جلال کی کہ اگر یوسف مرگیا ہوتا

تو مین اوسکو پھر زندہ کر کے تجھسے ملا تا اب خاطر جمع رکھہ کہ یوسف کی ملاقات سے جلد خوش ہوگا بعد اوس کے
کبھی مفارقت یوسف سے روتے اور کبھی امید ملاقات سے خوش ہوتے نقل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
جب کسی جانور کو دیکھتے تو رو کر کہتے کہ کاش مین بھی جانور ہوتا اور ابوذر غفاری رویا کرتے اور کہتے کہ
کاش میرا نام و نشان نہوتا اور امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ جب کوئی آیت قرآن مجید کی سنتے تو بیہوش ہو جاتے
یہانتک کہ آدمی بطور بیمار پرسی کے آتے اور آنسو بہتے بہتے دو خط رخسار مبارک پر پڑ گئے تھے اکثر کہا کرتے
کہ کاش مین نہ پیدا ہوتا تو خوب تھا نقل ہے منصور ایکدن یہ آیت پڑھتے تھے کہ یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ
اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا یعنی قیامت کے دن پرہیزگارون کو
دیدار خدا کا روزی ہوگا اور گنہگار لوگ دوزخ مین ڈالے جاوینگے ابو دردا نے جو سنا تو بہت روئے اور کہا کہ مین
گنہگار ہون پرہیزگار نہین اور بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے اور جان بحق تسلیم کی نقل ہے امام زین العابدین
علیہ التحیۃ جب وضو کرتے رنگ چہرۂ مبارک کا متغیر ہو جاتا لوگون نے سبب پوچھا فرمایا پادشاہ عالم کے روبرو
جاتا ہون بسبب رعب و ہراس کے ہوش بجا نہین رہتے نقل ہے حاتم اصم سے کہ اس بات پر مغرور
نہو کہ مین نیکمردون کی جگہہ رہتا ہون اسواسطے کہ بہشت سے بہتر کوئی جگہہ نہین اور دیکھہ کہ حضرت
آدم علیہ السلام پر کیا گذرا اور بہت علم پر بھی مغرور نہو کہ بلعم باعور ایسا عالم تھا کہ دو ہزار دوات چاندی
سونے کی اوسکی مجلس مین رکھی جاتی تھی اور تصنیف اوسکی لکھی جاتی تھی اور دیکھو کہ مال اوسکا کیسا ہوا
علم وہ چاہیے کہ جسکا فائدہ بعد مرگ مترتب ہو اور صحبت نیک پر بھی مغرور ہونا نچاہیے اسواسطے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین بہت سے کفار آکر بیٹھتے تھے اور آپکا کلام سنتے تھے اور پھر نعمت ایمان
سے محروم رہتے نقل ہے سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب مین آئنہ دیکھتا ہون جانتا ہون کہ
بسبب گناہون کے منہ میرا سیاہ ہو گیا ہوگا نقل ہے عطا سلمی کو ایسا خوف الٰہی تھا کہ چالیس برس نہین ہنسے
اور سر اٹھا کر آسمان کو نہ دیکھا ایکبار آسمان پر نگاہ پڑ گئی نہایت حیرت سے بیہوش ہو گئے اور رات
مین کئی بار ہاتھہ منہ پر پھیر لیتے کہ صورت مسخ تو نہین ہو گئی اگر اوس شہر مین قحط پڑتا یا وبا آتی تو روتے اور کہتے
کہ میری ہی شامت اعمال سے یہ بلا آئی ہے کاش مین مر جاتا تو خلق خدا کو اس آفت سے نجات ہو جاتی نقل

احمد حنبل نے ایک مرتبہ دعا کی کہ الہی تیرا خوف مجھے زیادہ ہو دعا قبول ہوئی پھر ڈرے کہ ایسا نہو کہ
کہین عقل زائل ہو جائے پھر دعا کی کہ بار خدایا موافق اپنی طاقت کے چاہتا ہون نقل ہے ایک بزرگ
بہت زار زار روتے تھے کسینے پوچھا کہ اتنا کیون روتے ہو فرمایا کہ وہ گھڑی یاد آئی ہے کہ روز حشر کے
آواز آئیگی تمام مخلوق کو کہ فرقہ نیکونکا الگ ہو اور فرقہ بدون کا علیحدہ ایک فرقہ جنت کو جائے دوسرا
دوزخکو خدا جانے کہ مین کونسے فرقے مین ہونگا نقل ہے امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ کیا
حال ہے فرمایا کہ کیا حال ہوتا ہے اوس شخص کا کہ کشتی اوسکی دریا مین پھٹ جائے اور وہ ایک تختے پر
بیٹھا ہو یہی حال میرا ہے نقل ہے عمر بن عبد العزیز کی ایک لونڈی تھی ایک دن سوتی تھی جب جاگی
تو کہنے لگی کہ اے آقا مینے آج عجب طرحکا خواب دیکھا ہے اوسنے پوچھا کہ کیا عرض کی کہ مینے دوزخکو دیکھا
اور اوسکے اوپر پل صراط کہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تر تیز کیا دیکھتی ہون
کہ عبد الملک بن مروان کو اوس پر لیگئے دو قدم بھی نہ چلا کہ دوزخمین گر پڑا بعد اوسکے ولید بن
عبد الملک کو لائے وہ بھی دوزخ مین گر پڑا پھر سلیمان بن عبد الملک کو لائے وہ بہ نسبت انکے چند قدم
چلا اور پھر دوزخمین گر پڑا پھر تمکو حاضر کیا وہ یہ سنتے ہی بیہوش ہو گیا اور ایک نعرہ مار کر زمین
پر گر پڑا تب اوس لونڈی نے کہا قسم خدا کی تم بسلامت پلصراط سے گذر گئے کہتے ہین کہ
امام حسن بصری کبھی نہ ہنسے اور ایسے مغموم رہتے جسطرح کسی قیدی کو گردن مارنے کا حکم ہوا ہو ایک
شخص نے پوچھا کہ آپ باوجود اسقدر تقوی اور طہارت کے اس قدر کیون مخوف اور مغموم رہا کرتے ہین فرمایا
کہ مین ڈرتا ہون کہ ایسا نہو کہ کوئی گناہ مجھسے ایسا صادر ہو کہ جسکے سبب سے میری تمام عبادت باطل
ہو جائے اور اونکے خوف کا یہ مرتبہ تھا کہ ایکبار بصرے مین قحط پڑا قریب دو لاکھہ آدمی کے جمع ہو کر نماز
استسقا کیواسطے جنگل کو چلے اور انسے بھی کہا کہ تم بھی دعا کرو کہ مینہہ برسے یہ سن کر بہت روئے اور کہنے لگے کہ کیا
چاہتے ہو کہ پانی برسے تو مجھہ گنہگار کو بیچ دریا سے دور کرو پھر سبب سے تمہارے یہ بلا آئی ہے اعزیزو ذرا انصاف
کرو کہ ایسے لوگ متقی اور عابد اپنے تئین ایسا سمجھتے تھے اور اللہ سے اتنا ڈرتے تھے تم ایسے بے پروا ہو کہ گویا تم
سے کوئی گناہ کبھی نہین ہوا اور نہوتا ہے یا یہ سمجھے ہو کہ گناہ تمہارے گناہون سے زیادہ تھے اور اونکو معرفت

الٰہی تم سے کم تھی جبکہ وہ لوگ باوجود اس عبادت کے اللہ سے اتنا ڈرتے رہے ہوں ہم گنہگاروں کو چاہیے
کہ ہر دم خوف خدا سے رویا کریں اور کمال ندامت سے سر در گریبان رہا کریں اور جاننا چاہیے کہ حال آدمی کا
ایک طرح پر نہیں رہتا مرنیکا وقت بہت سخت ہے اوس وقت کی فکر چاہیے کہ اللہ ایمان کے ساتھ دنیا سے اٹھائے **نقل** ہے
بزرگوں نے کہا ہے کہ اگر کوئی شخص پچاس برس ہمارے روبرو توحید کا اقرار کرے اور ایکدم ہماری آنکھ سے غائب ہو جاوے
ہم اوسکے اقرار توحید کی گواہی نہ دیں کہ دل آدمی کا ہمیشہ ایک حال پر نہیں رہتا ہے شاید اوسکے دلکا حال
اور کچھ ہو گیا ہو **نقل** سفیان ثوری ہر وقت رویا کرتے ایک شخص نے کہا کہ بہت نہ رویا کرو اللہ کا کرم
اور فضل تمھارے گناہوں سے لاکھوں درجے زیادہ ہے فرمایا کہ اگر مجھکو بالیقین معلوم ہو جاوے کہ میں توحید پر مرونگا
تو ہرگز غم نکروں اگرچہ میرے گناہ پہاڑوں سے بھی زیادہ ہوں **نقل** ہے ابن الصمت ایک بزرگان دین سے
ہیں اونہوں نے ایکدن اپنی عمر کا حساب کیا تو ساٹھ برس ٹھہرے کہ جسکے اکیس ہزار چھ سو دن ہوے کہنے
لگے کہ ایک گناہ ہر روز فرض کیجیے تو اکیس ہزار چھ سو گناہ ہوتے ہیں اور اوسکا حساب نہیں کہ ایکدن میں
کتنے گناہ صادر ہوے ہونگے اور کہا کرتے تھے کہ خداوندا میں اتنے گناہوں کے عذاب کا کیونکر متحمل ہونگا ایک روز
یہی کہکر اتنا روے کہ بیہوش ہو گئے اور جان بحق تسلیم کی غرض آدمی بڑا غافل ہے کہ کچھ محاسبہ نفسانی نہیں کرتا
اگر اپنے گناہوں کے شمار کے لیئے ایک ایک گناہ پر ایک ایک پتھر رکھتا جاوے تو تھوڑے دنوں میں اتنے
پتھر جمع ہو جاویں کہ گھر بھر جاوے **نقل** ہے کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ جب رات ہوتی تو اپنے پاؤں پر دُرّے
مارتے اور کہتے کہ آج تو کہاں گیا اور کیا کیا تونے کیا **نقل** ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک
زاہد تھا اوس نے ایک روز حالت جوش میں ایک عورت کا دامن پکڑ کے اپنی طرف کھینچا اوس عورت نے
کہا کہ خدا سے ڈر زاہد متنبہ ہوا اور تمام دن رویا کیا جب رات ہوئی تو اوس ہاتھ کو آگ میں جلایا **نقل**
ہے کہ ایک عابد اپنے حجرے میں عبادت کیا کرتا تھا ایک روز ایک عورت خوش صورت اوس کے حجرے کے
آگے سے نکلی اوس نے اوسکے دیکھنے کو ایک پاؤں حجرے سے باہر نکالا اور چاہا کہ اوسکے نزدیک جاوے
اتنے میں ہاتف نے آواز دی کہ خدا سے شرم کر پس اوس نے توبہ کی اور عہد کیا کہ جو پاؤں بارادہ گناہ حجرے سے
باہر نکلا تھا اوس پاؤں کو حجرے میں نہ لایا چاہیے کہ ہمیشہ جاڑے گرمی سے تکلیف پایا کرے چنانچہ وہ

عابد جبتک زندہ رہا اوس نے وہ پانون حجرے کے اندر نکیا یہانتک کہ جاڑے کی شدت سے وہ پانون گلکر
گر پڑا اور وہ ایک پانون سے عبادت کیا کرتا تھا **نقل** شیخ جنید بغدادی سے روایت ہی کہ ابن الکرسی
نے میرے سامنے نقل کی کہ مجھے ایک رات احتلام ہوا اور اسوقت سردی بہت تھی اور برف پڑتی تھی
تیسے چاہا کہ نہاؤن نفس نے کاہلی کی اور کہا کہ اسوقت سردی بہت ہی دن چڑھے حمام مین نہانا بس مین
سمجھا کہ یہ نفس مجھکو فریب دیتا ہی اور نماز صبح سے باز رکھتا ہی مین نے قسم کھائی کہ آج سب سقّا بونکا
ٹھنڈا پانی اسپر ڈالونگا چنانچہ اٹھا اور ٹھنڈا پانی برف کا جما ہوا لوٹے بھر بھر کے اپنے بدن پر
ڈالتا تھا اور کہتا تھا کہ سزا اس نفس کی یہی ہی جو عبادت خدا مین کاہلی کرے **نقل** ایک بزرگ
نے ایک لڑکے امرد کیطرف دیکھا اور نفس اونکا بہت خوش ہوا بعد ایک ساعت کے دلمین سوچے
کہ قیامت کے دن اوسکی عوض مین آگ کی سلائیان میری آنکھون مین کیجائینگی بہت پشیمان ہوے
اونکو ٹھنڈا پانی بہت مرغوب تھا اوسوقت سے عہد کیا کہ آج سے ٹھنڈا پانی نہ پیونگا کہ نفس
خوش ہوا کرے اور جبتک کہ زندہ رہے آب سرد نپیا **نقل** حسان بن سنان کو کہ ایک عمارت
عالی نظر پڑی اوس کو دیکھکر بہت متعجب ہوئے اور کہا کہ یہ عمارت کسنے بنائی ہی مین نہین
جانتا تھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے آدمی ایسی عمارتین بنائینگے اور پیروی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نکرینگے پھر دلمین خیال کیا کہ تجکو کسی پر طعن و تشنیع کرنا کیا
مناسب ہے تجکو کسی کے فعل سے کیا کام پھر توبہ کی اور اوس کے کفارے مین ایک برس روزے رکھے
نقل ہی کہ ایک عارفکی بلا قصد ایک دن لیث کے مکان کے کوٹھے پر نظر پڑگئی اور ایک عورت جمیلہ
اونکو دکھائی دی پس عہد کیا کہ اب کبھی اوپر نہ دیکھونگا چنانچہ جب تک جیے آنکھ اوپر نکی **نقل**
احنف بن قیس راتکو چراغ جلاتے اور ہر بار اوسپر انگلی رکھتے کہ فلانا کام تو نے کیون کیا اور
فلانی چیز کیون پکڑی مشایخ سلف کا دستور تہا کہ جب کوئی کام ان سے خلاف رضاء الہی صادر
ہوتا تو اپنے نفس کو اوس کے عوض مین بہت تکلیف دیتے اور ریاضت سخت اختیار
کرتے اور جانتے کہ نفس سرکش ہی اگر اسپر محنت شاقہ نہ پڑے گی تو یہ اور بھی سرکشی اوٹھاویگا اور

کی راہ اختیار کریگا نقل ہی کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب کبھی کسی وقت کی نماز جماعت فوت
ہو جاتی تو اوس روز او رتمام رات نہ سوتے اور بطور ماتم دار دل کے بیٹھے رہتے نقل ہے کہ ایک مرتبہ امیر المومنین
عمر رضی اللہ عنہ سے نماز جماعت کی فوت ہو گئی باغ چھوارے کا کہ بہت گران قیمت تہا خیرات کر دیا نقل
ہے کہ ابو طلحہ ایک مرتبہ اپنے باغ میں نماز پڑھتے تھے چھواروں کی لطافت اور باغ کی طراوت کیطرف
خیال جا پڑا اور نماز میں سہو واقع ہوا اسیوقت وہ باغ فقیرون اور محتاجونکو بخش دیا نقل
تمیم انصاری ایک رات سو گئے اور نماز عشا فوت ہو گئی بس عہد کیا کہ ایک برس راتکو نہ سوؤنگا چنانچہ سال
بھر برابر رات کو نہ سوئے نقل ہی کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک مرتبہ نماز عشا کی اول شب
ادا نہ ہوئی بعد آدھی رات کے پڑھی صبحکو اوس کے کفارہ میں کہ نماز اپنے وقت پر ادا نہوئی دو غلام آزاد
کیئے نقل ایک بزرگ سے نقل ہی کہ وہ کہتے تھے کہ جب میرا نفس عبادتمین کاہلی کرتا ہی محنتین
اور ریاضتین محمد واسع کی خیال کرتا ہون مجکو رغبت عبادت کی ایسی ہو جاتی ہے کہ ایکدم یاد الہی
سے غافل نہین ہوتا نقل ہی کہ ایک عارف جس مکان مین رہتے تھے اوس مکان کے چھت کی
ایک کڑی ٹوٹ کے جھک رہی تھی کسی نے کہا کہ خبر نہین لیتے کڑی ٹوٹ کے گرا چاہتی ہے کہنے لگے
کہ بیس برس سے یہان رہتا ہون آج تک چھت پر نظر نہین کی سبحان اللہ کیا لوگ تھے کہ بیفائدہ
نظر کرنا مکروہ جانتے تھے نقل ہے کہ ایک شخص کسی مہمان کو اپنے گہر مین لایا اور سب اسباب دعوت کا
ہو جاسہے مہیا کیا مہمان نے تمام رات آنکھ اوپر نہ اوٹھائی اور کسیطرف نہ دیکھا صاحب خانہ نے کہا
کہ گھر مستورات سے خالی ہی اور در و دیوار نہایت آراستہ آنکھ اٹھا کر ملاحظہ کیجئے جواب دیا
کہ اللہ کی صفتین اور صنعتین دیکھنے کو کیا تھوڑی ہین کہ مخلوق کی صنعتون پر نظر کرون اللہ نے
آنکھین اپنے صفات اور مظہرات کے دیکھنے کے لئے بنائی ہین نقش و نگار بیہودہ کیون دیکھون
نقل ہے منصور اسمعیل سے کہ عبد اللہ بزاز کو بعد اوس کے مرنیکے خواب مین دیکھا کہ نہایت مغموم اور
غمگین ہین پوچھا کہ سبب اس غم کا کیا ہی کہا جو گناہ مین نے کیئے تھے اللہ تعالے کے سامنے سبکا
اقرار کیا اوس نے اپنے فضل و کرم سے سب گناہ میرے بخشدیئے مگر ایک گناہ بسبب شرم کے

اوسکا اقرار نہ کیا وہ بخشا گیا اب ایسا شرمندہ ہون اور عرق خجالت مین غرق ہون کہ تمام منہ کا گوشت
گل گیا پوچھا وہ کون گناہ تھا کہا کہ ایک دن کسی عورت کو نگاہ بد سے دیکھا تھا اب تک اوس عذاب
مین گرفتار ہون **نقل** ہے کہ شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کو کسی نے خواب مین دیکھا پوچھا کہ مکافات گناہ سے
کیونکر مخلصی پائی فرمایا کہ بعد مرنے کے حساب مین ایسی سخت گیری ہوئی کہ مین نا امید ہو گیا اور
سمجھا کہ دوزخ مین جانا پڑا پس میری نا امیدی اور اضطرار پر دریائے رحمت الہی جوش مین
آیا اور اوس مواخذے سے مین نے نجات پائی **نقل** ہے کہ سلطان ابراہیم ادہم سے کہ
وہ کہتے ہین کہ مین نے جبرئیل علیہ السلام کو خواب مین دیکھا کہ اون کے ہاتھ مین ایک کاغذ سادہ ہے مین نے پوچھا کہ اس
کاغذ مین کیا لکھے گا فرمایا کہ اسمین اللہ کے دوستون کے نام لکھونگا مین نے کہا کہ میرا نام بھی لکھے گا کہنے لگے
کہ تو اللہ کے دوستون مین شمار نہین کیا جاتا ہے اور یہ مقام محبت کا ابھی تجکو حاصل نہین ہوا ہے مین بہت رویا
اور جناب باری تعالی مین بہت عاجزی اور گریہ و زاری سے عرض کی خداوندا اگرچہ مجکو مقام تیری محبت کا
حاصل نہین ہوا لیکن تیرے دوستون کو مین بدل دوست رکھتا ہون پس بعد ایکدم کے جبرئیل علیہ السلام نے
فرمایا کہ حکم الہی یون ہوا کہ اس کاغذ مین اول تیرا نام لکھا جائے یہ نعمت مجکو عاجزی اور زاری سے حاصل ہوئی
نقل ہے سفیان ثوری کو بعد وفات کے کسی شخص نے خواب مین دیکھا پوچھا کہ اللہ نے تمسے کیا معاملہ کیا کہنے
لگے کہ جو کچھ کیا محض اپنے فضل و کرم سے کیا ورنہ میری طاعت ہرگز قابل بخشش کے نتھی **نقل** ہے کہ زبیدہ
خاتون کو ایک درویش نے خواب مین دیکھا پوچھا کہ کہو بعد مرنے کے تمھین کیا پیش آیا کہا کہ اللہ تعالے نے اپنا
کرم کیا اور رحمت کی ورنہ مین اس لائق نہ تھی اوس درویش نے کہا کہ تم نے بہت سا مال راہ کعبے مین
خرچ کیا تھا اوسکا عوض ملا ہوگا وہ بولین کہ وہ مال سب اللہ کا تھا اللہ کی راہ مین خرچ ہوا میرا کیا تھا **نقل**
ہے ابو ایوب سجستانی سے کہ ایکدن مین اپنے دروازے پر بیٹھا تھا کہ اتنے مین ایک فاسق کا جنازہ آیا مین اپنے گھر
مین گھس گیا کہ نماز نہ پڑھنا پڑے رات کو خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ وہ فاسق بہت خوش اور بشاش
کھڑا ہے مین نے اس سے پوچھا کہ تو نے کیونکر نجات پائی اوس نے کہا محض اللہ کے فضل و کرم سے اور حکم ہوا
کہ ابو ایوب سے کہدے تجکو اگر میرے خزانہ رحمت کی کنجی تیرے ہاتھ مین ہوتی تو کوئی گنہگار نہ بخشا جاتا **نقل**

شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو کسی نے خواب مین دیکھا پوچھا کہ کیونکر رہائی ہوئی کہا کہ تمام عبادت میری بسبب
اوس کے کہ مخلوق مجکو زاہد اور عابد جان کر میری تعظیم اور توقیر بہت کرتے تھے برباد ہوگئی مگر دو رکعت نماز کہ انکو
سب سے چھپا کر پڑہا کرتا تھا کام آئی اور موجب مغفرت ہوئی **نقل** ابو دردا رضی اللہ عنہ فرماتے تھے عمر دراز تین
کامون کے واسطے چاہتا ہون راتین بڑی واسطے سجود کے اور دن بڑے واسطے بھوک اور پیاس کے اور کثرت
ملاقات علما و فضلا کے لیئے اوس واسطے کہ علما کی فیض صحبت سے تاریکی ضلالت اور جہالت کی نور علم اور ایقان
اور ہدایت اور معرفت سے مبدل ہو جاتی ہے **نقل** شہر ترمذ مین اخطی نام ایک امیر تھا کہ ظلم اوسکا شہرۂ آفاق
تھا ہمیشہ مخلوق کو اذیت و آزار دیا کرتا تھا اور اسی حالت مین مرگیا خواجہ محمد علی حکیم ترمذی نے اوس کو
خواب مین دیکھا کہ باغ بہشت مین سیر کر رہا ہے یہ متعجب ہوئے کہ ایسے شخص کو بہشت مین جانا گویا ابلیس کو بہشت
کا نصیب ہونا ہے پوچھا کہ اے اخطی تجکو باوجود اوس ظلم جور کے کیونکر رہائی ہوئی اور یہ مقام عالی تجکو کیون کر
ملا کہنے لگا کہ کیا بیان کرون کہ مرنے کے وقت نہایت مضطر اور نا امید تھا کہ سوائے فسق و فجور اور ظلم
و جور کے کوئی عمل صالح نہین ہے دیکھئے کیا گذرتی ہے جب گور مین دفن ہوا تو اوس عذاب کا حال کچھ نہ پوچھئے کہ
کیسا تھا بعد ایک ساعت کے ایک آواز آئی کہ اس کو عذاب سے نجات دو اوس نے جناب باری مین عرض کی
کہ خداوندا میرا تو کوئی ایسا عمل نہ تھا کہ سبب مغفرت کا ہو حکم ہوا کہ تو ایک رات بازار کیطرف مدرسے پر گذرا وہان ایک
طالب علم اپنا سبق بھول گیا تھا اور چراغ مین تیل نہ تھا اس سبب سے وہ نہایت مغموم بیٹھا تھا تیری مشعل کی
روشنی سے اوس نے کتاب دیکھکر اپنا سبق یاد کر لیا اور دل اوسکا خوش ہوا یہ امر تیری مغفرت کا باعث ہوا
نقل ہے داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کبھی روٹی نوالہ نوالہ بنا کر نہین کہاتے تھے سب روٹی کو پانی مین گھولکر
پی جاتے تھے کسی نے پوچھا کہ آپ روٹی اس طرح کیون کہاتے ہین کہا نہین گھول نیسے نہایت بہرہ ہو
جاتی ہے فرمایا کہ جتنی دیر مین ایک ایک نوالہ کرکے پیٹ بھرون اوتنی دیر مین پچاس آیتین قرآن مجید
کی پڑھی جاتی ہین پھر عمر کو کیون ضایع کرون **نقل** ہے کہ ابو محمد حریری ایک برس کعبۃ اللہ مین رہے نہ کبھی
کسی سے باتکی نہ لیٹے نہ پانون پھیلائے **نقل** ایک مرتبہ فتح موصلی روتے تھے اور آنکھون سے بجائے آنسو کے خون جاری تھا
کسی نے پوچھا کہ آج خون بجائے اشک کے کیون بہتا ہے فرمایا کہ ایک مدت تک خوف گناہ سے پانی آنکھون سے

بہایا اب ڈراکہ مبادا یہ رونا میرا باخلاص سمجھا جائے اسواسطے لہو کے آنسوؤن سے روتا ہون **نقل** ویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ نے ہر رات واسطے ایک عبادت خاص کے مقرر کی تھی کبھی کہتے کہ آجکی رات رکوع کی ہے پس ایک رکوع مین صبح کر دیتے کسی رات کو کہتے کہ آجکی رات سجدہ کی ہے پس فجر تک سجدے سے سر نہ اٹہاتے کسی نے کہا کہ ایسی مشقت مالا یطاق نفس پر دینا مناسب نہین ہے فرمایا کہ قہر الہی سے ڈرتا ہون اسواسطے ایسی تکلیف اختیار کی ہے کہ وصل دائمی اور راحت ابدی نصیب ہو **نقل** ابوبکر عباس نے چالیس برس تک زمین سے نہ لگایا اور یہان تک مراقب بیٹھے کہ بینائی جاتی رہی اور بیس برس اندھے رہے اور جورو تک کو خبر نہوئی پانچون وقتکی نماز جماعت سے ادا کرتے اور دن رات مین پانسو رکعت اور بیس ہزار سورۂ اخلاص پڑھا کرتے **نقل** سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے ہے کہ مین ایکرات رابعہ بصری کے پاس گیا ایک گوشے مین نماز پڑھ رہین تھین مین بھی نفلین پڑھنے لگا یہانتک کہ صبح ہوگئی مین نے خدا کا شکر کیا کہ مجھکو توفیق عبادت اور شب بیداری کی عنایت ہوئی رابعہ نے کہا کہ ہمارا شکر یہ ہے کہ صبحکو روزہ رکھین **نقل** ربیع خثیم سے کہ ایکدن بعد نماز صبح کے مین واسطے ملاقات رابعہ بصری کے گیا دیکھا کہ نماز پڑھتی ہین جب نماز سے فارغ ہوئین مین نے چاہا کہ کچھ بات کرون اتنے مین تسبیح شروع کی مین منتظر رہا کہ بعد فراغ وظیفے کے کچھ کلام کرینگی اوسیطرح روبقبلہ ذکر خدا مین مشغول رہین کہ نماز پیشین کا وقت آگیا نماز ادا کی اور اسیطرح نماز عصر اور مغرب اور عشا کی پڑھکر چار زانو بیٹھین یہانتک کہ نماز صبحکی اوسی وضو سے پڑھی بعد اشراق اور چاشت کے چاہا کہ تھوڑا سا سو رہون اوٹھ کر روئین کہ الہی مین پناہ چاہتی ہون اوس آنکھ سے کہ بہت سوئے اور اوس پیٹ سے کہ بہت کھائے مجھکو یہ بات سنکر عبرت ہوئی اور مین دم بخود اوٹھکر چلا آیا کہ یہ نصیحت کافی ہے **نقل** شیخ بایزید قدس سرہ کے عہد مین ایک عورت تہی کہ عبادت بہت کیا کرتی اور اکثر اوقات رویا کرتی تھی شیخ اوسکا حال سنکر ایکدن اوسکی ملاقات کو گئے اور کمال شفقت سے فرمایا کہ ای نیکبخت بہت نہ رویا کر کہ رونا بینائی کو ضرر کرتا ہے اوس نے بے اختیار کہا کہ ای شیخ جن آنکھون کو قیامت کیدن دیدار خدا کا نصیب ہو دنیا مین اون کے اندھے ہونیکا کچھ غم نہین اور جو آنکھین کہ اس نعمت سے محروم رہین وہ ایسی قابل ہین کہ اندھی ہو جائین

ہی کار چشم جلوۂ دیدار دیکھنا ☆ منظور ہی نہین مجھے بیکار دیکھنا **نقل** ایک شخص کا معمول تہا کہ جو حادثہ اوسپر
اگذرتا وہ شکر کرتا اور کہتا کہ بہبود میری اسی مین تھی اوس کے گھر مین ایک کتا تھا حفاظت کیواسطے اور ایک
گدھا تہا اسباب لادنے کے لیئے اور ایک مرغ تہا کہ اوس کی آواز سے صبحکو واسطے نماز کے جاگتا اتفاقاً
بھیڑیے نے گدھے کو پھاڑ ڈالا اوسنے موافق اپنی عادت کے کہا کہ شکر ہے بعد اوسکے کتے نے مرغ کو توڑ
ڈالا پھر اوسنے شکر کیا عورت اوس شخص کی غصے مین آکر کہنے لگی کہ تو دیوانہ ہو گیا ہے یہ کیا مقام شکر کا
ہے اور اس نقصان مین کیا بہبود سمجھا ہے کہ جو چیزین بکار آمد تھین وہ تلف ہو گئین دوسرے دن جب دیا نسے
وہ دونون روانہ ہوئے کیا دیکھتے ہین کہ ستر آدمی مرے پڑے ہین اور مال و اسباب اونکا چور لیگئے اور سب کو
قتل کر گئے معلوم ہوا کہ یہ قافلہ یہان ٹھہرا تھا رات کے وقت گدھون اور مرغون کی آواز سنکر چور آپڑے اور سب کو
مار کے مال و اسباب اونکا لوٹ لیگئے تب اوس شخص نے اپنی عورت سے کہا کہ دیکھا بہبود ہماری اسی مین تہی اللہ تعالےٰ
جس شخص کے حقمین جو بات بہتر سمجھتا ہے ویسا حکم دیتا ہے آدمی اوسکی مصلحت سے آگاہ ہو یا نہو **نقل**
ایک شخص ناواقف نے سلطان ابراہیم ادہم کو اپنے باغکا پاسبان مقرر کیا بعد ایک مدت کے مالک باغ آیا اچھے سے
چند آشنا ہمراہ تھے اوسنے اونسے کہا کہ تھوڑے سے میٹھے انار توڑ لا دیو وہ تین انار لے آئے جب اونھون نے انار
چکھے تو سب کھٹے تھے مالک باغ ترش ہو کر بولا کہ تو اتنی مدت سے باغمین رہتا ہے آج تک کھٹے میٹھے انار مین فرق
نہین کرتا شیخ نے ہنسکر کہا کہ تونے اپنا باغ واسطے نگہبانی کے سپرد کیا ہے مین بے اجازت تیری کوئی میوہ اس
باغکا کیونکر کہاتا مالک باغکا یہ سن کر رونے لگا اور کہا کہ اے دوست خدا تیرے اس تقوے اور احتیاط سے
معلوم ہوتا ہے کہ تو سلطان ابراہیم ادہم ہے جب اون لوگون نے پہچان لیا تو یہ وہان سے چلدئے **نقل** ہے کہ بخارا مین
ایک بزرگ دریا کے کنارے پر بیٹھے تھے دیکھا کہ ایک سیب بہتا ہوا چلا جاتا ہے، دلمین خیال کیا کہ اگر مین نہ اوٹھا
لونگا تو ضایع ہو جائیگا اس خیال سے اس سیب کو اوٹھا کر کھا لیا بعد اوسکے سوچے کہ مینے یہ سیب کھا لیا خدا جانے
حلال تھا یا حرام عبث اپنے تئین مواخذہ مین ڈالا جسطرف سے کہ وہ سیب بہتا ہوا آیا تھا اوسیطرف
دریا کے کنارے چلے کہ اگر مالک سیب کا ملجائے تو اوس سے معاف کراؤن بعد تھوڑی مسافت کے دریا کے کنارے
ایک باغ دیکھا کہ اوسمین سیب کے درخت بہت سے ہین اور ایک درخت سیب کا عین دریا کے کنارے پر ہے یقین ہوا کہ

اسی درخت سے وہ سیب گرا ہوگا باغ کے اندر گئے اور باغبان سے کہا کہ مین نے تیرے باغ کا ایک سیب کھا لیا ہے
مجھے معاف کردے اوس نے کہا کہ داروغہ اس باغ کا دوسرا باغ مین ہے مجھکو معاف کرنیکا اختیار نہین ہے
وہ اس باغکا مختار ہے بزرگ اس باغ مین گئے اوس سے بھی یہی کہا اوس نے کہا کہ مین بھی اس باغکی محافظت
کیواسطے نوکر ہون مالک اس باغکا بلخ مین ہے اجازت مالک کے نوکر کو معاف کرنیکا کیا اختیار ہے یہ سوچے
کہ بلخ کا جانا آسان ہے دوزخ کے جانسے پس بلخ کو روانہ ہوا اور مالک باغکو تلاش کرکے اوس کے پاس گئے
اور یہ حال کہا اوس نے جواب دیا کہ مین اس باغکو خرید کیا چاہتا ہون ابھی قیمت اس باغکی فیصل نہین
ہوئی اور مالک اس باغکا کوفے مین ہے یہ بزرگ کوفے کو روانہ ہوا اور مالک باغکو تلاش کیا بعد دریافت
کے اوس سے ملاقات کی دیکھا کہ وہ شخص بزازی کی دوکان کرتا ہے جاکر اوسپر سلام علیک کہا اور سب
حال اول سے آخر تک اوس سے بیان کیا وہ شخص یہ حال سن کر بہت متعجب ہوا کہ یہ شخص بڑا محتاط اور
متدین ہے کہ ایک سیب کے لیئے اتنی مسافرت اور تکلیف گوارا کی اس بزرگ کا ہاتھ پکڑ کے اپنے گھر
مین لایا اور بہت تعظیم اور پاسداری سے پیش آیا اور نہایت تکلف سے کھانا آگے رکھا یہ بولے کہ جب
تک اوس سیب کو معاف نکروگے مین کھانا نہ کھاؤنگا اوس نے کہا کہ مالک اس باغکی میری بیٹی ہے
تم کھانا کھاؤ مین اوس سے معاف کرادونگا ناچار اوس کے اصرار سے کھانا کھایا پھر وہ سوداگر انکو اپنے گھر کے اندر
لیگیا اور اپنے گھر والون سے کہا کہ ایک شخص نہایت متقی اور پرہیزگار آیا ہے اور اوس بزرگ کا سب حال مفصل
بیان کرکے کہا کہ مینے عہد کیا تھا کہ مین اس لڑکیکا نکاح کسی مرد صالح نیکوکار کے ساتھ کردونگا اب
اس شخص سے بہتر کوئی اور کہان ملیگا مناسب ہے کہ اس لڑکیکا عقد اسی شخص کے ساتھ کردون اوسکی
عورت بولی کہ ہم ساسوداگر متمول نامی اوس شہر مین کوئی دوسرا نہین ہے اور لڑکی بھی حسن جمال مین
شہرہ آفاق و یکتا ہے سب لوگ طعنہ دینگے کہ اسنے اپنی لڑکی ایک فقیر مسافر کے حوالے کی سوداگر بولا کہ مین
اپنے عہد کو نہ چھوڑونگا اور سوا اسکے ایسا آدمی پرہیزگار کہان میسر آئیگا یہ کہکر باہر آیا اور ان سے کہا کہ
لڑکی کہتی ہے کہ مین اس شرط سے معاف کرتی ہون کہ وہ شخص میرے ساتھ نکاح کرے نہین تو معاف نکرونگی
اور اب سن لو کہ اوس لڑکی مین تین عیب ہین ایک یہ کہ اندھی ہے دوسرے یہ کہ بہری ہے تیسرے یہ ہاتھون سے

ہوئی ہے یہ بزرگ اس حال کو سن کر اپنے دلمین سوچے کہ بہرکیف اس عذاب مین گرفتار ہونا عذاب دوزخ جسنے
ہزار ورجے بہتر ہی ہے قبول کر لیا چاہئے پس اس سے کہا کہ وہ سیب بخشدے تو مجکو قبول ہے سوداگر انکا ہاتھ پکڑ کے گھر مین
لیگیا اور قاضی کو بلا کر اپنی لڑکی کا عقد اونکے ساتھہ کر دیا جب یکجا ہوئے تو دیکھا کہ لڑکی انکھہ کان ہاتھ پانون سے
تندرست ہے اور حسن و جمال مین بے مثال ہے بہت متحیر ہوئے اور سر جھکا کر بیٹھہ رہے تب اوس لڑکی کی مان نے
پوچھا کہ کیون ملول بیٹھے ہو وہ بولے کہ مین تمکو راست گو سمجھا تھا اور جھوٹ بولنے سے زیادہ کوئی بات بری نہین
ہوتی مین اس لڑکی کو برخلاف تمھارے قول کے دیکھتا ہون کہ سب طرح سے صحیح اور سالم ہے تب اوسکی مان نے
کہا کہ جو کچھہ اس کے باپ نے تمسے کہا تھا وہ سب صحیح ہے اور وہ جھوٹ نہین بولا یہ سن کو کہ ہماری لڑکی واقع
مین آنکھون سے اندھی ہے یعنے کسی نامحرم کو نہین دیکھتی اور کانون سے بہری ہے یعنی کلام ناحق اور لغو نہین سنتی
اور کسی چیز ناروا کو ہاتھہ نہین لگاتی یہ بزرگ اس بات کو سن کر بہت خوش ہوئے اور دو رکعت نماز شکرانے کی ادا کی
آواز غیب آئی کہ اے فقیر تونے جو اسقدر محنت اور کربت ہماری خوشنودی کے واسطے اٹھائی ہے یہ اوسکا عوض
دنیا مین تجھکو دیا اور آخرت مین اور بہت کچھہ بخشونگا خداوند اصدقہ اپنے رسول مقبول کا مجکو بھی متابعت
ان بزرگون کی عنایت فرما **مقصد تیسرا رحمت اور شفاعت کے بیان مین** رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت پر اللہ تعالے نے بڑی رحمت فرمائی ہے دنیا مین ان پر فقط اتنا ہی عذاب ہوگا
کہ کبھی آفت زلزلہ زمین اور کبھی صدمہ بجلی کا تھوڑا سا اور کبھی کچھہ بیماری مین مبتلا ہونگے اور سخت عذابون سے محفوظ
رہینگے مثل مسخ و خسف ہو جانے کے یعنی صورت بدل جانا یا زمین مین سما جانا اور وہ عذاب کہ اگلی امتون پر نازل
ہوتے تھے میری امت پر کچھہ نہونگے اور قیامت مین نامہ اعمال ونکے ہاتھہ مین دئے جائینگے اور جو لوگ کہ
گنہگار ہونگے بقدر اپنے گناہون کے دوزخمین ڈالے جائینگے اور پھر اللہ کی رحمت اور فضل و کرم سے جنت مین داخل
ہونگے **ایضاً** اور دوسری حدیث مین آپنے فرمایا ہے کہ جسطرح سے میری حیات تمھارے واسطے موجب
بہبود کا ہے ویسے ہی موت بھی میری تمھارے لئے باعث خیر و بہتری ہے یعنی جبتک تم مین موجود ہون تمکو
ہدایت کرتا ہون اور گمراہی اور ضلالت سے بچاتا ہون اور جب دنیا سے چلا جاونگا تو تمھارے نامہ اعمال
میرے پاس آیا کرینگے جو عمل نیک دیکھونگا اوسپر شکر کرونگا اور جو عمل بد دیکھونگا اللہ سے تمھارے واسطے مغفرت

چاہونگا ایضاً اور حدیث مین آیا ہے کہ قیامت کے دن ایک فرشتہ باآواز بلند کہیگا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ اے میرے
بندو جو حقوق کہ میرے تمہارے اوپر تھے وہ مین نے بخشدئے اب تم آپس مین ایک دوسرے کا حق معاف کردو اور جنت
مین چلے جاو۔ نقل ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک جوان تھا کہ ہمیشہ گناہون مین مبتلا رہتا جب عمر اوسکی آخر ہوئی اور وقت مرگ
قریب پہونچا تب اوس کی مان اوسکا حال دیکھکر بہت روئی اور کہنے لگی کہ اے فرزند مین تجکو ہمیشہ منع کیا کرتی تھی
کہ گناہون سے کنارہ کر اللہ تعالے سخت گیر ہے اور گنہگار کا مال کار اچھا نہین جوان بولا کہ اے ماں مہربان اگرچہ
گناہ میرے پہاڑون سے بھی زیادہ ہین مگر مین خوب جانتا ہون کہ رحمت اللہ کی اوس سے بہت بڑی ہے مین امید رکھتا
ہون کہ اللہ تعالے بندہ نوازی کریگا اور مجکو بخشدیگا کہتے ہین کہ بعد موت اوسکے ایک بزرگ نے اوس کو
خواب مین دیکھا کہ بہشت مین پھرتا ہے پوچھا کہ تجکو یہ مقام عالی کس نیکی کیعوض مین نصیب ہوا اوس نے کہا کہ بسبب
امید کے کہ مین درگاہ الٰہی سے رکھتا تھا روایت ہے کہ قیامت کے دن ایک شخص کی نیکیان اور بدیان
پلۂ میزان مین برابر آئینگی یعنی جسقدر نیکی اوسیقدر بدی تب اوس کو حکم ہوگا کہ تو ایک نیکی کسی شخص سے مانگ لا
کہ پلہ تیری نیکی کا بدی کے پلے سے بھاری ہوجائے وہ شخص ایک نیکی مانگنے کے لیئے ہر شخص کے پاس یہان
تک کہ اپنے مان باپ کے پاس بھی جائیگا مگر اوس حالت مین ہر شخص اپنے اپنے حال مین گرفتار ہوگا ایک کو دوسرے
کی کیا پروا ہوگی وہ بیچارہ جس شخص سے ایک نیکی کا سوال کریگا وہ کچھ جواب نہ دیگا اس حال مین ایک شخص کہ اوسکے
نامۂ اعمال مین فقط ایک ہی نیکی ہوگی وہ اوس کو مضطرب دیکھکر کہیگا کہ بھائی میرے پاس ایک ہی نیکی ہے
وہ مین تجھے دیتا ہون اسواسطے کہ میرا ایک نیکی سے کیا بھلا ہوگا تو ایک نیکی کے ملنے سے نجات پاتا ہے
لے مین نے اپنی نیکی تجھے دی میرا مالک اللہ ہے جو چاہیگا سو کریگا۔ اوس شخص کی اس بات پر دریائے رحمت
الٰہی جوش مین آئیگا اور جناب ایزد تعالے اپنے کمال فضل و کرم سے ان دونون شخصون کو بخشدیگا اور جنت
مین بھیجیگا سبحان اللہ کیا رحمت ہے اے سخاوت کا کیا ثمرہ ہے ایک روایت مین آیا ہے کہ روز حشر کے
ایک شخص اپنے اعمال بد کے ننانوے نامے لکھے پائیگا اور نیکی ایک بھی نہوگی اور ہر نامہ ایک ایک
بدیکا طول و عرض مین مشرق سے مغرب تک ہوگا تب وہ شخص اپنی نجات سے مایوس ہوجائیگا اور کہیگا
کہ اب کون صورت نجات کی ہے اور اس غم سے نہایت ملول اور خوفناک ہوگا اتنے مین فرشتے

اوس کو نہایت مضطرب دیکھکر کہینگے کہ اے بندہ خدا اتنا کیون ناامید اور مضطرب ہوتا ہے تیری ایک نیکی ہمکو یاد ہے خاطر جمع رکھہ یقین ہے کہ وہ نیکی تیری اللہ کے فضل و کرم سے باعث مغفرت ہو جائیگی اور ایک چھوٹا سا کاغذ اوسکے حوالے کرینگے وہ شخص اوس پرچے کو دیکھکر کہیگا کہ بھلا اے طوماروں کے سامنے اس پرچۂ حقیر کی کیا قدر ہوگی اور کیونکر یہ ذرا سا پرچہ اتنے بڑے طوماروں سے ہم پلہ ہوگا تب جناب کبریا کی درگاہ والا سے حکم ہوگا کہ ہماری ذات عادل اور رحیم ہے ہم کسی پر ظلم نہین کرتے جسقدر یہ نیکی تیری ہوگی اوسیقدر تجکو ثواب بھی ملیگا تب وہ پرچہ اون طوماروں کے ساتھہ وزن کیا جائیگا اللہ کی عنایت سے وہ پلہ جسمین وہ کاغذ نیکی کا رکھا جائیگا بدی کے پلے سے بھاری نکلیگا اور اوسکی برکت سے وہ شخص نجات پاکر بہشت مین داخل ہوگا سبحان اللہ اللہ کی رافت اور شفقت کا پایان نہین ہے وہ بڑا غفور رحیم ہے الحق نکتہ نواز اوسی کی ذات پاک ہے راوی کہتا ہے کہ میرے خیال مین یہ بات آتی ہے کہ وہ نیکی اوسکے اقرار نبوت و رسالت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا یعنی اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ جسکی برکت سے سب بدیان اوس شخص کی محو ہوگئین حقیقت مین اس شہادت کا یہی رتبہ ہے **نقل** علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن نامۂ اعمال ہر ایک بندے کے اوس کے ہاتھہ مین دیے جائینگے گنہگار اپنے اعمال بد دیکھکر ناامید ہے سر جھکائینگے اور متحیر ہو جائینگے تب حکم ہوگا کہ اپنے نامۂ اعمال کیون نہین پڑھتے ہو یہ عرض کرینگے کہ خداوندا اگر نجات ہماری انھین نامۂ اعمال پر منحصر ہے تو امید نجات کی کہان ورنہ فی الواقع قابل دوزخکے ہین پھر حق تعالے فرمائیگا کہ مین نہین حکم دیتا کہ تم دوزخمین ڈالے جاؤ تمکو چاہیے کہ اپنے نامۂ اعمال پڑھو اور خیال کرو کہ تمنے کیا کیا کیا ہے اور مین اوسکی عوض مین تم سے کیا کرتا ہون آیا اعمال تمھارے لائق دوزخکے ہین یا نہین مگر مین اپنے فضل و کرم سے تمکو بہشت مین داخل کرتا ہون **نقل** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو بندہ کہتا ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ روز قیامت کے ثواب سبحان اللہ کا آگے اور ثواب الحمد للہ کا دہنی طرف اور ثواب لا الہ الا اللہ کا بائین طرف اور ثواب اللہ اکبر کا پیچھے پیچھے

ہوگا اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ثواب لا الہ الا اللہ کا سب تسبیحون سے زیادہ ہے وس کے بائین طرف ہونیکا کیا سبب ہے
فرمایا کہ دوزخ آدمیون کے بائین طرف ہوگی اسواسطے ثواب کلمہ توحید کا بائین طرف ہوگا کہ مومن اوسکی گرمی اور
حرارت سے محفوظ رہے دیگر اور آدمی کو چاہئے کہ چھینکنے کے وقت الحمد للہ کہنے کی عادت کرے اسواسطے کہ
روز قیامت کے جسوقت ٹھنڈی ہوا عرش کی وس کے دماغ مین جائیگی اور اوس کو چھینک آئیگی یہ اپنی عادت کے
موافق الحمد للہ کہیگا اوسوقت جناب کبریا اپنے فرشتون سے فرمائیگا کہ ای فرشتو اس بندے نے میری نعمت کا
شکر ادا کیا اسکا کیا ثواب دون تو فرشتے عرض کرینگے کہ خداوندا تو کریم اور رحیم ہے جو چاہے سو عنایت کر تب حکم ہوگا کہ اس کو
ایک موتی کے دانیکا گھر کہ جسمین سات سو قطعے مکان کے چاندی اور سونے کے ہون دیا جائے اور ہر ایک قطعے
مین ایک تخت مشک کا کہ جسمین نور بانٹے ہون رکھا جائے اور دروازہ ہر ایک گھر کا دنیا کے برابر ہو نقل ہے بنی
اسرائیل مین ایک شخص تہا کہ ہمیشہ چوری کیا کرتا تہا آخر کو اوس نے توبہ کی اور چوری سے کنارہ کیا پھر دلمین سوچا کہ
یقین ہے اس توبہ کی برکت سے یہ گناہ تو میرا معاف ہوا ہوگا مگر اب بطور کفارے کے کچھہ کیا چاہئے کہ زیادہ تر ثواب
حاصل ہو تب وس نے یہ بات اختیار کی کہ تمام رات عبادت کرتا اور دن کو روزہ رکہتا بعد چند روز کے اوس زمانے
کے پیغمبر کو وحی ہوئی کہ اوس شخص سے کہدو کہ تیری عبادت میری درگاہ مین مقبول نہین ہے کیون عبث تکلیف
اٹہاتا ہے جب اوسکو یہ حکم سنایا تب عبادت اور ریاضت زیادہ تر شروع کی چنانچہ ہفتے مین ایک مرتبہ
کہاتا اور آٹھہ پہر یاد الٰہی مین مصروف رہتا بعد چند روز کے پہر اوسوقت کے پیغمبر کو حکم ہوا کہ اب اس میرے بندے کو
کہدو کہ اب مین تجھسے راضی اور خوشنود ہوا اور تیری عبادت میری درگاہ مین قبول ہوئی تب اوس
نبی نے اوسکو یہ پیغام الٰہی پہونچایا اور پوچھا کہ ای عزیز اب تو نے کونسا عمل خیر اختیار کیا کہ جسکے
سبب سے تو مستحق رحمت الٰہی کا ہوا اوس نے کہا کہ مین نے بکمال عجز و زاری سے جناب الٰہی مین عرض کی کہ خداوندا
ایک بندہ تیرا دعوی خدائی کا کرتا ہے اور انا ربکم الاعلی کہتا ہے اور اوسکو قطع نظر اور تکالیف کے
کبھی درد سر بھی نہین ہوتا اور مین تیری درگاہ مین التجا اور عاجزی کرتا ہون تیری بندہ نوازی اور کارسازی
سے کیا عجب ہے کہ مجکو محروم اور مردود نکرے یہ دعا میری قبول ہوئی ہوگی ای عزیز جب گنہگارون نے
ایسے رنج کھینچے ہین اور بخشے گئے ہین تب اللہ کی درگاہ مین قبولیت پائی ہے تم ایکبار اپنی زبان سے

یارب کہتے ہوا اور چاہتے ہو کہ اللہ کی درگاہ مین مقبول ہوجاؤ بڑا مقام تعجب ہے نقل ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے زمانہ مین ایک شخص ہمیشہ رویا کرتا تھا ایک مرتبہ معاذ بن جبل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
حضور مین اوسکا حال عرض کیا آپنے اوسکو بلایا اور سبب رونے کا پوچھا اوس نے اپنے گناہ سب بیان کئے
اسکو ہیبت الہی سے لرزہ آیا اور فرمایا کہ اس شخص کو مدینہ سے نکال دو ایسا نہو کہ اوسکی شامت گناہ سے یہ تمام
شہر غضب الہی مین گرفتار ہوجائے لوگون نے اوسکو مدینہ سے باہر نکال دیا اوس نے جناب باری مین کمال سوز
وگداز سے التجا کی کہ اے رحیم احمد نے مجکو قبول نکیا تو خدائے احد سے عذر میرا قبول کر غرض اوس نے
اس عجز وزاری سے دعا کی کہ سب ملائک آسمان وزمین کے جوش وخروش مین آئے اور حضرت جبرئیل نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آکر کہا کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ بخشنے والا گنہگارونکا مین ہون
تونے اوس شخص کو اپنی رحمت سے محروم کردیا اوس نے میری درگاہ مین گریہ وزاری کی مین نے اوسکے گناہ
بخشدئے یہ میرا پیغام اوسکو پہنچاؤ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکی تلاش کو تشریف لیگئے اور
اصحاب بھی آپکے ہمراہ ہوئے دیکھا کہ وہ شخص جنگل مین خاک پر اپنا منہ ملتا ہے اور گریہ وزاری سے کہتا ہے
کہ خداوندا اگر میرے گناہ قابل بخشنے کے نہین ہین تو اس صحرا کے درندون کو حکم دے کہ مجھکو کھاجاوین
اب مجھ مین زیادہ طاقت خجالت اور ندامت کی نہین ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکے
نزدیک جاکر اپنا دست مبارک اوسکے سر پر رکھا وہ سمجھا کہ ملک الموت واسطے قبض روح کے آئے
ہین فریاد کی اور چلایا کہ اے قابض الارواح مجکو تھوڑی امان دو فرصت دے کہ ایکبار پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی زیارت سے مشرف ہون شاید کہ مجکو مژدہ مغفرت سناوین یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم روئے اور فرمایا کہ اے جوان سر اوٹھا کہ مین ملک الموت نہین ہون محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہون وہ آپکا
نام سنکر بہت خوش ہوا اور سر اوٹھایا آپنے فرمایا کہ مین تجکو خوشخبری دیتا ہون اس بات
کی کہ خدا تعالے نے تیری مغفرت کی اور سب گناہ تیرے معاف کئے نقل ہے کہ ایک اعرابی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا آپنے اوسکو کلمہ شہادت پڑھایا اور فرمایا کہ
تجکو ایمان نصیب ہوا اوسکو بات کے دریافت ہونے سے اتنی خوشی ہوئی کہ فرط نشاط سے جان

تجلی تسلیم کی اور شادی مرگ ہوا حضرت جبرئیل آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ روح اس اعرابی کی اعلی علیین
مین پونہچی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اوسکا زانوی مبارک پر رکہا اور خاک وس کے چہرہ کی اپنے دست
مبارک سے صاف کرتے تھے اور روتے تھے اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ رونیکا کیا سبب ہے
آپ نے فرمایا کہ مین بہی مسافر ہون اور یہ بھی مسافر تہا اور مسافر کی قدر مسافر خوب جانتا ہی اور موت
مسافر کی بہت سخت ہوتی ہی جب اوسکی تجہیز و تکفین سے فراغت کر کے قبر مین رکھا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اصحاب نے عرض کیا کہ حضرت مسکرانیکا کیا سبب ہے آپ نے فرمایا کہ دو فرشتے آئے
ایک نے کہا کہ افسوس یہ شخص بھوکا آیا اور دنیا سے بھوکا گیا دوسرے نے کہا کہ مین نے اسکو بہشت کے کھانے
بہت اچھے اچھے کھلائے آہی عزیزو مسافرونکی پریشانی پر رحم کیا کرو کہ قبر بھی اونکی پژمردہ دلی
اور بے سروسامانی پر تاسف کرتی ہی اور زبان حال سے کہتی ہی کہ ان بیچارونکا نہ تکیہ ہی نہ بچھونا نہ نقد
نہ اسباب دنیا مین اونکی خوراک غم والم تہا اور قبر مین یہ کیڑون کی خوراک ہین **نقل** ہی کہ جب
یوسف علیہ السلام کو ان کے بھائیون نے کنوے مین ڈالا حضرت جبرئیل آئے اور پوچھا کہ کیا حال ہی
آپ نے کہا کہ کیا حال پوچھتے ہو اوس شخص کا کہ جو کنارہ پدر سے جدا ہو کر قعر چاہ مین پڑے جب
کاروانی نے آپ کو کنوئے سے نکالا اور بھائیون نے خبر پاکر آپ کو اوس کے ہاتھ بیچا جب اوس نے
مول لیکر مصر کی روانگی کا ارادہ کیا یوسف علیہ السلام نے مالک سے کہا کہ مجھکو اجازت دے کہ
مین ان بیچنے والون سے رخصت ہو لون چنانچہ آپ اس سے اجازت لیکر اپنے بھائیون کیپاس آئے اور ان کے حق مین
دعا کی اور کہا کہ اللہ تمکو اس مواخذہ سے نجات دے اب میرا حال میرے باپ سے نہ کہنا کہ اوسکو
اس کے سننے کی طاقت نہوگی جیسے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اوس مصیبت اور کربت غربت پر
صبر کیا درجہ بادشاہی کا پایا پس جو کوئی اس سرائے فانی مین اپنے تئین مسافر و غریب الوطن
سمجھکر رنج والم مین صابر اور شاکر رہیگا امید ہی کہ اوسکو بھی نتیجہ نیک ملیگا اور عاقبت بخیر ہوگی
انشاء اللہ تعالی **نقل** ہی ابو قلابہ سے کہ ایک رات مین گورستان کے مردون کو خواب مین
دیکھا کہ ہر ایک کے سامنے ایک طبق نور کا بھرا ہوا رکھا ہی مگر اون مین ایک شخص کے آگے

نہین ہی اور وہ شخص اپنا سر نیچے کئے ہوئے شرمسار بیٹھا ہی اور ابو قلابہ نے حال ان طبا قونکا پوچھا
سب نے کہا کہ یہ صدقہ ہمارے زندونکا ہی کہ اپنے اپنے مردون کے لیئے دیا ہی وہ شخص بولا کہ میرا ایک بیٹا ہے
بداعمال وہ کبھی کچھ میرے نام پر صدقہ نہین دیتا اور مجھپر رحم نہین کرتا مین اس سبب سے ان سب مردون کے
آگے شرمندہ ہون ابو قلابہ نے اوس شخص سے نام اوس کے لڑکے کا اور محلے کا پوچھ لیا اور جب صبح
ہوئی تو اس کے لڑکے کو بلا کر اوس کے باپکا حال اوس سے مفصل بیان کیا وہ لڑکا بہت شرمندہ ہوا اور
رویا اور اعمال سے توبہ کی اور اپنے باپ کے نام پر بہت سی خیرات کی اور اوسکی قبر پر جا کر سر ننگے ہو کر بہت
گریہ وزاری کی اور عذر کیا دوسری رات ابو قلابہ نے اوسی شخص کو پھر خواب مین دیکھا کہ وہ شخص بہت
خوش ہی اور دعا کرتا ہی کہ جیسے تو نے مجکو اس شرمندگی سے نجات دی اللہ تجھے اسکا عوض
اور جزاے خیر عنایت فرماوے لکھا ہی کہ ہر شب جمعہ کو ارواح مردونکی اپنی اولاد و اقربا کے در دروازے پر
آتی ہین اور گریہ وزاری کر کے کہتی ہین کہ اے عزیزو ہمکو کیون بھول گئے جو ہو سکے کہ ستے کو دیتے
ہو اگر ہمارے نام پر دو بہت غنیمت ہی کہ ہم ثواب کے محتاج ہین خداوندا بتصدق اپنے حبیب پاک کے ہمکو
دنیا سے باایمان اوٹھانا اور ہمارے وارثون کو توفیق فاتحہ اور درود کی عنایت کرنا نقل ہی شیخ شبلی رحمۃ
اللہ علیہ سے کہ ایک شخص کو دیکھا کہ قبر پر روتا ہی یہ بھی اوس کے ساتھ رونے لگے اور کہا کہ اے عزیز آب دریا سے
جسم ظاہر طاہر ہوتا ہی اور آب چشم سے کثافت دل کی دور ہوتی ہی اور نجاست گناہ کی لباس قلب
سے زائل ہو جاتی ہی نقل ہی قثم بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ جسوقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
قبر شریف مین رکھا اس کے بعد مین نے روے مبارک کو دیکھا کیا نظر پڑا کہ آپ کے لب مبارک ہلتے ہین مینے
جو کان اپنا آپ کے مونھہ کے قریب کیا کیا سنتا ہون کہ آپ امتی امتی فرماتے ہین یعنے اپنی امت
کے لیئے دعا کرتے ہین کہ خداوندا میری امت کے گنہگارون کو بخشدے اور رحمت کر سبحان اللہ قربان
ایسے نبی کریم کے کہ جب تک اس عالم شہود مین رونق افروز رہے ہدایت فرمایا کئے اور بعد نقل کے اس سراے
فانی سے بھی اپنی امت کی یاد نہ بھولے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الرَّحْمَةِ
وَالرَّافَةِ نقل ہی کہ جب قیامت قایم ہوگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق رضی

عنہ کو حکم دینگے کہ تم دوزخکی راہ گھیر کر کھڑے ہوجاؤ اگر کسی شخص کو میری امت سے دوزخ مین لیجائین تم ہرگز نجانے
دیجیو جب تک مین نہ پوہچون اور عمر رضی اللہ عنہ کو حکم ہوگا کہ تم میزان کے پاس جا کر کھڑے رہو اور خبردار رہو
کہ اعمال میری امت کے اچھی طرح سے تولے جاوین اگر کسیکا پلہ عبادت ہلکا ہو تو اوسکا تولنا موقوف رہے
جبتک کہ مین نہ آؤن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لیجائینگے حکم ہوگا کہ انکی عبادت میرے
روبرو وزن کرو فرشتے آپکا حکم بجا لائینگے جب تولنیکے وقت پلہ کسی کی عبادت کا سبکی کی طرف
مائل ہوگا آپ اپنے دست مبارک سے اوس پلے کو دبا دینگے کہ بھاری ہوجائیگا تب فرشتون کو حکم
الٰہی پوہنچیگا کہ ای فرشتو میرے دوست کی خلاف مرضی کوئی کام نکرنا کہ آج اوس کو مینے اختیار
دیا ہے کہ جو چاہے سو کرے اور عثمان رضی اللہ عنہ حوض کوثر پر مامور ہونگے کہ سب سے پہلے میری امت
سیراب ہووے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ دوزخکے دروازے پر متعین کیئے جائینگے کہ کوئی امتی میرا
دوزخ مین نجانے پائے جب تک مین نہ آجاؤن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سایہ عرش مین جا کر
اپنے عاصیان امت کی شفاعت مین مصروف ہونگے اس حالت مین جبرائیل علیہ السلام سراسیمہ
آپکے پاس آئینگے آپ اون سے سبب اسیمگی کا پوچھینگے وہ عرض کرینگے کہ یا رسول اللہ اسوقت میرا گذر
دوزخکی طرف ہوا تھا مین نے دیکھا کہ ایک شخص آپ کی امت کا عذاب مین گرفتار ہے اور رو رو کر کہتا ہے
کہ افسوس کوئی ایسا نہین کہ میرا حال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرے اور اونکو میری خبر دے
اوسکی فریاد سنکے میرا حال متغیر ہوا آپ یہ سنکے روتے ہوے دوزخکی طرف تشریف لیجائینگے اور اوسکو
عذاب سے چھوڑائینگے مالک کو حکم ہوگا کہ ہرگز میرے حبیب کے امورات مین دخل ندینا اور چون وچرا نکرنا
بعد اوسکے آنحضرت میزان کے پاس تشریف لیجائینگے اور اعمال کے تولنے والون کو حکم دینگے کہ
اعمال میری امت کے اچھی طرح سے تولنا پھر کنارۂ دوزخ پر جا کر فرمائینگے کہ ای مالک اگر کوئی شخص
میری امت کا آئے اوسپر سختی نکیجیو جب تک کہ مین نہ آؤن آخر کو یہان تک نوبت پوہنچیگی کہ جس شخص کو ملائکہ
عذاب کے ہاتھ مین دیکھینگے جناب باری مین عرض کرینگے کہ ای بار خدایا اسکو میری التماس سے بخشدے
یا مجکو بھی اوسکے ساتھ جانیکا حکم دے ای عزیزو کچھ جانتے ہو کہ احکام الٰہی مین کیا اسرار ہین

نقل ہے کہ ایکدن جبرئیل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ جو شخص آپکی امت کا بغیر توبہ
کے مریگا درجۂ اول دوزخ مین ڈالا جائیگا یہہ سن کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت روئے اور گھر مین تشریف
لیجاکے دروازہ بند کرلیا اور نالہ و زاری مین مشغول ہوے اتنے مین حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائین
وہ بھی یہ حال سن کر دعا و زاری مین آپکے شریک ہوئین نقل ہے کہ قیامت کے دن گنہگارون کو بغیر بکریون
کے طرح دوزخ کیطرف کھدیڑینگے جوان لوگ اپنی جوانی کا افسوس کرین گے اور بوڑھے آدمی اپنے
سفید بالون سے شرمائینگے اور عورتین عاجزی سے شور و فریاد کرینگی کہ جسوقت مالک داروغہ دوزخکی نگاہ
اون پر پڑیگی پوچھیگا کہ تم کون قوم ہو کہ تمھارا منہ زرد اور آنکھین کبود نہین ہین یہہ لوگ بسبب ہیبت کے
اپنے رسول کو بھول جاینگے اور کہینگے کہ ہم وہ لوگ ہین کہ جن پر قرآن نازل ہوا تھا اور پانچوقت کی
نماز اور ایک مہینے کے روزے سال مین فرض ہوے تھے یہ بات سن کر مالک کہیگا کہ یہ احکام امت محمد صلی
صلی اللہ علیہ وسلم پر تھا اور ہو یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام جب سنینگے فریاد کرینگے
کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو اس عذاب سے بچائیے پھر مالک اونکو دوزخ مین جانیکا حکم کریگا
تب کہینگے کہ ہمکو اسقدر فرصت دے کہ ہم اپنے اوپر نوحہ و زاری کرلین تب جناب کبریا سے حکم پہنچیگا
وہ لوگ چالیس برس تک روینگے اور آنکھون مین ایک آنسو نرہیگا اور خون جاری ہوگا تب مالک
کہیگا کہ یہ رونا تمکو دنیا مین لازم تہا کہ آج تمھارے کام آتا اور موجب نجات کا ہوتا پھر مالک آگ سے
مخاطب ہو کر کہیگا کہ انکو لے جب آگ اونکے لینے کا قصد کریگی یہ فریاد کرین گے اور بآواز بلند کہینگے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ بس آگ ان کے پاس سے بھاگے گی مالک پھر آگ سے کہیگا کہ انکو
لے آگ پھر قصد نکریگی اور کہے گی کہ کسطرح سے انکو لون کہ یہ کلمہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھتے ہین
پھر مالک آگ سے کہیگا کہ لے انکو حکم خدا سے لیکن اونکا منہ اور دل جلانا چنانچہ بعضون کو زانو تک اور
بعضون کو کمر تک جلائیگی تب جناب کبریا کا حکم حضرت جبرئیل کو ہوگا کہ اسی حال وہین جا اور عاصیان
امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حال دیکھ تب حضرت جبرئیل دوزخ کے دروازے پر آئینگے مالک اون سے
سبب آنیکا پوچھیگا حضرت جبرئیل کہینگے کہ سرپوش دوزخکا اوٹھا مین گنہگاران امت

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھونگا مالک سرپوش دوزخکا اٹھائیگا حضرت جبرئیل دیکھینگے کہ تمام جسم اونکا جلگیا ہے
مگر منہ پر اثر سیاہی کا نہین اور جلنے سے محفوظ ہی وہ لوگ حضرت جبرئیل کو دیکھکر پوچھینگے کہ تم کون ہو
تمھاری صورت ان فرشتون سے مشابہ نہین ہے حضرت جبرئیل کہینگے کہ مین وہ فرشتہ ہون کہ حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پر وحی لاتا تھا جب لوگ آپکا نام سنینگے بکمال گریہ وزاری سے التجا کرینگے کہ ای جبرئیل ہمارا اسلام
آنحضرت کو پوہنچاؤ اور حال ہمارا اونکو سناؤ کہ نار جہنم نے ہمکو خاک سیاہ کردیا ہے حضرت جبرئیل پھر اونے
مقام سدرۃ المنتہی پر چلے جائینگے حکم الہی اونکو ہوگا کہ اے جبرئیل جنت مین جاکر میرا اسلام میرے دوست سے
کہہ اور اونکی امت کے گنہگارونکا حال ان سے بیان کر کہ جو تونے دوزخ مین دیکھا ہے حضرت جبرئیل
بموجب حکم خدا کے جنت مین آئینگے دیکھینگے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک خیمہ مروارید مین کہ
جسکے چار ہزار دروازے زبرجد کے ہونگے مسند عزت پر رونق افروز ہین حضرت جبرئیل کو دیکھکر
خوش ہونگے اور فرمائینگے کہ مرحبا ای بھائی جبرئیل آج کدھر تمھارا اتفاق ہوا حضرت
جبرئیل خدا کا سلام پوہنچاکر گنہگاران امت کا حال بیان کرینگے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم یہ سنتے ہی بے تامل اٹھ کھڑے ہونگے اور مقام شفاعت مین آکر عاصیون کی شفاعت
چاہینگے اللہ تعالے فرمائیگا کہ مین نے تیری خاطر سے سب کو بخشا تب آپ دوزخکی طرف تشریف لیجائینگے
مالک آپکے حکم سے دروازہ دوزخکا کھولدیگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب گنہگارونکو دوزخ سے
نکلواکر نہر آب حیوان مین غسل دلوائینگے کہ اونکا گوشت اور پوست صحیح وسالم ہوجائیگا اور خازن
بہشت سب کے واسطے حلۂ سبز لاکر حاضر کریگا اور ایک ایک براق بھی سبکی سواری کیلیئے موجود ہوگا
کہ یہ سب اسی صورت سے بکمال عزت وحرمت بہشت مین داخل ہونگے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ بِحُرْمَةِ
نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللہ تعالی نے وہ وہ نعمتین بہشت مین پیدا کی ہین
کہ دنیا مین نہ کسی نے دیکھین نہ سنین بلکہ کسی کے خیال مین بھی نہین گذرین لکھا ہے ادنی قطعہ بہشت کا
دنیا کے برابر ہوگا اور جو نعمتین کہ اوس مین مہیا ہین وہ عقل وقیاس سے افزون ہین کمترین
جنتیکو بہشت مین ستر کوشک ملینگے اور ہر کوشک مین ہزار سرا اور ہر سرا مین ہزار گھر کہ

ہر گھر مین ایک مہینے کی راہ کا فاصلہ ہوگا اور ستر ستر تخت مرصع اور ہر تخت پر ایک حور نہایت خوش جمال بیٹھی ہوگی اور ستر ستر پرستاران خوبصورت و شائستہ اوس کے سامنے کھڑی ہونگی ہر ایک کوشک کا ایک مہتمم واسطے آرایش کے موجود رہیگا اور ستر فرشتے نوبت نقارہ کی ہر کوشک کے دروازے پر بجایا کرینگے اور وہ جنتی براق پر سوار ہوکر اپنے حدود مقبوضہ کی سیر کیا کرین گے اور براق ہوا پر اوڑیگا اور ہر کوشک سے لیئے پھریگا کچھہ حاجت باگ پھیرنیکی نہوگی اسی طرح اونھتر کوشکون کی سیر کر آئیگا پھر ایک کوشک نور کا نظر آئیگا کہ اگر اوسکی روشنی دنیا مین آپڑے تو دیکھنے والون کی انکھہ خیرہ ہوجائے اوس کوشک کے خادم کمال تعظیم اور تکریم سے پیش آئینگے اور دوڑکر اوسکی رکاب چومین گے اوس کوشک مین ستر تخت ہون گے ہر تخت پر ہزار خلعت مرصع کرسیون کے اوپر رکھے ہون گے اور ہر تخت کے نناونوے پائے اور ایک پائے سے دوسرے پائے تک ایک برس کی راہ کا فاصلہ ہوگا جب مومن جاویگا کہ اوسپر قدم رکھے وہ تخت سر جھکا لیگا اور جب مومن قدم اوس پر رکھہ لیگا وہ سر اوٹھا لیگا اور بلندی اوسکی نوے برس کی راہ کی ہوگی اللہ اپنے فضل و کرم سے سب مسلمانون کو ایسا مقام نصیب کرے اور دنیا مین توفیق صوم و صلواۃ اور حج و زکواۃ کی عنایت فرمائے بحرمت محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم **مقصد چوتھا بیان مین سکرات موت اور عذاب قبر کے** بزرگونکا اس بات پر اتفاق ہے کہ کوئی تکلیف اور الم جان کندن سے زیادہ سخت نہین ہے اگر تلوار سے ٹکرے ٹکرے کرین پھر بھی تکلیف نزع کے مقابل نہوسکے چنانچہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے ترغیب جہاد مین فرمایا ہے کہ جہاد کرو راہ خدا مین اور سستی نکرو کہ سختی جان کندن کی ہزار مرتبہ ضرب شمشیر سے زیادہ ہے **نقل** شمائل ترمذی مین لکھا ہے کہ وقت جان کندن کے ایسی سختی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر گذری کہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا دیکھکر رونے لگین اور پوچھا کہ آپ پر بہت تکلیف ہے آپنے فرمایا کہ ایسی تکلیف مجکو کبھی نہوئی تھی **ایضاً** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سکرات موت لاحق ہوئی آپنے ایک پیالہ پانی کا بھرا ہوا منگایا اور بار بار اپنا دست مبارک اوسمین

تر کرکے اپنے روئے مبارک پر پھیرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اِنَّ سَکَرَاتَ المَوتِ حَقٌّ
ایضاً اور روایت ہی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب سے مین نے آنحضرتؐ کو سکرات موت کی تکلیف
مین دیکھا تمنا اس بات کی نرہی کہ جان آسانی سے نکلے اسواسطے کہ اگر آسانی مرنا دلیل مغفرت کی ہوتی
تو پیغمبر خدا پر مطلق تکلیف نہوتی دیگر مرآۃ العالمین مین لکھا ہی کہ سکرات موت اس شدت سے جناب رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر طاری ہوئی کہ رنگ چہرۂ مبارک کا کبھی سرخ ہوجاتا اور کبھی زرد ہاتھ اپنا
پانی سے تر کرکے اپنی پیشانی نورانی پر پھیرتے تھے اور فرماتے تھے کہ خدایا مدد کر میری سکرات
موت مین کبھی دہنا ہاتھ اور کبھی بایان ہاتھ دراز کرتے تھے اور اوسوقت سقف خانہ پر نگاہ کرکے
ہاتھ اٹھایا اور فرمایا کہ مَعَ الرَّفِیقِ الاَعلیٰ ناگاہ دست حق پرست زمین کیطرف مائل ہوا اور روح پر
فتوح بجوار رحمت الٰہی منتقل ہوئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ ایضاً مشکوٰۃ شریف مین لکھا ہے
کہ جسوقت بندۂ مومن باایمان مرتا ہی فرشتے رحمت کے نازل ہوتے ہین اور کفن اور خوشبو جنت سے
لاتے ہین اور اوسکے سامنے بیٹھتے ہین بعد اوسکے ملک الموت آکر اوسکے سر کے پاس بیٹھتے ہین
اور کہتے ہین کہ اے نفس پاک نکل اور چل طرف رحمت خدا کے پس روح اوسکی جسم سے نکلتی ہی جسطرح کہ
قطرہ پانی کا مشک سے نکلتا ہی اوسوقت وہ فرشتے اوس کی روحکو ملک الموت کے ہاتھ سے لیکر اوس
کفن اور خوشبو مین لپیٹتے ہین کہ اوس سے ایسی خوشبو نکلتی ہی کہ کسی نے کبھی زمین پر نہ سونگھی ہوگی
پھر اوس روحکو آسمان پر لیجاتے ہین آسمان کے فرشتے پوچھتے ہین کہ یہ کسکی روح لطیف ہے کہ تمام
آسمانون کو معطر کردیا وہ جواب دیتے ہین کہ فلانا شخص فلانیکا بیٹا ہی وہ یہ سنکر بہ تعظیم تمام پیش آکر
دروازہ آسمانکا کھول دیتے ہین اور آسمان کے فرشتے اوسکے ہمراہ ہوتے ہین اسیطرح ساتوین آسمان
تک پہونچتے ہین تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ لکھو نام اس میرے بندیکا علیین مین اور لیجاؤ اسکی روح
بدن مین اسواسطے کہ یہ زمین سے پیدا ہوئی ہی اور روز قیامت کے اسکو زمین سے اوٹھاونگا فرشتے
پھر اوسکی روحکو اوس کے جسم مین لاکر ڈالتے ہین پھر دو فرشتے قبر مین آکر مردیکو بٹھاتے ہین اور
پوچھتے ہین کہ تیرا پروردگار کون ہی وہ جواب دیتا ہی کہ اللہ پھر پوچھتے ہین کہ تیرا دین کیا ہے

وہ کہتا ہے دین اسلام پھر پوچھتے ہین کہ کیا جانتا ہے تو اوس شخص کو کہ تم مین پیدا ہوا تھا واسطے ہدایت کے
وہ کہتا ہے کہ وہ رسول اللہ ہے پھر سوال کرتے ہین کہ تو نے کیونکر جانا کہ وہ رسول اللہ ہے وہ کہتا ہے
کہ کتاب اللہ اوسنے پوہچائی اور سنائی اور مین نے اوسکی تصدیق کی بعد اوسکے آسمان سے آواز
آتی ہے کہ سچ کہتا ہے بندہ میرا بہشت سے فرش لاکر اوسکی قبر مین بچھاؤ اور ایک دروازہ بہشت
کا اوسکی قبر کی طرف کھولدو کہ ہوائے خوش بہشت کی اوسکی قبر مین آیا کرے اور قبر اوسکی اتنی وسیع
ہوجاتی ہے کہ جہان تک اوسکی نگاہ پوہنچے بعد اوسکے ایک شخص نہایت خوبصورت اچھے کپڑے
پہنے ہوئے اور خوشبو لگائے ہوئے آتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ خوشخبری ہو تجکو کہ یہ دن وہ ہے
کہ اللہ تعالے نے تجھسے وعدہ کیا تھا وہ پوچھیگا کہ تو کون ہے کہ تیرے دیکھنے سے روحکو نہایت فرحت
ہوتی ہے وہ کہیگا کہ مین تیرے اعمال صالح ہون تب یہ مردہ کہتا ہے کہ الٰہی قیامت جلد قایم کر کہ
مین پھر زندہ ہون اور میرے عزیز و اقربا مجکو دیکھین کہ اللہ تعالے نے مجھپر ایسی عنایت کی اور جب
بندہ کافر مرتا ہے نازل ہوتے ہین اوسپر فرشتے بدصورت سیاہ رنگ اور اونکے پاس ٹاٹ
ہوتا ہے اوس کے سامنے بیٹھتے ہین بعد اوسکے ملک الموت اوسکے سر کے پاس آکر بیٹھتے ہین
اور کہتے ہین نکل اے جان پلید اور چل طرف غضب اللہ کے اوسوقت اوسکی روح چھپتی پھرتی
تمام بدن مین اور نہین چاہتی کہ جسم سے نکلے اوسوقت ملک الموت اوسکو کمال شدت سے اور
تکلیف سے کھینچتے ہین کہ جیسے گرم سیخ کو بھیگے ہوئے نمدے سے بزور کھینچتے ہین اور ریزے
اوس نمدے کے سیخ مین لپٹ کر آتے ہین پھر وہ فرشتے ایک لحظہ ملک الموت کے پاس نہین
چھوڑتے ہین اور ٹاٹ مین لپیٹتے ہین اور ایسی بدبو نکلتی ہے کہ اگر دنیا مین وہ بو آجائے تو ساری
دنیا سڑ جائے جب ارادہ آسمان کے لیجانیکا کرتے ہین فرشتے کہتے ہین کہ یہ کیسی روح خبیث ہے یہ فرشتے
اوسکا نام کمال حقارت سے لیکر کہتے ہین کہ فلانا ہے اور دروازہ آسمان کے نہین کھولتے پھر اللہ تعالے
فرماتا ہے کہ نام اسکا سجین مین لکھو اور سجین ساتوان طبقہ دوزخکا ہے نیچے زمین کے پھر اوسکی روحکو
اوسکے بدن مین پھینک دیتے ہین تب دو فرشتے اوسکی قبر مین آکر اوسکو بٹھاتے ہین اور پوچھتے ہین

کہ دین تیرا کیا ہے پھر پوچھتے ہین کہ مین نہین جانتا اور کہتا ہے کہ ہائے ہائے کرتا ہے کون ہے رب تیرا یہ
پوچھتا ہے کہ پیدا ہوا کہ جو تم مین واسطے ہدایت کے پیدا ہوا ہے اوس شخص کو پہچانتا ہے پھر پوچھتے ہین کہ مین نہین جانتا یہ کہتا ہے کہ
وہ اسی طرحسے ہائے ہائے کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مین نہین جانتا پھر آسمان سے ایک آواز آتی ہے
کہ یہ جھوٹا ہے پس اوسکی قبر مین آگ بچھاتے ہین اور ایک دروازہ دوزخکا اوسکی قبر کی طرف کھول دیتے
ہین کہ اوسکی لپٹ اوسکو پہونچا کرتی ہے اور قبر اتنی تنگ ہوجاتی ہے کہ پسلیان اوسکی ادھر سے
ادھر نکلجاتی ہین ایک شخص نہایت بدصورت بدبو اوسکے پاس آتا ہے اور کہتا ہے افسوس کرتا ہے
حال پر کہ تونے جو دنیا مین کیا تھا اور اللہ نے اوسکی سزا کا وعدہ کیا تہا وہ دن یہی ہے تب پوچھتا ہے
کہ تو کون ہے کہ تجہکو دیکھکر مجھے شرم آتی ہے وہ کہتا ہے کہ مین تیرے اعمال بد ہون پھر یہ تمنا کرتا ہے
کہ الہی ابھی قیامت قایم نہو کہ میرے خویش اقربا مجھکو اس حال مین نہ دیکھین اور مین انکے سامنے شرمندہ
ہون **نقل** ہے کہ حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ ایکدن وعظ کہتے تہے اوس مجلس مین ایک کفن چور بھی
موجود تہا اوسنے خوف خدا سے اپنے فعل بد سے توبہ کی لوگون نے اس سے پوچھا کہ تونے کتنی قبرین کھودین
اور کتنے مسلمانونکا منہ تونے قبلے کی طرف سے پھرا ہوا پایا اور کتنونکا قبلے کیطرف اوسنے کہا کہ
مین نے بیس برس یہ پیشہ کیا ہے اس مدت مین سات ہزار قبرین مسلمانون کی کھولین تین سو آدمی کا منہ
مین نے قبلے کیطرف دیکھا ہے اور باقی سبکا منہ قبلے کے رخسے پھرا پایا ای عزیزو مسلمان کو مناسب ہے
کہ عذاب قبر اور سوالات نکیرین کے برحق جانے اور اپنے تئین گناہون سے بچائے کہ اوسوقت پھر کوئی کام
نہین آتا ہمیشہ جہان تک ہو سکے فکر آخرت کیا کرے **نقل** ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ جو شخص موت کو بہت یاد کریگا اور توشۂ آخرت کے سامان و سرانجام مین بہت مشغول ہوگا بعد مرنے کے
اپنی قبر کو باغ پائیگا باغہائے جنت سے اور وہان ایک صورت نظر پڑیگی چاند سے زیادہ خوبصورت اور مشک سے
زیادہ معطر یہ شخص اوس سے پوچھیگا کہ تو کون ہے وہ جواب دیگا کہ مین تیرے اعمال نیک ہون اور اخلاق
حمیدہ ہون اس خانۂ پر وحشت مین تیری غمگساری کے لیئے آیا ہون اور اس تاریک مکان مین قیامت تک
چراغ رہونگا وہ بندہ خوش ہوکر کہیگا کہ کاش قیامت جلد آئے تو میرے خویش و اقربا مجکو دیکھین کہ اللہ تعالے

نے تیرے حال پر ایسی عنایت فرمائی اور جو شخص موت کو بھول کر تمام ہمت اپنی طلب دنیا مین اور حرص
مال و متاع مین مصروف رکھیگا اور توشۂ آخرت سے غافل رہیگا تو وہ اپنی قبر کو ایک غار پائیگا غار
ہائے دوزخ سے اور مونس اور رفیق اوس کے آتش دوزخ جلانیوالے اور ایذا پہچانیوالے ہونگے
اور کہینگے کہ ای بدبخت ہم تیرے اعمال بد ہین **نقل** ایک جماعت نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا کہ یا رسول اللہ کس شخص کو ثواب شہید کا ملتا ہے آپنے فرمایا کہ جو شخص ہر روز اپنی موت کو بیس بار
یاد کرتا ہے اوسکو شہید کا ثواب ملتا ہے **دیگر** حدیث شریف مین آیا ہے کہ جتنی فہمید انسان مین ہے
اگر حیوانات مین ہوتی کبھی خوف الہی سے موٹے نہوتے **دیگر** حسن بصری ہمیشہ ذکر قبر اور قیامت
کی باتین کیا کرتے تھے اور ربیع حتم نے اپنے گھر مین قبر کھودی تھی ہر روز دو مرتبہ اوسمین لیٹا کرتے
کہ موت فراموش نہوجائے **دیگر** پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجکو اپنی امت مین دو باتکا
ڈر ہے ایک یہ کہ خواہش نفسانی مین مبتلا ہون دوسرے یہ کہ زندگانی دراز کی امید نکرین جسکے دلمین
یہ سمایا کہ عمر میری بہت ہوگی اور نوبت مرنیکی دیر مین پوہنچے گی اوس شخص سے عمل نیک ظہور مین
نہ آئینگے **دیگر** رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کو تشریف لیجاتے بعد فراغ کے
جب تک پانی نملے آپ تیمم کرتے کہ شاید پانی کے پہونچنے تک زندگی وفا نکرے **دیگر** حضرت
عیسی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ غم روزی کا نکھایا کر اگر کل تک زندہ رہیگا اللہ روزی بھی دیگا
نقل اسود اجنی نماز مین دہنے بائین دیکھا کرتے کسی نے کہا کہ نماز مین ادہر اودھر دیکھنا جائز نہین
ہے جواب دیا کہ مین یہ دیکھتا ہون کہ حضرت عزرائیل کیدہر سے آئے **نقل** رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ پانچ چیزون کو غنیمت جانو ایک جوانی کو قبل پیری کے دوسرے تندرستی کو قبل
بیماری کے تیسرے تونگری کو قبل محتاجی کے چوتھے فراغت کو قبل مشغولی کے پانچوین زندگی کو
قبل موت کے **نقل** ایک روز داؤد طائی جلد جلد چلے جاتے تھے کسی نے پوچھا کہ آج اتنے جلد کیون
جاتے ہو بولے لشکر شہر کے باہر میرا منتظر ہے جب تک مین نجاؤنگا وہ نہ اٹھین گے اوسنے کہا کہ
ہمکو تو کوئی لشکر نظر نہین پڑتا کیا تم دیوانے ہوا اونہونے کہا کہ مین گورستان کے مردونکو کہتا ہون

نقل ہے ابو موسی اشعری بڑھاپے مین نماز بہت پڑھتے اور ہردم عبادت مین مشغول رہتے کسی نے
کہا کہ اس عمر مین اتنا رنج اور مشقت کیون اوٹھاتے ہو فرمایا کہ جب دو شخص گھوڑے دوڑاتے ہین تو ہر ایک کوشش
کرتا ہی کہ مجھکو سبقت حاصل ہو اور گھوڑا میرا اڑجائے مین بھی آخر عمر مین سعی کرتا ہون کہ مردان طریقت
سے پیچھے نہ رہجاؤن اور بازی نہ ہارجاؤن نقل ہی حضرت یوسف علیہ السلام کو کنوئے مین ڈالا اور
بھائی اون کے اون کو تنہا چھوڑکر چلے گئے حضرت جبرئیل بہشت سے پیرہن لائے اور اونکو پہنایا
جسوقت ہمکو گور تنگ مین چھوڑینگے اگر حضرت یوسف کیطرح زندگی ہوگی تو حلے بہشت کے ملینگے
اور اگر نمرود کیطرح منکر اور بے ایمان مرے تو دوزخکے ٹاٹ مین لپیٹے جائینگے نقل ایکدن سید
عالم صلی اللہ علیہ وسلم گورستان بقیع کی سیر فرماتے تھے ناگاہ ایک قبر سے آواز آہ نالے کی
آپنے سنی کہ مردہ اوسکا زبان سے کہتا ہی اَلنَّارُ عَنْ یَمِیْنِیْ وَالنَّارُ عَنْ شِمَالِیْ وَالنَّارُ عَنْ
تَحْتِیْ وَالنَّارُ عَنْ فَوْقِیْ یعنی چارون طرف سے مجھے آگ نے گھیرا ہے اور عذاب سخت مین گرفتار
ہون حضرت نے حکم منادی کا دیا کہ جن لوگون کے عزیز و اقربا اس گورستان مین دفن ہون
وہ سب حاضر ہون سب لوگ اطراف مدینہ کے حاضر ہوئے اور اپنے اپنے مردونکی قبر پر کھڑے ہوئے
مگر اوس قبر پر کوئی نہ کھڑا ہوا آپنے پھر منادی حکم دیا تب ایک عورت بہت بوڑھی عصا ہاتھ
مین گرتی پڑتی آئی اور اوس قبر پر کھڑی ہوئی آپنے ارشاد کیا کہ یہ قبر کسکی ہی اوسنے عرض کیا
یارسول اللہ یہ قبر میرے بیٹے کی ہی چالیس برس ہوئے کہ یہ مرا آپنے فرمایا کہ یہ شخص سخت عذاب
مین گرفتار ہے اسکا عمل دنیا مین کیا تھا اور کیا کام کیا کرتا تھا اوسنے کہا کہ مین اس سے بہت ناخوش
تھی اور یہ مجھکو نہایت اذیت دیا کرتا تھا آپنے فرمایا کہ اب تو اوسکی خطا سے درگذر اور معاف کر
وہ انکار کرتی تھی اوسوقت آپنے دعا کی کہ عذاب اوسکا اس پیرزن کو دکھادے خدا کی حکم سے
حجاب قبر کا اوسکی انکھون سے اوٹھ گیا دیکھتی ہی کہ تمام قبر اوسکی آگ سے بھری ہی یہ دیکھکر وہ بہت
روئی اور چلائی اور کہنے لگی کہ خداوندا مین اس سے راضی ہوئی تو بھی اپنا کرم کر اور بخشدے اوسیوقت
وہ عذاب اوسکا موقوف ہو گیا اور آگ سرد ہو گئی اے عزیز و ماں باپ کی نارضامندی بہت بری بات

ہی اور آدمی عذاب سخت مین گرفتار ہوتا ہی استرضای والدین مین جہان تک ممکن ہو آدمی کوشش
کرے ایضاً حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب میکو قبر مین رکھتے ہین تو گور کہتی ہی کہ ای فرزند آدم
تو دنیا مین کیا مغرور رہتا اور یہ نہین جانتا تھا کہ مجکو اس گھر مین کہ طرح طرح کے کیڑون سے بھرا ہی آنا
پڑیگا کہ مجھپر کس ناز و غرور سے گذر کرتا تھا او تبختر سے چلتا تھا ایضاً اور حدیث مین آیا ہی کہ
جب مردے پر قبر مین عذاب ہوتا ہے تو یہ اپنے ہمسایون کو پکارتا ہی اور کہتا ہی کہ تم لوگ پیچھے
رہ گئے ہو کیون عبرت نہین کرتے اور تمھین مہلت عبادت کی حاصل ہی کیون قصور کرتے ہو
اور یہ بھی حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو شخص مردے کے جنازیکے ساتھ جاتے ہین مردہ
انکے پائون کی آواز سنتا ہی اور یہ بھی حدیث شریف مین آیا ہی کہ گنہگار کی قبر مین دو جانور
مسلط ہوتے ہین ہر ایک کے ہاتھ مین آگ کا گرز ہوتا ہی قیامت تک دونون طرف سے مارتے ہین
اور ان جانورون کے نہ آنکھ ہوتی ہی نہ کان کہ اسکا حال دیکھکر رحم کرین یا اوسکی فریاد و زاری
سن کر ترس کھائین ایضاً حدیث شریف مین آیا ہی کہ کافر کی قبر مین ننانوے اژدھے
ہوتے ہین اور ہر اژدھے کے ساتھ ننانوے ننانوے سانپ یہ سب اوس کو کاٹتے ہین
اور قیامت تک اسی عذاب مین گرفتار رہتا ہی ایضاً حدیث شریف مین آیا ہی کہ آخرت
کے سفر کی بہت منزلین ہین اون مین سے منزل اول قبر اگر یہ منزل آسانی سے کٹی تو سب منزلین آسان
ہو جاتی ہین اور اگر یہ منزل اول دشوار ہوگئی تو اور سب بھی دشوار ہو جاتی ہین نقل سلطان
ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ بادشاہی چھوڑکر گورستان مین کیون بیٹھے
رہتے ہو اور مردون سے صحبت رکھتے ہو فرمایا کہ مین نے اہل دنیا کو چار قسم پر پایا بعضے مرگئے
ہین اور بعضے جیتے ہین اور دنیا مین موجود ہین اور بعضے ماں کے پیٹ مین اور بعضے
باپ کی پیٹھ مین آنے کے مستعد جو کہ مرگئے ہین وہ قبرون مین چلاتے ہین کہ ای باقیماندہ
ہم لوگ بغیر تمھارے قیدخانہ لحد مین گرفتار ہین تم آجکو تو قیامت برپا ہو اور ہم اس تنگی اور
تاریکی سے مخلصی پائین اور جو کہ پشت پدر اور رحم مادر مین ہین وہ کہتے ہین کہ دنیا کے رہنے

والے عدم کو جلد کیون نہین جاتے اور دنیا ہمارے لئے کیون نہین خالی کرتے غرض ایک طرف
سے بھگاتے ہین اور دوسری طرف کو بلاتے ہین اِس صورت مین کسطرح ترک دنیا نکرون اور
ملک آخرت کا طالب ہوون کہ ملک وہان کا بیزوال اور بادشاہ اُس ملک کا لایزال ہی بہت
بادشاہ زمانے کے مرگئے اور کچھ نام و نشان اونکا باقی نرہا موت عجب راہ ہی کہ امیر و وزیر و درویش
تونگر غنی فقیر خواجہ غلام سب اِس راہ مین چلتے ہین جس نے شربت زندگانی کا پیا ضرور ہے
کہ زہر موت کا بھی چکھے خوشا حال اون لوگونکا کہ قبل مرنیکے ترک ماسوی اللہ کر کے راضی
اور مستعد کوچ کے رہین **نقل** حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب کسیکا بیٹا یا بیٹی مرتی ہی حق
تعالے ملک الموت سے خطاب فرماتا ہی کہ میرے بندے کے فرزند کی روح تو نے قبض کی اوسکو
کسطرح صبر پایا اوسنے کہا کہ خداوندا تیرا شکر اور حمد کرتا تھا اور کہتا تھا انا للہ وانا الیہ
راجعون تب حکم ہوتا ہی کہ ایک گھر اس بندے کے لئے جنت مین بناؤ اور نام اوسکا خانہ
حمد رکھو **نقل** حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو مومن اور مومنہ داغ فرزند پر صابر اور
شاکر رہے قیامت کے دن اللہ تعالے جبرئیل علیہ السلام سے فرمائیگا کہ ان سب کو حاضر کرد
اور جنت مین لیجاؤ **نقل** اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ لڑکا معصوم قیامت کیدن
دروازہ بہشت کا پکڑ کے کھڑا ہوجائیگا کہ خداوندا جب تک میرے مان باپ بہشت مین نہ
جالین دوسرا کوئی نہ جائے اللہ تعالی فرمائیگا کہ مجکو اون سے حساب کرنا ہی تب وہ لڑکا
کہیگا الٰہی میرا بھی کچھ تجھسے حساب ہے حکم ہوگا کہ تو مجھسے کیا حساب رکھتا ہی وہ عرض کریگا کہ الٰہی
تو رحیم و کریم ہی اگر تجھسے عرض حساب نکرون کس سے کہون اول یہ کہ تو مجکو گوشہ عدم سے صحرائے
وجود مین لایا اور تو نے مجھے مان کے پیٹ مین قید رکھا پھر بہزار تکلیف پیدا کیا ہنوز مین نے تماشا
زندگانی سے ثمرہ جوانی کا نکھایا اور کچھ لطف زیست کا نہ اوٹھایا کہ حضرت عزرائیل نے مجکو ملک
عدم دکھایا اور شربت موت کا چکھایا باوجود اس عاجزی اور بیچارگی کے مین تجھسے راضی اور خوش
ہون تو بے نیاز اور بندہ نواز ہی اگر میری التماس سے میرے مان باپ کو بخشدے نہایت

ور پروری ہے اوسوقت حق تعالیٰ دو فرشتے اوسکے ماں باپ کی صورت اوسکے پاس بھیجیگا تب پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم بتقاضائے کمال شفقت اور امت نوازی کے بہشت کے دروازے پر تشریف
لائینگے اور فرمائینگے کہ اے لڑکے یہ دونوں تیرے ماں باپ نہیں ہیں وہ کہیگا کہ یا رسول اللہ میں نہیں جانتا
آپ فرمائینگے کہ اونکو سونگھ اور بوی شفقت پدری و مادری سے معلوم کر جب وہ سونگھے گا چلائیگا
کہ الٰہی یہ میرے ماں باپ نہیں ہیں پوچھا جائیگا کہ تونے کیونکر جانا وہ عرض کریگا کہ انسے بوے شفقت
پدری نہیں آتی اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ تو سچ کہتا ہے ماں باپ تیرے دوزخ میں ہیں تیری خاطر میں نے
انکو بخشا جا دوزخ سے اونکو نکال لا تب دروازہ دوزخ پر جاکر اپنے ماں باپ کو جہنم سے نکال
کے اپنے ساتھ جنت کو لیجائیگا **ایضاً** حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد
علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ تو نہیں جانتا کہ جو مصیبت میرے بندیکو دنیا میں پونہچتی ہے اور وہ اوس پر
صبر اور شکر کرتا ہے عوض اوس کے ثواب عظیم عنایت کرتا ہوں یہانتک کہ اگر کسی پاؤں میں
کانٹا چبھتا ہے اوسکی جزا میں گل مراد شگفتہ پاتا ہے اور غور کر کہ جو شخص اپنے تن نازنین کو گرد و
غبار سے پاک صاف رکھتے تھے وہ لوگ گور تنگ تاریک میں آپڑے اور جسم اونکا کیڑوں کی خوراک
ہوا پھر کیونکر اونکے حال پر شفقت اور عنایت نکروں اور عوض اوس رنج شدائد کے درجات
عالی دیکر جنت میں داخل نکروں **ایضاً** حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسلمان اکثر بیمار رہتے
ہیں وہ قیامت کیدن اپنے مرتبے دیکھکر کہینگے کہ کاش ہم دنیا میں ایکدم بھی تندرست نرہتے تو
اس سے زیادہ ہمکو مرتبہ حاصل ہوتا **نقل** عمران حصین کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مجھپر کمال عنایت فرماتے تھے اور بہت التفات کرتے تھے ایکدن مجھسے فرمایا کہ فاطمہ بیمار ہے
میں اوسکی عیادت کو جاتا ہوں تو بھی میرے ساتھ چل جب دروازے پر پہونچے حضرت فاطمہ نے پوچھا
کون ہے آپنے فرمایا کہ میں ہوں محمد تیرا باپ کہا تشریف لائیے آپ نے فرمایا کہ عمران بھی میرے
ساتھ ہے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے پاس سوائے ایک پرانے کمل کے اور کوئی کپڑا نہیں ہے آپ نے
فرمایا وہی کمل اپنے بدن پر لپیٹ لے تو آپنے اس کمل سے تمام جسم اپنا چھپا لیا مگر سر کھلا رہا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ردائے مُبارک پھینک دی کہ اس سے اپنا سر چھپا لو بعد اوس کے
آپ اندر تشریف لیگئے اور پوچھا کہ ای فرزند کیا حال ہی عرض کیا کہ یا رسول اللہ ظاہر مین تپ کی
بیماری ہی اور اصل مین بھوک کی شدت سے یہ حال ہی آنحضرت روئے اور فرمایا کہ ای فرزند مین نے
بھی تین دنسے کچھہ نہین کھایا اور نہ کچھہ میسر ہوا آج دنیا مین اس بھوک اور بیماری اور برہنگی پر صبر
کر کل قیامت کیدن اوسکی عوض اللہ تعالےٰ درجے عنایت کریگا کہ تو بہت خوش ہوگی اسی وقت
حضرت جبرئیل آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ خدا تعالیٰ فرماتا ہی کہ میرے دوست کو میرا سلام
کہہ اور کہدے کہ اگر تجکو منظور ہو تو تمام پہاڑ روی زمین کے تیرے واسطے سونے کے کر دون
آپنے کہا کہ مجھے منظور نہین دنیا سرای فانی ہی چند روزہ زندگانی کے لئے مال جمع کرنا غافلون کا
کام ہی **نقل** حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایکدن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جناب
کبریا سے عرض کیا کہ خداوندا سب مقامون مین کونسا مقام تیرے پسند ہی اور تو اوسکو سب سے زیادہ
دوست رکھتا ہی خطاب ہوا کہ خطیرۃ القدس حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ الٰہی اوسمین کون
لوگ رہتے ہین فرمایا کہ وہ مقام اُن شخصون کا ہی کہ جب اون پر بلا بھیجتا ہون صبر کرتے
ہین اور جب اونکو نعمت دیتا ہون شکر کرتے ہین اور جو کوئی اون مین سے مرتا ہی کہتے ہین
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ **نقل** حدیث شریف مین آیا ہی کہ مسلمان بیمار کے نالہ و آہ کا
ثواب تسبیح کے برابر ہی اور فریاد اوسکی تہلیل کے برابر اور سانس لینا اوسکا صدقہ ہی اور خواب
اوسکی عبادت اور کروٹ لینا جہاد ہر دم اس کے حسنات لکھے جاتے ہین جب صحت پاتا ہی خوش
و خرم ہوتا ہی اور اگر مر جاتا ہی مغفور اور مقبول مرتا ہی **نقل** حدیث شریف مین آیا ہی کہ
عاشقان الٰہی کو ہر مصیبت اور زحمت پر ایسا اجر اور ثواب ملتا ہی کہ مزہ اوسکا اونھین کا
دل جانتا ہی الٰہی صدقہ اپنے رسول مقبول کا اس گنہگار کا بھی خاتمہ بخیر کر اور سکرات موت
اور عذاب قبر سے محفوظ رکھہ **مقصد پانچوان بیان مین حقوق مسلمانون**
کے بایکدیگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کے

بائیسں حق ہین اوّل یہ کہ جو کچھہ اپنے اوپر گوارا نکرے دوسرے پر بھی روا نرکھے دوسرے یہ کہ کسی مسلمان سے غرور اور تکبر نکرے کہ اللہ تعالی متکبر کو دشمن رکھتا ہے اور پیغمبر صادق نے فرمایا ہے کہ نہ داخل ہوگا جنت مین جسکو ذرا بھی تکبر ہوگا آدمی کو چاہئیے کہ کسیکو بنظر حقارت نہ دیکھے کہ اللہ کے دوست اوس کے بندون مین چھپے ہوتے ہین کہ نظر ہر ایک کی اون پر نہین پڑتی تیسرے یہ کہ بات نمام اور چغل خور کی کسی کے حق مین قبول نکرے اور سمجھے کہ نمام اور غماز فاسق ہوتا ہے اور پیغمبر خدا نے فرمایا ہے کہ نمام پر بہشت حرام ہے ایسے شخص سے دور رہنا اور اسکو جھوٹا جاننا چاہئیے اور جو شخص اور کسی کی بدی تجھسے کہیگا ضرور ہے کہ تیری بھی بدی دوسرے سے کہیگا چوتھے یہ کہ کسی پر بہتان نکرے اور تین دن سے زیادہ کسی مسلمان کا کینہ دل مین نرکھے سب سے بہتر اللہ تعالی کے نزدیک وہ شخص ہے کہ اپنے بھائی مسلمان پر سلام علیک کرے اور اخلاق سے پیش آئے حق تعالی فرماتا ہے کہ مین نے درجہ یوسف کا اسی سبب سے بڑہایا کہ اپنے بھائیون سے انتقام نہ لیا پانچوین یہ کہ سب پر احسان کیا کرے اور نیک اور بد مین فرق نسمجھے کہ احسان کا عوض احسان ہے کسی پر ہو چنانچہ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین ؎

بہر نیک و بد بذل کن سیم و زر ٭ کہ آن کسب خیر است واین دفع شر ٭ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہترین آدمیون کا وہ شخص ہے کہ کسیکو نفع پونہچاوے اور بدترین انسان وہ آدمی ہے کہ جس سے کسیکو نقصان پونہچے چھٹے یہ کہ بوڑھونکی حرمت اور عزت کرے اور لڑکون سے شفقت و محبت پیش آئے جو شخص سفید بالون والے کی حرمت اور بچون پر شفقت نکریگا وہ میری امت مین نہین لکھا ہے کہ جب اصحاب اپنے لڑکون کو واسطے نام رکہنے کے یا دعا کرنے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاتے آپ اون کو اپنی گود مین بٹھا لیتے اور جب کوئی لڑکا آپ پر پیشاب کر دیتا اور باپ اوسکا چاہتا کہ اس لڑکیکو آپ کی گود سے جلد لے لون آپ فرماتے کہ کچھہ مضایقہ نہین سختی اور درشتی سے مت بولو اور مہربانی کرو میرے کپڑے پانی سے پاک ہو جائینگے انکا دل جھڑکنے سے ملول

سعدی فرماید ؎ ہر کہ عیب دگران پیش تو آورد و شمرد ٭ بیگمان عیب تو پیش دگران خواہد برد

ہوگا ساتوین یہ کہ ہر شخص سے بکشادہ پیشانی اور شگفتہ روئی پیش آیا کرے اور اللہ تعالے خندہ روسے خوش ہوتا ہے اور بہشت مین داخل کرتا ہے ترش رو کج خلق سے ناراض رہتا ہے آٹھوین یہ کہ کسی وعدہ خلافی نکرے جس شخص سے جو وعدہ کرے اوسکو وفا کرے لکھا ہے کہ جس شخص مین یہ تین خصلتین ہون وہ منافق ہے اگرچہ نماز گذارا اور روزہ دار ہو پہلے جھوٹ دوسرے وعدہ خلافی تیسرے چوری اور جب آپسمین کسی بات پر تکرار ہو گالی مدو اور نماز نہ چھوڑو کہ یہ معاملہ اہل اسلام نہین کرتے نوین یہ کہ ہر شخص کی حرمت اوس کے رتبے کے موافق کیا کرو کہ جسکی عزت مخلوق مین زیادہ ہو اوسکی حرمت زیادہ کرنا چاہیے مثلاً اگر سردار اور بہتر قوم کا تم سے ملے اوسکی عزت اور اکرام بہت کرنا چاہیے نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کسی سفر مین کھانا تناول فرماتی تھین ایک محتاج کو دیکھکر اوس کو روٹی دلادی بعد اوس کے ایک سوار آیا آپنے اوسکو بلا کے بہت حرمت سے بٹھایا اور کھانا کھلایا کسی نے کہا کہ آپنے کسی محتاجکو نہ بلایا اور تونگر پر یہ کرم فرمایا ارشاد کیا کہ حق تعالے نے ہر ایک کو ایک درجہ دیا ہے اوس کے رتبے کے موافق اوس سے سلوک کیا چاہیے محتاج آدمی ایک روٹی سے خوش ہوجاتا ہے اور تونگر بہت احسان سے خوش ہوجاتا ہے دسوین یہ کہ اگر دو آدمیون مین خصومت ہو کوشش کرکے صلح کرادے کہ دو مسلمان مین صلح کرادینا اوس ہزار رکعت نفل سے بہتر ہے گیارھوین یہ کہ عیب مسلمانکا چھپائے جو کوئی دنیا مین کسیکا عیب چھپائیگا اللہ تعالی آخرت مین اوس کے گناہ چھپائیگا اگرچہ پہاڑ سے زیادہ ہون بارھوین یہ کہ اپنے تئین تہمت سے محفوظ رکھے اور دوسرون کو بدگمانی مین نہ ڈالے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آخر ماہ رمضان مبارک مین اپنی زوجہ مطہرہ صفیہ خاتون سے مسجد مین باتین کرتے تھے دو شخص اودھر سے گذرے آپنے بلا کر فرمایا کہ یہ عورت میری زوجہ ہے انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ پر کسکو گمان بد ہوگا فرمایا کہ شیطان آدمی کے جسم مین مانند خون کے ہر رگ وپے مین ساری ہے تیرھوین یہ کہ جسقدر آدمی کو رتبہ اور منصب حاصل ہو حکام وقت سے سعی اور سفارش

مظلومون کی کیا کرے اور حدیث شریف مین آیاہی کہ شفاعت مومن کی اس طرح ہیر
کرنا کہ خون ناحق نہو اور کوئی بیگناہ مارا نجائے یا کوئی مسلمان رنج اذیت نہ پائے بہتر ہے
ستر حج نفل سے چودھوین یہ کہ اگر کوئی کیسکی بدی کرے اور وہ حاضر نہو چاہیے کہ اوسکی طرف
آپ جواب معقول دے اور اوسکو اوس ہیچ مدتی سے بچائے کہ اوسکی عوض مین وقت حاجت اور
ماندگی کے اللہ تعالے اوسکی مدد کریگا پندرھوین یہ کہ اگر اتفاقاً کسی بد کی صحبت مین گرفتار
ہو جائے زمی اور چرب زبانی سے اپنے تئین خلاص کرے سختی اور درشتی نکرے پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی بہت حرمت کی جب وہ چلا گیا اصحابون نے عرض کیا
کہ یا رسول اللہ یہ کون بزرگ تھا فرمایا کہ یہ بدگو تھا مین اوسکی عزت اسواسطے کی کہ میرے
بدی نکرے جو چاہیے کہ اپنے تئین بدگوئی اور غیبت سے بچائے بدگو کے ساتھ حسن سلوک
سے پیش آئے اس سے بہتر کوئی تدبیر نہین سولھوین یہ کہ مسکینون اور محتاجون کی صحبت
سے عار اور کنارہ نکرے موسی علیہ السلام مسکینون کو بہت دوست رکھتے تھے اور کسی
نام کو مسکین سے زیادہ پسند نکرتے جو کوئی اپنے تئین مسکین کہتا اوس سے نہایت خوش ہوتے
اور جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی مناجات مین فرمایا ہی کہ الٰہی جب
تک زندہ رہون مسکین رہون اور وقت مرنیکے بھی مسکین رہون اور روز قیامت کے
بھی مجکو زمرۂ مساکین مین محشور کر سترھوین یہ کہ اول سب پر سلام علیک مین سبقت کرے
حدیث شریف مین آیاہی کہ جب دو شخص آپس مین سلام علیک کرتے ہین سو رحمتین اللہ کی
اون پر نازل ہوتی ہین نوے اوس پر جو پہلے سلام کرتا ہی اور دس جواب دینے والے پر
اور جب کوئی دست بوسی یعنی مصافحہ کرتا ہی اوسوقت بھی ستر رحمتین نازل ہوتی
ہین خندان رو اور کشادہ پیشانی پر اونتہتر اور طرف ثانی پر ایک اٹھارھوین یہ کہ جب
چھینک آئے الحمد للہ کہے اور سننے والا یرحمک اللہ کہے اونیسوین یہ کہ بیمارون کی
عیادت کیا کرے دور ہو یا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو کوئی

بیمار کی عیادت کرتا ہے اور پوچھنے کو جاتا ہے گویا جنت مین بیٹھتا ہے اور جب پھرتا ہے ستر ہزار
فرشتے متعین ہوتے ہین کہ اس شخص کیواسطے بخشش اور امرزش چاہتے ہین اور جو مومن
بیمار ہوتا ہے گناہ اوس کے ایسے معاف ہوتے ہین کہ جسطرح جیسے خزان مین پت جھاڑ ہوتا ہے
بیسوین یہ کہ ہر مسلمان کے جنازے کے ساتھ جایا کرے حق تعالے نے تورت مین فرمایا ہے
کہ جو کوئی جنازے کے ساتھ ایک میل راہ جائیگا اور نماز پڑھیگا اوس کو ایک قیراط کا ثواب
ملیگا اور جو شخص چار میل راہ جائیگا جو دعا مانگیگا قبول ہوگی اور نماز کے بعد دفن تک
صبر کرے دو قیراط کا ثواب ملیگا اور قیراط سے مراد مقدار کوہ احد ہے اور جنازیکے ساتھ جانا یون
چاہیے کہ پیچھے جنازیکے چلے اور نہ ہنسے اور نہ بات کرے اور احد کو یاد کرتا رہے اور آنکھین
نیچے کئے ہوئے غمگین چلا جائے اکیسوین یہ کہ مسلمانون کی قبر پر جایا کرے اور اون کے
واسطے دعائے امرزش و مغفرت کیا کرے اور سمجھے کہ جس طرح جیسے یہ مر گئے ہین مجکو بھی مرنا ہے
بائیسوین یہ کہ مسلمان کے دل کو خوش کیا کرے اور راحت پونہچائے اور درویشون کو
صدقہ دے اور حاجتمندونکی حاجت روا کیا کرے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ جو شخص کسی دردمند یا غمگین یا مصیبت زدہ کا حال دل سوزی سے پوچھتا ہے اور مقصد
اوسکا برلاتا ہے حق تعالی ہزار برس کی بندگی مقبول اوسکے نامہ اعمال مین لکھواتا ہے
اور ثواب دیگا اوس بندیکو عنایت کرتا ہے نقل ہے کہ ایک شخص خراسان سے
واسطے حج کے مکہ معظمہ کو گیا جب حج کرکے پھر آیا تب لوگون نے پوچھا کہ راہ مین کیا کیا
عجائبات دیکھے اوس نے کہا کہ مین نے ایک شہر مین ایک لوہار کو دیکھا کہ سیخ
لوہے کی آگ مین سرخ کرکے ہاتھ سے پکڑتا ہے اور ہاتھ اوسکا مطلق نہین جلتا ہے اوس سے
سبب اوسکا پوچھا اوس نے کہا کہ مین پہلے نان پز تھا ایکدن مسجد مین نماز کے لیئے گیا گیا
دیکھا کہ ایک شخص سر جھکائے ہوے مسجد مین پڑا ہے مجکو دیکھکر سر اوٹھایا اور میری
طرف مخاطب ہوا اور کہا کہ اگر کچھ کھانا موجود ہو مجکو کھلا مین نے کہا بہت خوب

ذرا صبر کیجیے کھانا حاضر کرتا ہون یہ کہکر دکان سے کھانا لایا اور ایک آبخورے مین پانی
اور ایک پیالہ دوشاب کا اوس فقیر نے کھانا کھاکر دعا دی کہ اللہ تعالی اس شخص پر آگ کو سرد
کردے بعد اوسکے جب مین دکان مین آیا اور روٹیان تنور مین لگائین جو روٹی تنور مین گر پڑ
تی تھی اوسکو ہاتھ سے اوٹھا لیتا تھا اور آگ کی گرمی مطلق محسوس نہوتی تھی مین نے
جانا کہ یہ تاثیر اوس فقیر کے دعا کی ہے اوس دن سے نان بائی کا کام چھوڑکر آہنگری اختیار
کی اس سبب سے میرا ہاتھ آگ مین نہین جلتا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ جو کوئی بقدر ایک چھوارے کے راہ خدا مین صدقہ کرے ستر رنج اور بلیات آسمان سے
محفوظ رہتا ہے جو شخص کہ مال نرکھتا ہو اوسکا مال قناعت ہے حرص کو چھوڑدے اور اگر مالدار
ہو تو چاہیے سخاوت کرے بخیل نہ بنے سخاوت ایک درخت ہے کہ جڑ اوس کی جنت
مین ہے شاخین دنیا مین جس نے شاخ پکڑی جنت کو پہونچا اور اسی طرح بخل بھی
ایک درخت ہے کہ جڑ اوسکی دوزخ مین ہے اور شاخین دنیا مین جس نے اوسکی شاخ
ہاتھ مین لی دوزخ مین جا گرا العوذ باللہ من غضب اللہ اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ اللہ تعالی سخاوت اور خلق نیک کو سب صفات بشری سے زیادہ دوست
رکھتا ہے اور حسد اور بخل کو سب سے زیادہ دشمن جانتا ہے نقل ہے کہ ایک قوم کفار جہاد مین گرفتار
ہوے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اگر یہ لوگ اسلام قبول نکرین سب کو قتل کرو
چنانچہ ان سب نے اسلام قبول نہ کیا اور قتل ہوے ایک شخص باقی رہگیا تھا کہ حضرت جبرئیل
علیہ السلام وحی لائے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ اسکو چھوڑدو نہ مارو کہ یہ شخص سخی ہے کہانا
چاہیے کہ سخی کے گھر کا کھانا دوا ہے اور بخیل کا بیماری بخیل کی روٹی سے پرہیز کیا
چاہیے نقل ہے کہ امیر المومنین حضرت امام حسن و حسین اور عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ
عنہم ایک مرتبہ بالاتفاق حج کو تشریف لیے جاتے تھے اتفاقاً اونٹ کھانیکا پیچھے رہگیا
اور بھوک نے غلبہ کیا دور سے ایک شخص کا گھر دیکھکر اوسکی طرف متوجہ ہودیے

دیکھا کہ دروازے ایک بڑھیا بیٹھی ہے فرمایا کہ ای نیک بخت تیرے یہان کچھ پانی ہے اوس
نے عرض کیا کہ موجود ہے تم سواری سے اترو اور دم لو پانی پیو یہ تینون بزرگوار اوترے اور
بیٹھ گئے اوس بڑھیا کی ایک بکری تھی اوس نے اوسکا دودھ ڈھکر پیالے مین لاکر حاضر کیا
عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ای نیکبخت ہم لوگ قریشی ہین جب حج سے پھرینگے تو کبھی مدینے
مین آئیو تیرے خدمت کا حق ادا کرینگے اوس بڑھیا نے یہ سن کر کہا کہ ای فرزند اس بکریکو ذبح
کرو جب ذبح کیا تو اوس نے پکا کر خوشی تمام آگے لاکر رکھا سب نے خوب کھایا اور کچھ باقی
رہگیا بڑھیا نے کہا کہ جو کچھ رہا ہے اوسکو اپنے ساتھ لیجاؤ راہ دور ہے خدا جانے کھانا
تمھارا کب ہو پیچھے یہ بزرگوار اپنے گھر روانہ ہوئے جب خاوند اوس بڑھیا کا آیا اور بکری کو
نہ دیکھا پوچھا کہ بکری کیا ہوئی بڑھیا نے تمام حال بیان کیا وہ بہت غصے ہوا اور کہنے
لگا کہ قوت ہمارا اوسی کے دودھ پر تھا اب اس جنگل مین کسطرح اوقات بسر کرینگے
بڑھیا نے کہا خدا رزاق ہے عوض ہر چیز کا دیتا ہے غرض کہ ایک مدت کے بعد یہ دونو
مدینے کو گئے اتفاقاً ایک کوچے سے یہ بڑھیا گذر کرتی تھی حضرت امام حسن رضی نے اوسکو پہچان
کر کہا کہ ای مادر مہربان مجکو پہچانتی ہے اوس نے کہا کہ مین اس شہر مین مسافر ہون کسیکو
پہچانتی نہین آپ نے فرمایا کہ مین وہ ہون کہ دو شخص اور میرے ہمراہ تھے اور تیرے مکان
پر گئے تھے اور تو کمال مہربانی اور شفقت سے پیش آئی تھی اور بکری اپنی ذبح کرکے ہماری
دعوت کی تھی اب تیرے حق کے ادا کرنیکا وقت ہے آپ نے ہزار بکریان منگوا کے
اوس کو دین اور ایک آدمی اوس کے ساتھ کرکے حضرت امام حسین کے پاس بھیجدیا
آپ نے بھی ہزار بکریان عنایت کین اور عبد اللہ کے پاس بھیجدیا اونھون نے بھی
ہزار بکریان دین وہ تین ہزار بکریان پاکر بہت ممنون و مشکور ہوئی دیکھو کہ یہ نتیجہ اوس
سخاوت کا ہے کہ اوس نے ایک بکری حسبۃً للہ دی تھی اللہ تعالے نے اوسکی عوض
مین تین ہزار بکریان دلائین غرض کہ بدلہ خلوص دل سے حسنات کا اللہ کی درگاہ مین

شمار سے خارج ہی خصوصاً عدم استطاعتی مین ۔ بقطار زر بخشش کم رون گنج ۔ بنا جو میر از دست رنج

مقصد چھٹا بیان مین حقوق ہمسایا اور والدین اور خویش و اقربا کے اور معاشرت جورو خاوند کے

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ پر ایمان لایا ہے اوسکو لازم ہی کہ اپنے ہمسائے کے ساتھ

سلوک نیک کیا کرے اور اوسے ناراض کرے اور کسیطرح کی اذیت نہ دے اور خوش رکھے اور منجملہ

حقوق ہمسائے کے ایک یہ ہی کہ جس کام مین تمسے مدد چاہے اوسکی مدد کیا کرو اور اوسکی حاجت

روائی مین حتی الامکان دریغ اور مضایقہ نکرو اور تمھارے مکان کے پچھواڑے اگر کوئی کوڑا ڈالا کرے

تو منع نکرو اور ہمسائے کی عزت اور ناموس کو اپنی عزت جانو اور ہمسائے کے گھر اگر موت

ہو جائے تو اوسکی تجہیز و تکفین مین مدد کرو اور اوس کے جنازے کے ساتھ گورستان تک

جاؤ اور اوس کے رنج و راحت کے شریک رہا کرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو

شخص اپنے عزیز و اقربا سے نیک سلوک سے پیش آتا ہے اور احسان کرتا ہے اور انکو راضی اور

خوشنود رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اوس کو اپنا تقرب عنایت کرتا ہے اور اوس سے خوش ہوتا ہے

اور منجملہ اخلاق کے ایک یہ بات ہے کہ جو کوئی یگانہ تمسے بیگانگی اختیار کرے اوس کو مروت اور

اخلاق سے راضی کرو اور اپ احسان کرو کہ وہ یگانگی اختیار کرے اور لونڈی غلامون کے

باب مین یہ حکم ہی کہ اونکو کھانا کپڑا اچھی طرح سے دیا کرو اور اپنے کھانے کپڑے کے مثل اونکو

کھانا کپڑا دیا کرو اور اونسے محنت شاقہ نہ لیا کرو اونکی طاقت کے موافق اون سے کام لیا

کرو اور اپنے مان باپ کو راضی رکھا کرو چنانچہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو

شخص اپنے والدین کو راضی رکھتا ہے پانسو برس کی راہ سے بوئے جنت اوس کے دماغ

مین پہونچے گی اور اطاعت مان باپ کی امورات دنیوی مین فرض ہے ایک شخص نے

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت جہاد کی چاہی آپنے فرمایا کہ تیرے والدین تیرے جانے پر

راضی ہین اوس نے عرض کیا کہ نہین آپنے فرمایا کہ بے رضامندی مان باپ کے اللہ

راضی نہ ہوگا اور حق عورت کا مرد پر یہ ہے کہ لقمہ حرام اپنی عورتکو نکھلائے اور اگر کسب حلال

رکھتا ہو نکاح نکرے اور جب اس بات کا یقین ہو کہ مین اگر نکاح نکرونگا تو مرتکب زنا کا ہو جاؤنگا تو نکاح
کرنا ضرور ہے ۔ اور اپنے عیال و اطفال کو نان و نفقہ دینا ایسا ثواب رکھتا ہے گویا راہ خدا مین صدقہ
دیا اور اپنی عورت کو نظر نامحرم سے بچائے اور جسکی دو عورتین ہون دونون کو جمیع امور مین
برابر رکھے اور اونکے ماکول و ملبوس مین فرق نکرے اور خاطرداری مین معاملہ مساوات کا جاری
رکھے اور اگر اونکی رعایت مین کوتاہی کریگا تو قیامت کے دن اوسکا منہ آدھا ٹیڑھا ہوگا اور اوس
کجی کے سبب سے اوسکی صورت نہایت بدزیب ہو جائیگی اور اگر برابر رکھنا ممکن نہو تو ایک
کو طلاق دے اور جب لڑکا پیدا ہو دہنے کان مین اذان اور بائین کان مین تکبیر تین
مرتبہ کہے اور نام لڑکے کا اچھا رکھے اور دختر کے پیدا ہونیسے مغموم نہوئے کہ اللہ نے
اس کے حق مین یہی مصلحت سمجھی ہوگی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کا ایک
بیٹی ہو اور وہ اوسکی پرورش کرے اور اوسکا بوجھ اٹھائے اور جب وہ بالغ ہو جائے اوسکا نکاح
کر دے اللہ تعالے اوسکی مغفرت کریگا اور جو شخص کہ کسی شخص کے بیٹی کے کام مین اعانت
کریگا تو وہ میرے ساتھ جنت مین جائیگا اور جو اپنے خوردسال لڑکے کو خوش کرتا ہے اور
کچھ دیتا ہے اللہ تعالے اوس کو آتش دوزخ سے بچاتا ہے اور نار جہنم کو اوس کے بدن پر حرام
کرتا ہے اور حتی المقدور جورو کو طلاق نہ دے اور طلاق دینے کو بہت برا سمجھے اور
بیوجہ اور بے سبب اپنی جورو سے آزردہ نہو اگر اور کبھی کسی بات پر آزردہ ہو تو لفظ طلاق کا
ایک مرتبے سے زیادہ زبان سے نہ نکالے کہ تین مرتبہ دفع واحد مین لفظ طلاق کا زبان
پر لانا مکروہ ہے اور حالت حیض مین طلاق دینا حرام ہے اور اگر طلاق دینا منظور ہو
تو حقارت اور ذلت سے طلاق نہ دے بلکہ بکمال نرمی اور دلجوئی سے طلاق دے اور کچھ
اوسکو دیکر خوش کرے اب حقوق مرد کے جو عورت پر ہین اوسکو سنا چاہیے کہ حق
مرد کے عورت پر بیشمار ہین گویا کہ عورت اپنے شوہر کی بجائے لونڈی کے ہے اسواسطے
حدیث شریف مین آیا ہے کہ اگر سوا خدا کے سجدہ آدمی کو جائز ہوتا تو مین عورتون کو

حکم دیتا کہ اپنے خاوندون کو سجدہ کیا کرین عورتون کو مناسب ہے کہ گھر مین بیٹھی رہین اور بے
اجازت شوہر کے کہین نہ جائین اور اپنے ہمسایون سے بہت باتین نکیا کرین اور اپنے خاوندو سے
شگفتہ روئی سے پیش آیا کرین اور ترشروئی اور بدمزاجی سے گفتگو نکیا کرین اور ہر حال مین رضا
مندی شوہر کی سب بات پر مقدم جانین اور شوہر کے مال کو فضولی کے ساتھ خرچ نکرین اور
کفایت اور جزرسی ہمیشہ کیا کرین اور اگر کوئی دوست خاوند کا دروازے پر آوے اور اوسکا
جواب اسطرح سے دے کہ آواز صاحب خانہ کی نہ پہچانے اور عورت نامحرم ہوون سے پردہ کیا
کرے اور جو کچھ خاوند کو میسر آوے اوس پر راضی اور شاکر رہے اور زیادہ طلبی نہ کرے
اور ہمیشہ اپنے تئین پاک صاف رکھا کرے کہ خاوند کی رغبت زیادہ رہے اور جسقدر
خدمت ہو سکے کیا کرے اور کبھی یہ نہ کہے کہ تونے میرے ساتھ کیا کیا مجکو تیرے
گھر مین ہمیشہ تکلیف و مصیبت ہی رہی اور ذرا سی بات پر آزردہ نہو جائے اور اپنے
شوہر سے طلاق نچاہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین نے شب معراج
مین دوزخکو دیکھا اور اس مین اکثر عورتین پائین مینے پوچھا کہ یہ عورتین کس گناہ سے جہنم مین
پڑی ہین معلوم ہوا کہ اپنے خاوندون کو ہمیشہ رنج دیا کرتی تھین اور آزردہ رکھتی
تھین اور نماز نہین پڑھتی تھین حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایکدن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ
رضی اللہ عنہا کو روتے ہوئے دیکھا آپ نے پوچھا کہ اے فاطمہ آج کیون روتی ہو
عرض کیا یا رسول اللہ علی مجھسے خفا ہو گئے ہین حضرت نے فرمایا کہ اے فرزند جو عورت
اپنے خاوند کو راضی اور خوش رکھتی ہے اللہ تعالے اوس عورت سے بہت راضی ہوتا ہے تمکو
مناسب ہے کہ جب علی آئین تو اون سے بہت عذر خواہی کرنا نہین تو بعد مرنیکے
تمہارے جنازے پر نماز نہ پڑھونگا اے فاطمہ خاوند کے منہ کو شگفتہ روئی سے دیکھنا
درجہ حالی کو پہونچاتا ہے جسوقت مرد اپنی عورت سے کہے کہ مین تجھسے بہت خوش ہون
اوس عورت کے گناہ ایسے ساقط ہوتے ہین جیسے خزان مین درختون کا پت جھاڑ

ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورت کو چاہیئے کہ اپنے تئین طہارت اور نماز
اور عبادت سے معطر رکھے اور خوشبو اگر اپنے بدن مین لگائے تو اس صورت سے کہ کسی نامحرم
کے دماغ مین بو نہ پونہچے ورنہ گناہ زنا کا اوسکی نامۂ اعمال مین لکھا جائیگا اللہ تعالی کو کوئی
بو ہی خوش طہارت سے زیادہ پسند نہین ہے جو شخص ہمیشہ طاہر اور پاک رہتا ہے ستر بلاؤن
سے بچتا ہے اور فرشتے اوس کے واسطے مغفرت چاہتے ہین اے فاطمہؓ مین امورات
خانہ داری تم مین اور علی مین تقسیم کئے دیتا ہون یعنی جو کام کہ گھر مین کرنے کا ہو وہ تم
کیا کرو اور جو کام باہر کا ہو وہ علی کیا کرین اے فاطمہؓ جو عورت اس نیت سے چرخہ کاتے
کہ کپڑا بنوا کر اپنے شوہر کے کپڑے بنائے اوس کو اللہ تعالی حلۂ بہشت سے آراستہ کریگا
اور اوس کے نامۂ اعمال مین حسنات سو حسنات لکھے جائینگے جو عورت کہ چرخہ کاتے
یا کپڑے دھوئے یا روٹی پکائے اور خاوند اوسکا کھائے اللہ تعالی اوس کے عوض مین
اوس عورت کو ثواب عظیم عنایت کریگا اے فاطمہؓ اگر شوہر عورت کا بیمار ہو اور وہ عورت
اپنا جگر اوسکی دوا مین صرف کرے تو اپنے خاوند کے حق سے ادا ہوا اے فاطمہؓ اگر کوئی
عورت تمام زمانے کی عورتون سے خوبصورت ہو اور روئے زمین کا خزانہ اوس کے
پاس ہو اور اپنے خاوند کو دیدے بعد اوس کے حرف احسان کا اپنی زبان پر لائے اور
منت رکھے تمام اعمال صالح اوس کے باطل ہو جائین اور ثواب اوس درم و دینار کا
نملے خلاصۃ الاحکام مین لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
جو مرد اپنی جورو کی بدخوئی پر صبر کرے اور امید ثواب کی اللہ تعالی سے رکھے اللہ تعالی
اوس کو اوسقدر ثواب دیتا ہے کہ جتنا حضرت ایوب علیہ السلام کو صبر بلیات پر دیا ہے اور حدیث
مین آیا ہے کہ اپنی عورتون کو اچھی طرح رکھو اور خوش اخلاقی سے پیش آیا کرو کہ یہ
تمہارے قیدی ہین اور امانت خدا کی تمہارے سپرد ہے جس شخص نے اپنی عورت کو
تھوڑے قصور پر مارا یا بے سبب اوسکو رنج دیا قیامت کے دن اوسکا مدعی اللہ تعالی

ہوگا کہ حقیقت مین سب عورتین اللہ کی لونڈیان ہین کہ اپنے غلامونکا نکاح اونکے ساتھ کردیا ہے
ہر وقت غصہ اور بدخوئی اور اذیت رسانی اونپر نکیا چاہئے امیرالمومنین عمر رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ جو عورت اپنے تئین گالی زناکی دیگی قیامت کے دن اس کے عوض مین سو کوڑے
آگ کے اوس کو مارے جائینگے اور جس مرد نے اپنی عورت فرمان بردار کو گالی دی گویا اوس نے
مدد کی فرعون کی حضرت موسی علیہ السلام کے مقابلے مین اگر کوئی عورت نافرمانی کرے اول
اوس کو نرمی اور آہستگی سے نصیحت کرے اگر نہ مانے تو کنارا کرے اوسپر بھی اگر سیدھی نہو
تو مارے اگر یہ تدبیر بھی مفید نہو تو سمجھے کہ خدا جانے مین نے کیا نافرمانی اللہ تعالی کی کی ہے
کہ اس بلا مین گرفتار ہوا ہون حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک بڑھیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے حضور مین حاضر ہوئی اور بہت روئی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ایک بیٹی تھی
مین نے اوسکا نکاح کر دیا تھا چند روز کے بعد وہ مر گئی رات کو مین نے اوس کو خواب مین دیکھا
کہ سولی پر چڑھی ہے اور فریاد و زاری کر رہی ہے مین نے پوچھا کہ اے جان مادر کیا حال ہے
وہ بولی کہ مین نماز مین کاہلی کیا کرتی تھی حق تعالی نے فرمایا کہ اس کو دار پر کھینچو مین یہ سنکر
بیہوش ہو گئی جب ہوش مین آئی تو کیا دیکھتی ہون کہ اوس کے سر سے شعلے آگ کے اوٹھتے
ہین اور اوسکو کہتے ہین کہ اپنے بال نامحرمون سے کیون نہین چھپاتی تھی پھر دیکھتی ہون کہ دو شخص
نیزے آگ کے ہاتھ مین لئے آئے اور اوس کے کان مین مارتے ہین کہ دوسرے کان سے
باہر نکل جاتا ہے اور کہتے ہین کہ ایسی باتین کیون کیا کرتی تھی کہ گھر کے لوگون مین عداوت
پڑجاتی تھی پھر یہ دیکھا کہ ایک ببول کے کانٹون کا گٹھا اوس کی دونون آنکھون مین ڈالکر
گھسیٹتے ہین اور کہتے ہین کہ اپنی آنکھین نامحرمون سے کیون نہین چھپاتی تھی اور ان کو کیون دیکھتی
تھی پھر زبان اوس کی اوس کے منہ سے نکال کر کاٹی اور کہتے ہین کہ اپنے خاوند کو جواب
تلخ کیون دیا کرتی تھی اور کیون سخت گوئی کیا کرتی تھی یہ اوسکی سزا ہے پھر دیکھا کہ دو شخص
سیاہ پوش موجود ہوئے اون کے بدن پر بال مانند سیخ کے کھڑے تھے اون دونون نے

بہت بھاری بیڑیان لاکر اوسکو پہنائین کہ جگہ سے نہ ہل سکے اور دونون نے آگ کے گرز مارنا
شروع کئے کہ بے حکم خاوند کے گھر سے کیون باہر نکلتی تھی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کی
فریادرسی کیجئے کہ وہ سخت عذاب مین گرفتار ہے آپ گورستان مین تشریف لگئے اور بلال
کو حکم دیا کہ واسطے حاضر ہونے تمام اہل شہر کے منادی کردے سارا شہر جمع ہوکر اپنے اپنے
مردون کی قبر پر کھڑا ہوا حضرت نے فرمایا کہ اے بڑھیا دیکھ کہ ان مین تیرا داماد بھی ہے یا نہین
اوس بڑھیا نے ادہر اودھر دیکھ کے ایک شخص کی طرف اشارہ کیا کہ یا حبیب اللہ داماد میرا وہ
ہے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا کہ تیری عورت بڑے
عذاب مین گرفتار ہے اوس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ اسی قابل ہے مجکو نہایت رنجیدہ رکھتی
تھی اور مین اوس سے بہت ناخوش رہتا تہا آپ نے فرمایا کہ اب اوس سے راضی ہوا ور قصور اوسکا
معاف کر اس کے عوض مین اللہ تجھپر رحمت کریگا وہ ہرگز راضی نہوتا تھا تب آپ نے دعا کی
کہ یا رخدایا عذاب اس عورت کا اس شخص کو دکھادے اللہ تعالے نے حجاب قبر کا اوس مرد کی
آنکھون سے اوٹھا دیا اوس نے دیکھا کہ قبر اوسکی آگ سے بھری ہے تب دیکھکر رویا اور کہا کہ یا رسول اللہ
مین اوس سے راضی ہوا اور اوسکا قصور معاف کیا جب اوس مرد نے یہ کہا حق تعالے نے اوسکا
عذاب موقوف کیا اور مغفرت کی دوسری رات اوسکی مان نے اوسکو خواب مین دیکھا کہ
بہشت مین ایک یاقوت سرخ کے تخت پر بیٹھی ہے کہ پائے اوس تخت کے موتیون سے
جڑے ہوے مین جب مان کو دیکھا اوس کو لپٹ گئی کہ اے مادر مہربان رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کے قدم کی برکت سے مین نے اوس عذاب الیم سے نجات پائی سلام میرا سرور عالم کے
حضور مین عرض کرنا کہ آپ نے کمال شفقت اور عنایت فرمائی کہ میری قبر پر تشریف لائے
اور میرے شوہر کو راضی کیا اور مین نعیم جنت سے کامیاب ہوئی خداوندا صدقہ اپنے حبیب پاک کا
ہم گنہگارون کے حال پر بھی ایسی ہی رحمت فرما اور اطاعت اور شفاعت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی عنایت کر آمین یا رب العالمین ؛ ؛ ؛ ؛ ؛ ؛

مقصد ساتوان فضیلت جمعہ اور تلاوت قرآن مجید کے بیان مین

حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو شخص جمعے کے دن نہائے اور اپنا بدن پاک کرے ساٹھ برس
کے گناہونکا کفارہ ہوا اور جو شخص مسجد کیطرف جائے ہر قدم پر بیس برس کی عبادت لکھی جائے
جو مسلمان جمعے کے دن مسجد مین اذان کہتا ہی حق تعالی فرماتا ہی کہ دروازے آسمانون کے
کھولدو اور جو لوگ نماز جمعے کیواسطے کھڑے ہوتے ہین مسجد سے عرش تک اونکے درمیان سے
حجاب اوٹھ جاتا ہی جب رکعت اول پڑھتے ہین حکم الہی ہوتا ہی کہ اے فرشتو دیکھو کہ میرے
بندے کسطرح میری عبادت مین مصروف ہین اب تم سنو کہ مین اپنے بندون سے کیا خطاب
کرتا ہون فرشتے سنینگے کہ اللہ تعالے اپنے بندون سے فرماتا ہے کہ اے سجدہ کرنیوالو تم میری
رضامندی کیواسطے مجکو سجدہ کرتے ہو اور مین تمکو دیکھتا ہون قریب ہے کہ مین تمھین بخشون اور
تم مجکو دیکھو حدیث شریف مین آیا ہی کہ حق تعالی نے چوتھے آسمان پر ایک مقام پیدا کیا ہے
نام اوسکا بیت المعمور ہی جسطرح سے زمین پر کعبہ معظم اور حرم محترم ہے آسمان پر وہ مقام ہے
اوس مکان کے چار ستون ہین ایک سبز زمرد کا ایک سرخ یاقوت کا ایک سونیکا ایک چاندی کا جمعے
کے دن فرشتے وہان جمع ہوتے ہین جبرئیل علیہ السلام اوسکی چھت پر چڑھکے بانگ نماز
کہتے ہین اور حضرت میکائیل علیہ السلام منبر پر خطبہ پڑھتے ہین اور اسرافیل علیہ السلام امام ہوکر
سبکو نماز پڑھاتے ہین پھر جبرئیل علیہ السلام کہتے ہین کہ مینے ثواب بانگ نماز کا امت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اذان دینے والون کو دیا اور میکائیل علیہ السلام کہتے ہین کہ مینے
ثواب خطبے کا اور اسرافیل علیہ السلام کہتے ہین کہ مین نے ثواب جماعت کا تب حق تعالے
فرماتا ہی کہ اے فرشتو تم گواہ رہو جو کوئی دنیا مین نماز جمعے کی پڑھیگا مین بھی اوسپر رحمت
کرونگا حدیث شریف مین آیا ہی کہ ہمیشہ شب جمعہ کو روحین مومنون کی اپنے اپنے دروازہ
پر آتی ہین اور اپنی اپنی اولاد کو دیکھکر فریاد و زاری کرتی ہین اور کہتی ہین کہ ہمکو بھول گئے
لازم ہی کہ ہمارے نام پہ صدقہ دو اور الحمد اور قل ہو اللہ پڑھکر ثواب اوسکا ہمکو بخشو

روایت ہی کہ جب روحین اپنے مقامات سے اجازت سیر کی پاتی ہین اول اپنی قبر پر جاتی ہین کیا دیکھتی
ہین کہ تن لطیف خاک مین ملگیا اور تمام اعضائے جسم علیحدہ علیحدہ ہڈی ہڈی الگ الگ جوڑ جوڑ
جدا جدا یہ حال اپنے بدنکا دیکھکر نہایت مغموم اور اندوہگین ہوکر کہینگے کہ الٰہی یہ جسم ہمارے
ہین حکم ہوگا کہ ہان تمھارے ہین اب خانہ اصلی مین جاؤ کہ وہان اوس سے بھی زیادہ عجائبات
دیکھوگی ای مسلمانون چاہیے کہ جو دوست تمھارے مرگئے ہین اونکو بدعائے خیر ہر روز یاد کیا کرو
اور اونکا حال اپنے دل مین تصور کرکے عبرت کرو کہ دیکھو کسطرح سے خاک مین ملگئے یہی
حال ایکدن تمھارا بھی ہوگا پس مناسب ہے کہ وہ راہ اختیار کرو کہ جس سے وہانکی راحت
میسر ہو اور دنیا کی غفلت مین وہان کی عیش برباد نہو جائے موت کو ہر وقت سر پر سمجھو اور
ہرگز نہ بھولو کہ یاد موت کی غفلت کو دور کرتی ہی نقل ہی کہ اسکندر ذوالقرنین ایک شہر
مین وارد ہوئے کیا دیکھا کہ قبرین مردون کی مکانون کے قریب بنی ہین پوچھا کہ اپنے
مردون کو شہر کے باہر کیون نہین دفن کرتے ہو جواب دیا کہ قبرون کو دیکھکر اپنا مرنا بھی
نہ بھولینگے اور ہمیشہ یہ خیال رہے گا کہ ایکدن ہمکو بھی یہی معاملہ پیش آئیگا اس تصور سے البتہ کچھ غفلت
کم ہوگی پھر سکندر نے پوچھا کہ تم اپنے گھرون کے دروازے کیون نہین بند کرتے ہو اور کواڑون
مین زنجیر کیون نہین لگاتے کہا کہ اس شہر مین کوئی چور نہین ہی پھر پوچھا کہ تمھارے شہر مین
کچھ تونگر اور محتاج مین فرق نہین پایا جاتا اوسکا کیا سبب ہے جواب دیا کہ آپسمین ایک
دوسرے کی کفالت کیا کرتے ہین اور کوئی کسی کو ذلیل و حقیر نہین سمجھتا پھر سکندر نے چاہا
کہ اپنے بادشاہ کا حال بیان کرو انھون نے کہا کہ ہمارا ایک شہزادہ ہی اوسکا حال یہ ہے
کہ جب سے اوسکا باپ مرا ہے اوس نے بادشاہی قبول نکی اور تخت پر نہ بیٹھا او شہر کا رہنا
چھوڑکر گورستان مین رہنا اختیار کیا ہی اور تھوڑیسی ہڈیان مردون کی اپنے پاس
رکھتا ہی اور انکو دیکھکر کہا کرتا ہی کہ یہ ہڈیان پہلے آگے ایسی ہی تھین کہ جیسا مین اب ہون
اور ایکدن مین بھی ایسا ہی ہوجاؤنگا کہ جیسے یہ ہین یہ سنکر سکندر اوس کے پاس گئے

اور پوچھا کہ ای شاہزادے تونے سلطنت کیون چھوڑدی اور یہ وضع کس لیئے اختیار کی ہی اوسنے
کہا کہ ای سکندر میرے دل مین آٹھ سوال گذرے ہین اُن کے جواب کی تجویز مین مشغول رہتا ہون اور
اب تک جواب اونکا میرے ذہن مین نہین گذرا اب مین تمسے ان سوالونکو بیان کرتا ہون اگر تم جواب
دو تو مین تخت پر بیٹھون اور بادشاہی کیا کرون سکندر نے پوچھا کہ وہ سوال کیا ہین اوسنے کہا کہ پہلا
سوال یہ ہی کہ جب اللہ تعالے نے بروز ازل آدم کی اولاد کو اون کی پشت سے پیدا کیا اونہین
دو فرقے کئے دہنی طرف کے فرقے کو فرمایا کہ یہ جنتی ہین اور بائین طرف کے فرقے کو فرمایا کہ
یہ دوزخی ہین مجھے معلوم نہین کہ مین کس فرقے سے ہون آیا جنتی یا دوزخی اگر تمکو معلوم ہو تو
بتا دو سکندر نے کہا مین بھی نہین جانتا اوسنے کہا کہ دوسرا سوال یہ ہی کہ جب نطفہ آدمی کا پشت
پدر سے رحم مادر مین قرار پکڑتا ہی اور ہیولا بن کر مستعد جان کا ہوتا ہی تب وہ فرشتہ کہ رحم کے
اوپر موکل ہی جناب باری مین عرض کرتا ہی کہ خداوندا اسکی پیشانی پر کیا لکھون سعید یا شقی
مین نہین جانتا کہ میرے لیئے کیا حکم ہوا سعادت کا یا شقاوت کا اگر تم جانتے ہو کہدو تیسرا سوال
یہ ہی کہ وقت قبض روح کے حضرت عزرائیل علیہ السلام جناب الہی سے پوچھتے ہین کہ خداوندا اس بندے
کی جان ساتھ ایمان کے قبض کرون یا کفر کیساتھ خدا جانے میرے حق مین کیا جواب ہے گا
چوتھا سوال یہ ہی کہ جسوقت آدمی قبر مین رکھا جاتا ہی اور دوست اور عزیز اوسکے اوس کو
دفن کرکے رخصت ہوتے ہین دو فرشتے اُن کر موجود ہوتے ہین اور پوچھتے ہین کہ رب تیرا
کون ہی بعضے جواب باصواب دیتے ہین اور بعضے عاجز ہو جاتے ہین مین نہین جانتا کہ مجھسے
جواب اچھا دیا جائیگا یا عاجز ہو جاؤنگا پانچوان سوال یہ ہے کہ قیامت کیدن جب آدمی زندہ
ہوکر اوٹھینگے بعضونکا منہ سفید ہوگا اور بعضونکا سیاہ مین نہین جانتا کہ میرا منہ سفید
ہوگا یا کالا چھٹا سوال یہ ہی کہ جب نامۂ اعمال آدمیون کے میزان مین تولے جائینگے بعضون
کا پلہ نیکی بھاری ہوگا اور بعضونکا ہلکا میرا نیکی کا پلہ کیا ہوگا بھاری یا ہلکا ساتوان سوال
یہ ہی کہ قیامت کیدن نامۂ اعمال ہر شخص کے کسی کے دہنے ہاتھ مین دیئے جائینگے کسیکے بائین

ہاتھ مین جنکے دہنے ہاتھ مین دئے جائینگے اون کو عذاب سے نجات ہوگی مین نہین جانتا کہ مجکو
کسطرف سے دئے جائینگے آٹھوان سوال یہ ہے کہ قیامت کے دن سب آدمی جسوقت جمع
ہون گے اُسوقت حکم الٰہی ہوگا کہ نیکون کو الگ کرو اور بدون کو الگ اور اُن دونون فرقون
مین تفرقہ ہوجائیگا نیک لوگ خوش کئے جائینگے اور بُرے آفت مین پھنسین گے مین
نہین جانتا کہ مین کس گروہ مین ہونگا سکندر نے یہ سب سوال سن کر کہا کہ ای عزیز سچ ہے
کہ جس شخص کو ایسے امورات کا غم ہو وہ کیا خاک بادشاہی کرے اور زندگی مین راحت
پائے سکندر بہت روئے اور کہا کہ تو سب بادشاہون سے بہتر ہے اور اس سرائے فانی
مین آسایش اور آرام تیرے ہی واسطے ہے نقل ہے صالح مری سے کہ مین نے ایک
مرتبہ ایک گانون سے شب جمعہ کو نماز جمعے کے لیئے ارادہ شہر کا کیا صبح کے وقت
قریب بصرے کے ایک مسجد مین نماز پڑھکر ایک گورستان مین توقف کیا اتنے مین مجکو نیند آگئی
کیا دیکھتا ہون کہ سب مردے قبرون مین سے نکلکر حلقہ باندھے ہوئے بیٹھے ہین اور
کچھ باتین کرتے ہین ایک شخص اون مین نہایت غمگین کپڑے میلے پہنے ہوئے آنکھین نیچی کیئے ہو
بیٹھا ہے ناگاہ طباق سرپوشون سے چھپے ہوئے ہر ایک شخص کے آگے لاکر رکھے گئے
سب خوش خوش اپنی اپنی قبرون مین چلے گئے اور اوس شخص کے آگے کسی نے طباق
نہین رکھا و نا امید ہوکر اوٹھا مین نے پوچھا کہ ای جوان یہ کیا معاملہ تھا اور یہ طباق
کیسے تھے اور کہان سے آئے تھے اوس نے کہا کہ یہ تحفہ تھا کہ زندون نے اپنے مردون
کے لیئے اِس ہفتے مین جو خیرات کی تھی وہ جمعے کی شب مین جمع ہوکے مردونکو پونہچی ہے
گئی مین مرد غریب الوطن ہون عہد طفولیت مین اپنی مان کے ساتھ کعبہ کو جاتا تھا اس
شہر مین آکر مر گیا میری مان نے بعد چند روز کے اور خاوند کر لیا اور مجکو ایسی بھول گئی کہ
کبھی یاد بھی نہین کرتی کہ میرا بیٹا تھا یا نہ تھا مین نے پوچھا کہ مان تیری کس شہر مین اور
کس محلے مین رہتی ہے اوس نے نام اوسکا اور نام شہر اور محلے کا مجکو بتلایا مین نے

اوسکی مان کو تلاش کرکے اوس سے یہ سب قصہ بیان کیا اوسنے کہا کہ فی الواقع ایساہی ہی
اور یہ سن کر بہت روئی اور گھر مین جاکر ہزار دینار لاکر مجھکو دئے کہ میرے فرزند کے نام پر محتاجون
کو تقسیم کرو دوسرے جمعے کو پھر اوسی گورستان مین میرا گذر ہوا مین نے اس جوان کی قبر
پر بیٹھکر قران پڑھا اور تکیہ لگاکر سوگیا کیا دیکھتا ہون کہ وہ جوان کپڑے سفید پہنے ہوئے
خوش اور خرم میرے پاس آیا اور مجھکو سلام کرکے کہا کہ تمھاری مہربانی اور شفقت سے
مین نہایت آسایش مین ہون اور جو تمنے میرے نام پر خیرات کیا سب مجھکو پونہچا
نقل ہے بشر حافی بعد نماز جمعے کے کچھہ طعام مول لیکر محتاجون اور گوشہ نشینون کو کھلایا
کرتے تھے اور بغداد سے دمشق کو جاتے اور اوسی روز پھر آتے ایک روز موافق عادت
کے نماز پڑھکر نکلے اور گوشت روٹی اور حلوا بازار سے خرید کرکے کمر مین باندھا اور چلے ایک
شخص نے دیکھکے خیال کیا کہ یہ مرد دعوی زہد کا کرتا ہی اور کہتا ہی کہ مین روزہ رکھتا ہون
اور چھپاکے یہ حلوا گوشت کھاتا ہی جہان بیٹھکر کھائیگا مین اسکو فضیحت کرونگا تو سب
جانین کہ یہ مکاری ہی جب شہر کے دروازے سے باہر نکلے یہ منکر بھی پیچھے ہولیا تھوڑی
دور چلکر ایک مسجد نظر آئی اور اوسمین ایک پیر مرد نورانی شکل بیٹھے دیکھا شیخ نے سلام علیک
کرکے وہ کھانا آگے رکھا پیر مردنے کھایا وہ شخص منکر یہ حال دیکھکر اپنے دل مین بہت پشیمان
ہوا کہ ایسے ولی اللہ کی نسبت اسطرحکی بدگمانی کی خیر اب جب مسجد سے باہر آئینگے تو بہت
عذر خواہی کرونگا اسی فکر مین سوگیا اور وہ وہان سے نکلکر بغداد کو چلے گئے جب اوسکی آنکھہ
کھلی اور اونکو نپایا تو بہت حیران ہوا اور ہر طرف دیکھتا تھا اور کہتا تہا کہ کدھر جاؤن آخر
کسی سے پوچھا کہ دروازہ بغداد کا کسطرف ہے وہ ہنسا اور کہنے لگا کیا نشہ مین ہی اور شہر آپ
ہی ہی کہ دمشق مین دروازہ بغداد کا پوچھتا ہے تب تو یہ نہایت مضطرب ہوا اور واویلا
کرنے لگا کہ افسوس زن و فرزند بغداد مین رہے اور میرے پاس ایک کوڑی بھی نہین ہی
مین دمشق سے بغداد کو کیونکر پونہچونگا ناچار مسجد مین جاکر تمام حال اوس پیر مردنے

بیان کیا اونھون نے کہا کہ یہان ٹھہرا اگلی جمعے کو جب بشر حافی یہان آئینگے مین تجکو اون کے ساتھ
کر دونگا جب دوسرے جمعے کو قریب عصر کے پھر بشر حافی اوسیطرح سے تشریف لائے جب کھانا
کھا چکے تو پیر مرد نے کہا کہ اس شخص کو بغداد مین پونہچا دو آپ اوسکا ہاتھ پکڑ کے مسجد سے نکلے اور فرمایا
کہ آنکھین بند کر لے بعد چند قدم کے بغداد مین پہونچگئے سبحان اللہ دوستان خدا کو وہی پہچانتا
ہی جسکو چشم خدا بین نصیب ہوتی ہی جمعے کا دن بہت متبرک اور افضل ہے اسیواسطے اوسکو
عید المومنین کہتے ہین چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے بے
عذر شرعی تین جمعے ترک کئے اوس نے اسلام سے منہ پھیرا اور دل اوسکا زنگ آلودہ ہوا حدیث
شریف مین آیا ہی کہ اللہ تعالے ہر جمعے کو تین لاکھ گنہگارون کو آتش دوزخ سے نجات دیتا ہی اور
دوزخ ہر روز دوپہر کے وقت زیادہ گرم کی جاتی ہی جمعے کے دن گرم نہین کرتے
اور جو مسلمان جمعے کو مرتا ہی ثواب شہید کا پاتا ہے اور قیامت تک اوس پر عذاب
نہین ہوتا اور جو شخص واسطے نماز جمعے کے ساعت اوّل مین داخل مسجد ہوتا ہی ایک اونٹ
کی قربانی کا ثواب پاتا ہی اور دوسری ساعت مین ایک گائی کا اور تیسری ساعت مین
ایک بکری کا اور چوتھی ساعت مین ایک مرغ کا اور پانچوین ساعت مین ایسا جیسے کوئی ایک
انڈا مرغکا راہ خدا مین صدقہ کرے اور جب خطبہ پڑھا جاتا ہی فرشتے کاتب اعمال کے لکھنا
موقوف کرتے ہین اور خطبہ سننے مین مشغول ہوتے ہین اوسوقت جو شخص نماز کے لئے
آتا ہی سوائے ثواب نماز کے اوس کو اور کچھہ نہین ملتا ہی اور جو شخص بعد نماز جمعے کے سات
بار الحمد اور سات بار چارون قل پڑھے اللہ تعالے اوس کو شر شیاطین اور بلیات سے
محفوظ رکھتا ہی امام احمد حنبل فرماتے ہین کہ مین نے ستر مرتبہ اللہ تعالے کو خواب مین دیکھا
اور پوچھا کہ الٰہی پروردگار وہ کون عمل ہے کہ جسکے سبب سے بندہ زیادہ تر مستحق رحمت ہوجاتا ہی
فرمایا کہ قرآن پڑھنا مین نے عرض کیا کہ اگر معنی نہ سمجھتا ہو حکم ہوا کہ معنی نہ سمجھے ہمارا رحمت مندی
یہی ہی کہ ہمارا کلام اوسکی زبان پر گذرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

کہ جس شخص کو قرآن شریف حفظ ہو اور وہ یہ جانے کہ مجھسے زیادہ کوئی چیز اللہ تعالے نے کسیکو دی ہے اوس نے گویا اپنے تئین قتل کیا اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ اللہ تعالے کے نزدیک قرآن سے زیادہ کوئی شفاعت کرنیوالا نہین ہی نہ رسُول نہ فرشتہ اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ کوئی چیز سیاہی قلب کو دور نہین کرتی سوائے تلاوت قرآن اور یاد موت کے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ مین نے بعد اپنے دو ناصح اپنی امت کیواسطے چھوڑے ہین ایک ان مین سے خاموش ہی اور دوسرا گویا یعنی موت اور قرآن نقل ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قرآن کا پڑھنا سب عبادتون سے بہتر اور افضل ہے ہر حرف پر دس نیکیان نامہ اعمال مین لکھی جاتی ہین اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو عمل نیک بندہ دنیا مین کرتا ہی قیامت کے دن میزان مین تولا جائیگا پس کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ جس پلے مین رکھا جائیگا دوسرے پلے سے بھاری ہو جائیگا اگرچہ زمین و آسمان اور مافیہا اوس مین رکھے ہون اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے کہ جو شخص صدق دلسے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہتا ہی اور اوسپر عمل کرتا ہی اگرچہ گناہ اوسکے زمین آسمان سے بھی زیادہ ہون اللہ تعالے بخشدیگا اور اسی طرح نماز پنجگانہ کے باب مین بھی حدیثین متواتر آئی ہین کہ نماز ستون دین ہے اور تمام عبادتون سے افضل ہے اور جو شخص پانچوقت کی نماز اس کے شرایط سے ادا کرے اللہ تعالے نے عہد کیا کہ دین و دنیا مین اوسکو اپنی حفظ و حمایت مین رکھے اور جو شخص گناہ کبیرہ سے توبہ کرے تو نماز پنجگانہ اوس کے صغیرہ کیواسطے کفارہ ہو جائیگی مثل پانچون نمازون کے بزرگون نے یہ لکھا ہی کہ گویا پانچ دریا نہایت پاک صاف تمھارے دروازون پر جاری ہین اور تم ان مین پانچ بار نہاتے ہو تو کیسا تمھارا جسم پاک و صاف رہیگا اسی طرح سے نمازین مسلمانکے دلکو آلودگی سے پاک کرتی ہین روایت ہی کہ نماز کنجی بہشت کی ہی اگر اللہ تعالے بعد توحید کے اور کسی چیز کو نماز سے زیادہ دوست رکھتا تو فرشتون کو اوسی کام کا حکم دیتا حالانکہ فرشتے ہر وقت نماز مین مشغول ہین بعضے رکوع مین اور بعضے سجود مین

اور بعضے قیام مین اور بعضے قعود مین اور بعضے تشہد مین اور نماز جماعت کی یہ فضیلت ہے
کہ ایک رکعت جماعت کی ستر رکعت سے بہتر ہے کہ اکیلے پڑھے جو شخص عشا کی نماز جماعت کے
ساتھ پڑھتا ہی وہ آدھ رات کی عبادت کا ثواب ملتا ہی اور صبح کی نماز جو شخص جماعت
سے پڑھتا ہی اوس کو اتنا ثواب ملتا ہی کہ گویا تمام رات یادالٰہی مین جاگا اور پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی چالیس روز متواتر نماز جماعت کی پڑھے اسطرح جسمے کہ تکبیر اولی
فوت ہو اللہ تعالے اوس کو دو چیز سے رہائی دیتا ہے ایک نفاق اور دوسرے دوزخ سے اسی
سبب سے اگلے لوگ جنسے تکبیر اولی فوت ہو جاتی تھی تین دن ماتم داری کرتے تھے اور اگر نماز
جماعت فوت ہو جاتی تو سات دن اور اپنے نفس کو نہایت زجر اور توبیخ اور ملامت اور
تشنیع کرتے قیامت کیدن اوّل نماز پوچھی جائیگی اور بے نماز کوئی عمل قبول نہین ہوتا بلکہ
اعمال اوس کے منہ پر الٹے مارے جاتے ہین حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو شخص اچھی
طرح سے وضو کرے اور نماز وقت پر ادا کرے اور رکوع وسجود بخوبی بجالائے اور بکمال خشوع
اور خضوع سے نماز پڑھے ایسی نماز فرشتے عرش مجید پر لیجاتے ہین اور نماز نمازی سے کہتی ہے
کہ اللہ تعالے تجکو عزیز رکھے اور اپنی رضا مین جمیع بلیات سے محفوظ رکھے جیسا تونے مجکو شرائط
سے ادا کیا اور جو شخص نماز وقت پر نہین پڑھتا اور وضو بھی اچھی طرح سے نہین کرتا اور رکوع
وسجود مین کوتاہی کرتا ہی اور بے سوز وگداز نماز پڑھتا ہی اوسکی نماز سیاہ اور تاریک
آسمان تک پہونچتی ہی اور نمازی کو کہتی ہی کہ اللہ تعالی تجکو ضایع کرے جیسا تونے
مجکو ضایع کیا آخر اوس نماز کو پرانے کپڑے کیطرح لپیٹ کے اوس کے منہ پر مارتے
ہین اکثر لوگون کو نماز سے سوا اٹھنے بیٹھنے کے کچھ منفعت نہین ہوتی حدیث شریف
مین آیا ہی کہ بہت شخص نماز پڑھتے ہین اور چھٹا حصہ بلکہ دسوان حصہ اونکی نماز کا
نامۂ اعمال مین لکھا نہین جاتا اس سبب سے کہ جسقدر نماز دل لگاکے پڑھی جاتی ہی اتنی ہی لکھی جاتی ہے
لکھا ہے کہ نماز اوس طرح سے ادا کرو کہ جیسے کوئی شخص اپنے دوست کو وداع کرتا ہے

یعنی نماز کیوقت سوائے اللہ کے اور جس چیز کو دوست رکھتے ہو سب کو وداع کر کے اللہ کیطرف
متوجہ ہو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمسے
باتین کرتے ہوتے جب نماز کا وقت آتا تو ایسے متوجہ یاد الٰہی مین ہو جاتے کہ گویا ہمکو پہچانتے
بھی نہین ہین جس نماز مین دل متوجہ نہین ہوتا اللہ تعالیٰ اوس کی نماز کیطرف نظر نہین فرماتا نقل
ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب نماز مین مشغول ہوتے تھے دو میل تک
شغل دلکی آواز جاتی تھی اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص نماز مین داہنے
بائین دیکھتا ہے اوسکی نماز نہین ہوتی حق تعالیٰ نے فرمایا ہے اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِی
یعنی پڑھہ نماز کو واسطے یاد میری کے چنانچہ سلف کے لوگون کی عادت تھی کہ جسوقت اذان
سنتے یہ حال تھا کہ اگر لہار نے ہتوڑا اٹھایا ہوتا تو ویسے ہی ہاتھ کو تھام لیتا اور کفش دوز ٹانکا
نہ لگاتا ہاتھہ روک لیتا اور غلہ فروش ایک طرف باٹ اور ایکطرف اناج ترازو مین چھوڑ کے
فوراً واسطے نماز کے اوٹھہ کھڑا ہوتا اور اس منادی سے دن قیامت کا یاد کرتے وبیقین
جانتے کہ جس طرح اسوقت نماز کیطرف دوڑے جاتے ہین قیامت کیدن اسیطرحسے
بہشت کیطرف دوڑینگے لکھا ہے کہ ایک گروہ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کا اس طرحسے نماز مین مستغرق ہو جاتا تھا کہ درندے جانور اونکو مردہ جان کر پاس آن بیٹھتے تھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو نماز مین داڑھی پر ہاتھ پھیرتے دیکھتے فرماتے
کہ جو دل خشوع مین ہوتا ہے ظاہر مین بھی ویسی ہی صفتین اوس سے ظہور کرتی ہین
اور جاننا چاہئے کہ دل کو دو طرح سے غفلت ہوتی ہے ایک پریشانی ظاہر کی کہ
باعث پریشانی باطن کی ہوتی ہے دوسری پریشانی سبب باطن کے پریشانی ظاہر
کی یہ ہے کہ نماز ایسی جگہہ پڑھے کہ وہان کچھہ دیکھتا جائے اور سنتا جائے اور اودل
اودھر مصروف ہو جائے اوسکا علاج یہ ہے کہ نماز ایسی جگہہ پڑھا کرے کہ جہان نہ کچھہ
دکھائی دیوے نہ سنائی دیوے بلکہ اگر اوس مکان مین اندھیرا ہو تو اور بھی بہتر ہے

چنانچہ اکثر عابدون نے عبادت خانے چھوٹے اور تاریک بنائے ہین اسواسطے کہ مکان روشن
اور کشادہ دلکو پراگندہ کرتا ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز پڑھتے تو کتابین اور ہتھیار
اور جو کچھ کہ سامنے ہوتا اٹھوا دیتے اور علیحدہ کرا دیتے تاکہ نظر اوسپر نہ پڑے اور طبیعت دوسری
طرف متوجہ نہوجائے اور باطن کی پریشانی یہ ہے کہ خیالات اور اندیشے دلمین گذرین اونکا
دفع ہونا بہت دشوار ہے اور یہ دو سبب سے واقع ہوتے ہین ایک یہ کہ آدمی کی طبیعت کسی
کام کے متعلق ہوئے تو مناسب یہ ہے کہ اوس کام سے فراغت کرکے نماز پڑھے چنانچہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر کھانا موجود ہو اور نماز کا وقت بھی آجائے تو پہلے
کھانا کھائے بعد اوسکے نماز پڑھے اگر کسی سے کچھ بات کہنا ہو تو اوس سے کہہ لے تاکہ دل
اوسکے وسوسے خالی ہوجائے اور پھر اوسکا خیال نہ آئے اور اگر کسی ایسے کام مین طبیعت
متعلق ہے کہ اوس سے سردست فارغ ہونا ممکن نہین ہے تو اس حالت مین معانی قرآن پر کہ
جو نماز مین پڑھتا ہے دھیان کرے کہ طبیعت اوس اندیشے کیطرف سے اسطرف متوجہ ہو جائیگی
اور جبتک وسوسہ دل سے دفع نہو گا نماز خالص نہوگی اور تمثیل اوسکی یہ ہے کہ ایک شخص
درخت کے نیچے بیٹھا ہوا اور چاہے کہ چڑیون کی آواز نہ سنے ہرچند لکڑی یا ڈھیلے سے
چڑیون کو دور کریگا مگر اوسکا بیٹھنا موقوف نہو گا جبتک درخت کو نہ کاٹ ڈالے گا
نقل ہے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے ایک پیرہن بطور ہدیے کے لایا آپ
نماز پڑھتے تھے آپکی نگاہ اوس پر پڑی پسند آیا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے وہ پیرہن
اوسکو پھیر دیا اور نماز دوبارہ ادا کی اسی طرح سے ایک دن آپکی نعلین مبارک مین نیا دوال
یعنی تسمہ پڑا تھا نگاہ نماز مین اوسپر نگاہ پڑگئی بعد نماز کے اوس دوال کو نعلین مبارک سے
نکلوا ڈالا اور پھر وہی پرانا تسمہ ڈلوا دیا اور نماز پھر ادا کی **ایضاً** ایکبار کوئی شخص بہت
اچھی نعلین حضور مین لایا آپکی نظر اوس پر پڑی اور وہ بھلی معلوم ہوئی اسیوقت آپنے
سجدہ کیا اور فرمایا کہ یہ سجدہ تواضع کا تھا یعنی اللہ تعالے میرے اس نظر کرنیکو دشمن

نہ جانے اور مسجد سے باہر تشریف لاکر وہ نعلین ایک شخص کو مرحمت فرمائین اسی عرض سے جب تک
خیال تعلقات دنیوی اپنی طبیعت سے دفع نہون گے مرتبہ خلوص و اخلاص کا حاصل ہوگا مسلمان
کو چاہیئے کہ اپنی ہمت ہمیشہ دفع وساوس پر مقصور رکھا کرے اور جہان تک ممکن ہو نماز کو
بلا وسواس ادا کیا کرے **مقصد آٹھوان کسب حلال اور کاسب کی فضیلت**
مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لقمہ حلال وہ ہے کہ کسب و پیشہ مشروع سے
بہم پہونچے جو شخص کہ کسب حلال سے آپ کھائے اور اپنے عیال و اطفال کو کھلائے اور مخلوق
کی محتاجی سے اونکو بچائے گویا راہ خدا مین جہاد کرتا ہے اور اکثر عبادتون سے اوس کو
افضلیت ہے ایکدن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے کہ ایک شخص اوسی راہ سے اپنی دکان
کو کئی مرتبہ آیا گیا کسی نے کہا کہ افسوس اگر یہ شخص اتنی کوشش دین کی راہ مین کرتا کیا
خوب ہوتا آپنے فرمایا کہ یہ مکہو اگر یہ شخص اسواسطے سعی کرتا ہے کہ اپنے قوت بازو سے لقمہ حلال
حاصل کرے اور خلق کا دست نگر نہو گویا یہ کوشش اوسکی خدا کی راہ مین ہے اور اگر مراد
اوسکی تفاخر اور تونگری ہے تو شیطان کی راہ مین دوڑتا ہے اور اگر کوئی مال حلال اسواسطے
پیدا کرے کہ خلق کا محتاج نہو اور پرورش اپنے عیال و اطفال کی کرے اور خدمت
والدین کی اور اعانت دوست و آشنا اور ہمسایے کی بجا لائے قیامت کیدن اوسکا منہ
ایسا روشن ہوگا جیسے چودھوین رات کا چاند ایضاً مومن پیشہ ور کو اللہ تعالی بہت دوست
رکھتا ہے ایک مرتبہ حضرت عیسی علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا کہ عبادت مین مشغول ہے
آپنے پوچھا کہ تیرے اور بھی کوئی ہے اور تو کچھ پیشہ بھی کرتا ہے وہ بولا کہ مین کچھ پیشہ نہین
کرتا میرا ایک بھائی ہے وہ کچھ کسب کرکے پیدا کرتا ہے مجھے بھی روٹی کپڑا دیتا ہے حضرت
نے فرمایا کہ بھائی تیرا تجھسے زیادہ عابد ہے کہ اوسکی روٹی نزدیک اللہ کے تیری عبادت
سے بہت افضلیت رکھتی ہے ایضاً امیر المومنین عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا ہے کہ کسب سے ہاتھ نہ اوٹھاؤ کہ اللہ تعالی روزی دیتا ہے لیکن آسمان سے چاندی سونا

نہین رہتا ایضاً لقمان حکیم اپنے بیٹے کو نصیحت کیا کرتے تھے کہ کسب چھوڑو ورنہ محتاج خلق کا ہو جائیگا پھر دین مین تباہی اور عقل مین ضعف اور عزت مین فرق پڑجائیگا اور آدمی تجکو نظر حقارت سے دیکھا کرینگے ایضاً ایک بزرگ سے کسی نے پوچھا کہ عابد بہتر ہے یا سوداگر دیانت دار جواب دیا کہ سوداگر اوس سے افضل ہے اسواسطے کہ وہ ہمیشہ شیطان کے ساتھ جہاد کیا کرتا ہے یعنی شیطان ہر وقت اوسکے دلمین وسوسہ خیانت کا ڈالتا ہے اور وہ جہاد کرکے راستی اور درستی سے خرید و فروخت کرتا ہے نقل ہے امام احمد حنبل سے کسی نے پوچھا کہ تم اوس شخص کے حق مین کیا کہتے ہو جو مسجد مین نماز پڑھکے دعا مانگے کہ الہی مجکو روزی دے امام احمد حنبل نے فرمایا کہ وہ احکام شریعت سے جاہل ہے اور اس حدیث سے آگاہ نہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے میری روزی نیزے کے سر پر رکھی ہے یعنی جہاد کرنا کافرون سے اگر کوئی اعتراض کرے کہ ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے جمع کرنے مال کے حکم نہین دیا ہے بلکہ واسطے تسبیح اور عبادت کے بہت تاکید فرمائی ہے اسصورت مین کسب کو کیون کر عبادت پر افضلیت ہوسکتی ہے جواب اوسکا یہ ہے کہ جو شخص اپنے عیال اطفال کی پرورش کا مقدور رکھتا ہے اوسکی عبادت بیشک کسب سے افضل ہے اور اگر صاحب مقدور نہو تو اوسکے لیئے کسب حلال بہتر ہے اور جو شخص زیادتی مال واسطے بنا کے واسطے کسب کرے اوسکے لیئے کچھ افضلیت نہین ہے بلکہ موجب مواخذہ ہے فائدہ سلف مین ایسے لوگ تھے کہ بغیر مانگے دیتے تھے بلکہ لینے والیکا احسان مانتے تھے اور لینے والے بھی بقدر ضرورت لیا کرتے تھے جمع کرنے کے واسطے نہین لیتے اور زائد از حاجت کوئی چیز اپنے پاس نہین رکھتے تھے اوس حالت مین اگر عبادت ہی کرتے اور کسب نکرتے تو کچھ مضائقہ نہ تھا بخلاف اس زمانے کے کہ بغیر مانگے نہین دیتے بلکہ مانگنے پر بھی نہین ملتا اگر کسب نکرے تو سوال کی نوبت پہنچے پس اس عہد مین کسب بہت اولی

اور افضل ہے اور اصلیت تمام عبادت الٰہی کی ذکر الٰہی ہے اور یہ بات کسب مین زیادہ تر دلجمعی سے ہوسکتی ہے **نقل** ایک شخص بازار مین گیہون بیچتا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وہان اتفاقاً تشریف فرما ہوے اور دست مبارک گیہون مین ڈالا ہاتھ انکا تر ہوگیا فرمایا کہ اس مین نمی کسطرح سے پہنچی اوسنے عرض کیا کہ حضرت یہ گیہون مینہہ سے بھیگ گئے تھے آپنے ارشاد فرمایا کہ تونے اوسی طرح باہر ڈال کیون نہ دئے کہ خریدار دیکھتے اور اس عیب سے آگاہ ہوجاتے یہ تونے فریب کی بات کی سن لے جو کوئی مال ناقص کو اچھا کہکے بیچے وہ شخص میری امت مین نہین ہے اس جگہہ سے معلوم ہوا کہ ہر سوداگر کو چاہیے کہ اپنے مال کا عیب خریدار کو بتادے اگر چھپا کر بیچیگا تو گنہگار ہوگا **نقل** ہے کہ ایک شخص نے تین سو درم کو اونٹ خرید کیا اور اوس کے ایک پانون مین کچھ عیب تھا بیچنے والے نے ظاہر نہ کیا ایک صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہان موجود تھے اور اونکو اوس عیب سے آگاہی تھی مگر اوس وقت کسی باعث اون کو اتفاق کہنے کا نہوا جب وہ شخص اونٹ لیکر چلا گیا تب اونکو یاد آیا پیچھے اوسکے دوڑے گئے اور اوس سے جا کر کہا کہ اس اونٹ کے پانون مین عیب ہے وہ سن کر پھر آیا اور اونٹ پھیر دیا سوداگر نے ان صحابی سے شکایت کی کہ تم نے میرا سودا بگاڑ دیا مجھسے کیا تمکو عداوت تھی انھون نے جواب دیا کہ مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ سودا بیچنا اور اسکا عیب ظاہر کرنا حلال نہین اور جو شخص کہ جانتا ہو اوسکو بھی روا نہین کہ ظاہر نکرے اور چھپاوے **نقل** پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی کسیکی خاطر سے کسی چیز کا عیب چھپاوے اور دوسرے مسلمانکا نقصان ہو یہ بات ہرگز جائز نہین چاہیے کہ اول تو خود کوئی چیز عیب دار خرید نکرے اور اگر کسی نے فریب دیکر کوئی چیز عیب دار اوس کے ہاتھ بیچی ہو تو مسلمان کو لازم ہے کہ وہ نقصان اپنا دوسرے پر نڈالے اور سمجھ لے کہ جسطرح سے میرا فریب دینے والا مستحق لعن و طعن کا ہے اسی طرح سے مین بھی فریب دینے مین اسکا مستحق ہوجاؤنگا حاصل کلام یہ ہے کہ فریب نکرے کچھ روز مین زیادتی ہو

افزونی نہین ہوتی بلکہ برکت مال کی جاتی رہتی ہے جو کچھ کہ فریب و مکر سے مدت مدید مین جمع ہوتا ہے
وہ ایک ساعت مین ضایع اور تلف ہوجاتا ہے اور مظلمہ اوسکا اسکی گردن پر رہجاتا ہے جس معاملے
مین خیانت ہوئی اوسمین برکت نرہی اور برکت کے معنی یہ ہین کہ تھوڑیسی چیز مین اسکو بہت
آسودگی ہوجائے اور دوسرے کو بھی راحت پونہچے اور بے برکتی اوسکو کہتے ہین کہ مال بہت ہو
مگر نہ اوس کے مصارف کو وفا کرے اور نہ دوسرے کو کچھ اوس مین سے پونہچے اور آخر کو باعث ہلاکت
ہوجائے اور دین و دنیا مین کچھ کام نہ آئے آدمی کو چاہئیے کہ ہمیشہ برکت کی طلب رکھے اور برکت
بغیر امانت اور راستی کے حاصل نہین ہوتی جو شخص امانت مین خیانت نہین کرتا ہے دیانت اوسکی
خلق مین مشہور ہوجاتی ہے اور لوگ اوس کے ساتھ معاملہ کرتے ہین اور رغبت کرکے خرید و
فروخت بہت کرتے ہین اور جو شخص خاین مشہور ہوجاتا ہے لوگ اوس سے حذر کرتے ہین اور
اوس سے سابقہ داد و ستد کا موقوف کردیتے ہین جبتک مسلمان آخرت کو دنیا سے زیادہ دوست
رکھتا ہے کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی حمایت مین رہتا ہے اور جب محبت
دنیا کی غالب ہوئی اس کلمہ طیب کی حمایت سے باہر ہوا نقل ہے امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ سے کسی
شخص نے پوچھا رفو کرنا روا ہے فرمایا اگر کپڑے بیچنے مین رفو کرے تو درست ہے اور اگر بیچنے
کیواسطے رفو کرے تو معصیت ہے اگر خریدار نے چیز مول لے لی تو قیمت حرام ہوجاتی ہے اسی
طرح ترازو مین جو کچھ تولے پورا تولے اور کچھ کمی وزن مین نکرے چنانچہ اس مقدمے مین
نہی اور ممانعت قرآن مین ارشاد ہوئی ہے وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ یعنی ویل ہے واسطے کم تولنے
والون کے اور ویل کے کئی معنی ہین منجملہ اون کے ایک طبقہ جہنم کا نام ہے اسلاف کی عادت
تھی کہ جب کچھ خرید کرتے کم لیتے اور جب کچھ بیچتے زیادہ دیتے اور جو شخص لینیکی ترازو علیحدہ
اور دینے کی ترازو علیحدہ رکھے یا غلہ فروش غلے مین کچھ ملادے یا اوسکا نم دیکر رکھے فاسق اور
عاصی ہے اور بیع حرام اعتدال سب معاملون مین واجب ہے دور جنسے دوزخ بھی دور رہیگا جو تقوے کے نزدیک رہیگا
اور واجب ہے کہ نرخ جنس کا نہ چھپائے اور یہ نکرے کہ کاروان منزل تک پونہچے یہ آگے بھی

جاکر نرخ مقرر کرے اور مال کو ارزان خرید لے اس صورت مین فسخ کرنا بیع کا لازم ہے
اگر کوئی مسافر کچھ جنس واسطے سوداگری کے لایا اور شہر مین وہ جنس سستی ہو بکتی ہے کہ
اوسکو لیکر اپنے گھر مین رکھے اس ارادے سے کہ جب گران ہوجائیگی تب بیچونگا یہ بات بھی منع ہے
اور یہ بات بھی نادرست ہے کہ ایک سوداگر سے سازش کرکے خود اوسکا مال گران خرید کرے تاکہ
اورون کو خریداری کی رغبت ہو اور ایسا مال بھی خرید نکرے کہ اوسکا بیچنے والا اوسکی قیمت
سے واقف نہو اور سستا بیچ ڈالے نہ ایسے کے ہاتھ بیچے کہ قصد گران خریدنے اگرچہ ظاہر مین
ایسی بیع و شرا پر فتوی ہے مگر احتیاط خوب ہے ایک شخص تابعین سے بصرے مین رہتا تھا اوس
کے غلام نے کسی شہر سے اوسکو لکھا کہ امسال شکر پر کچھ آفت ہے یقین ہے کہ بہت گران
ہوجائیگی جسقدر مل سکے خرید لو وقت پر بیچنے سے بہت منفعت ہوگی اوسنے بہت شکر
خریدی اور جب گران ہوئی تب بیچی تیس ہزار درم منافع مین ملے بعد اوسکے اپنے دلمین
اندیشہ کیا کہ مین نے مسلمانون سے فریب کیا کہ اون کو اس کیفیت سے مطلع نکیا جس شخص
سے کہ شکر مول لی تھی تیسون ہزار درم اوس کے آگے رکھے اور کہا کہ ای بھائی یہ تیرا مال
ہے اور سارا قصہ اوس سے بیان کیا اوسنے کہا کہ مین نے تجکو بخشے یہ اپنے گھر پھر لایا پھر
اوسنے خیال کیا کہ شاید اوس شخص نے بسبب شرم اور مروت کے نہ لیے ہون تجکو مناسب
نہین کہ تو رکھ لے دوسرے دن جاکے زبردستی اوس شخص کے گھر ڈال آئے دیندار
لوگ ایسے ہوتے ہین نقل ہے کہ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ مال سوداگری کا لیکر دکان
رکھی تھی اور مقرر کیا تھا کہ دس درم پر آدھا درم نفع لیا کرونگا ایک بار ساٹھ درم کے بادام
خریدے گئے بعد چند روز کے نرخ بادام کا گران ہوگیا اور وہ بادام اسی درم کے ہوئے دلال نے
کہا کہ بیچڈالئے شیخ نے فرمایا کہ اچھا بیچ ڈالو مگر تریسٹھ درم سے زیادہ نہ بیچنا دلال بولا کہ یہ بادام
سو جب نرخ حال کے اسی درم کے ہوتے ہین تریسٹھ درم کو کیونکر بیچون تب شیخ نے
فرمایا کہ مین نے عہد کیا ہے کہ دس درم پر آدھے درم سے زیادہ نفع نہ لونگا اب مجھ سے عہد

تنگی کیون کر کرون دلال نے کہا کہ مین نے بھی عہد کیا ہے کہ مال کسیکا کم قیمت کو نہ بیچونگا غرض کہ
شیخ زیادہ منفعت پر راضی ہوئے اور دلال نے بھی کم بیچنا قبول نکیا سبحان اللہ کیا لوگ
تھے نیک طینتی اسے کہتے ہین نقل ہے کہ محمد بن المنکدر دوکان پارچہ فروشی کی کرتے تھے ایکدن
اون کے گماشتے نے انکی غیبت مین ایک تھان پانچدرم کی قیمت کا اعرابی کے ہاتھ دس
درمکو بیچڈالا جب یہ تشریف لائے تو اوس نے کہا کہ مین نے ایک خیرخواہی کی ہے یعنی دو چند قیمت
کو تھان بیچا فرمایا کہ بہت برا کیا اور یہ کہکر اوس اعرابی کی تلاش مین چلے اور اسکو بڑی
جستجو سے بہم پہونچایا اور اپنی دکان پر لائے اور کہا کہ ایعزیز یہ میرا تھان پانچدرم کا تھا میرے
گماشتے نے تیرے ہاتھ دس درم کو بیچا پانچدرم اپنے پھیرلے یا تھان میرا پھیر دے اپنے
سب درم لیلے اوس نے کہا کہ مین نے جتنے کو لیا لیا آپنے فرمایا کہ جو بات مین اپنے اوپر گوارا نہین
کرتا دوسرے پر بھی روا نہین رکھتا آخر کو پانچ درم پھیردئے اعرابی نے پوچھا کہ نام اس شخص کا
کیا ہے کسی نے کہا کہ محمد بن المنکدر رہ رویا اور بولا کہ یہ وہ شخص ہے کہ اگر مینہہ نہ برستا ہو
اور لوگ نماز استسقا کو جاکے کہین کہ الہی برکت سے محمد بن المنکدر کے مینہہ برسا بیشک
اوسیوقت مینہہ برسے سلف کے لوگ بہت محنت کرنا اور نفع کم لینا بہتر سمجھتے
تھے اور زیادہ منفعت کے لیئے انتظار کرنا اچھا نہین جانتے تھے نقل ہے حضرت
امیرالمومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کوفے کے بازار مین تشریف لیجاتے اور فرماتے
کہ ای سوداگری کرنیوالو تھوڑی منفعت پر قناعت کیا کرو ایسا ہو کہ زیادہ طلبی سے
یہ بھی جاتی رہے نقل ہے کہ عبدالرحمن بن عوف سے کسی نے پوچھا کہ اسقدر تونگری تمکو کیون
کر حاصل ہوئی جواب دیا کہ مین نے کبھی اپنے مال کی تھوڑی منفعت کو رد نہین کیا
مناسب ہے کہ محتاج کا مال مہنگا خرید کرے اور اوس کے ہاتھ جو کچھ بیچے تو سستا دے
بڑھیون سے سوت اور لڑکون سے میوہ وغیرہ کہ بسبب نہ بکنے کے حیران ہون خرید لینا
صدقے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے لیکن تونگرون سے گران خرید کرنا نہ منفعت ہے نہ احسان

بلکہ مال اپنا ضایع کرنا ہے ایسے شخص سے ارزان لینا یا پھیر دینا بہتر ہے نقل ہے امام
حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کی عادت تھی کہ چیز ارزان خریدنے مین بہت مبالغہ
فرماتے کسی نے کہا کہ آپ ہر روز اسقدر خیرات راہ خدا مین کرتے ہین اور سودا لینے مین اتنے
جھگڑتے کیا باعث ہے فرمایا کہ ہم جو کچھ راہ خدا مین دیتے ہین اوس کو بہت کم جانتے ہین
اور بیع مین زیادہ دینا باعث نقصان مال اور عقل ہے الٰہی ہر مسلمان کو طریقہ راستی
اور خوش معاملگی کا عنایت فرما صدقہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد نوان
بیان مین عدل اور احسان اور حساب کے اللہ تعالیٰ قرآن مجید مین فرماتا ہے
کہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ عدل یہ ہے کہ جو کچھ اپنے نفس پر گوارا نہ
کرے دوسرے پر بھی گوارا نکرے اور احسان اوسکو کہتے ہین کہ آدمی اپنے اور بیگانے سب کے
ساتھ سلوک کرے اور جہان تک ممکن ہو کھانے کپڑے سے دریغ نکرے اور حساب بھی
متفرعات عدل سے ہے یعنی جو نیک و بد کہ اس سے ظہور مین آئے اوس پر دھیان کرے
جو نیکی اس سے واقع ہو اوس پر شکر کرے اور عمل بد پر توبہ و استغفار نقل ہے امیر المؤمنین
عمر رضی اللہ عنہ باوجود کمال عدل کے بارہ برس مقام حساب مین رہے ایک مرتبہ اونٹ
صدقے کے بسبب خارش کے نہایت تباہ ہو گئے تھے جس شخص کو دوا ملنے کا حکم دیتے
وہ اقرار نہ کرتا آخر آپ خود جنگل مین تشریف لیجا کے اونٹون کو دوا ملتے تھے ایک روز
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے یہ حال دیکھ کے فرمایا کہ یا عمر یہ کیا رنج اپنے اوپر اختیار کیا ہے
کہا کہ مین ڈرتا ہون کہ یہ اونٹ صدقے کے ضایع ہون اور مین قیامت کیدن جواب سے
عاجز ہون یا علی مین حساب قیامت کی طاقت نہین رکھتا اسواسطے یہ رنج دنیا مین گوارا
کیا ہے اے عزیز و خیال کرو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس قدر عدل رکھتے تھے اور قیامت
سے ڈرتے تھے اور تعجب کی بات یہ ہے کہ تم ہمیشہ ایک دوسرے پر ظلم کرتے ہو اور مطلق اندیشہ نہین کہ
خدا تعالیٰ کو کیا جواب دینگے افسوس ہے اوس شخص پر کہ برادر مؤمن پر ظلم کرے

ایکدن کسی نے ایام خلافت مین پوچھا کہ یا امیر المومنین آپ رات دن مین اتنی بے آرامی کیون اختیار کرتے ہین فرمایا کہ اگر دن کو آرام کرون تو رعیت ضایع ہو اور اگر رات کو آرام کرون تو اندیشۂ قیامت و رخوف قبر بھول جاؤن نقل ہی سلطان محمود کو بعد مرگ اوس کے کسی نے خواب مین دیکھا کہ چلاتا ہی اور کہتا ہی کہ خدا کیواسطے فریاد میری سنو کہ چیونٹیان انکھین میری نکالے ڈالتی ہین پوچھا کہ کیا سبب ہے کہا ایکدن میرے غلام نے کسی محتاج کے گھر جاکے کچھ ایذا پہونچائی تھی اوسکی عوض اب چیونٹیان میری انکھون کین چٹتی ہین اور طرح طرح کی ایذا پہونچاتی ہین نقل ہی کہ ایک امیر ظالم کا منہ وقت مرنے کے کالا ہو گیا تھا لوگون نے آئینہ دکھایا وہ سمجھا کہ آئینے مین کچھ عیب ہے اور آئینہ منگایا اوسمین بھی ویسا ہی دیکھا پھر تیسرا آئینہ منگایا تب ایک شخص نے کہا کہ آئینے مین کچھ عیب نہین ہے جن لوگون پر تونے ظلم کیا ہی اونکی آہ کے دھوئین نے تیرا منہہ کالا کر دیا ہی نقل ہی کہ ایک رات امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بلا کر کہا کہ مدینے کے دروازے کے باہر ایک بڑا قافلہ اوترا ہے چلو اوسکی نگہبانی کرین تو وہ آرام سے سوئین اونھون نے کہا بہت خوب بعد نماز عشا کے دونون صاحب تشریف لیگئے حضرت عمر نے کہا کہ ایکطرف قافلے کے تم کھڑے رہو دوسری طرف مین کہ مال اونکا کوئی نہ چورائے اور مین قیامت کیدن جوابدہی سے عاجز ہون عبداللہ بہت روئے اور تمام رات اسی طرح گذر گئی جب صبح ہوئی امیر المومنین نے آواز دی کہ ای مسلمانون اوٹھو اور تدبیر نماز کی کرو نقل ہی کہ عیسی علیہ السلام ایک گاؤن مین وارد ہوئے دیکھا کہ لوگ وہان کے بہت غمگین ہین سبب غمکا پوچھا کہا ہم مین ایک مرد صالح تھا وہ مر گیا فرمایا قبر اوسکی کہان ہی لوگون نے نشان قبر کا بتایا آپنے دعا کی اور علامتین عذاب کی دیکھ کے باعث اوس کا پوچھا اوس نے عرض کیا کہ مین ایکدن چلا جاتا تھا سینے دیکھا کہ ایک زبردست ایک غریب پر ظلم کرتا ہے ہر چند کہ مجکو طاقت بچا دینے کی بھی لیکن مین اوسکی طرف متوجہ ہوا اب عمر تنے

کے بعد آگ کی جوتیان میرے پانوُن مین پہنائی ہین کہ اونکی گرمی سے سر کا مغز کھولتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بہت روئے العزیز وادس زمانہ سے اب تک کتابون مین یہ حال لکھا گیا ہے کہ سننے والون اور دیکھنے والون کو عبرت ہو اب غور کرو کہ جس شخص نے مظلوم کی مدد نہ کی اوسکا تو یہ حال ہوا جو شخص کسی پر ظلم کریگا اوسکا خدا جانے کیا حال ہوگا جس شخص نے تمام عمر مین ایک لقمہ حرام کا کھایا یا ایک وقت کی نماز قصداً ادا نہ کی یا گواہی ناحق پر دی اوسنے اپنے اوپر ظلم کیا نقل ہے کہ شیخ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے وقت مرنے کے کہا کہ صاحبو مجھکو اس شہر مین دفن نکرنا کہ شاید اگر زمین نے میرے لاشیکو قبول نہ کیا تو مین رسوا ہونگا جو لوگ کہ مجھکو صاحب کرامت کہتے ہین وہ مجھکو صاحب ندامت کہینگے روایت ہے کہ جب مُردیکو قبر مین رکھتے ہین اگر گناہون سے توبہ نہ کی ہے تو ستر مرتبہ قبر مین زندہ کرکے طرح طرح کے سوال اور عذاب کرتے ہین اور قبر اوس سے کہتی ہے کہ اے بندے مجھمین چار تکلیفین ہین تاریکی اور تنگی اور وحشت اور پژمردگی کاش اگر اسی پر اکتفا ہوتی تو خیر قیامت بھی ہے کہ روز حشر کے چالیس برس تمام مخلوق نہایت حیران ہوگی نہ کوئی کسی کو دیکھیگا نہ حرکت کر سکیگا بعضے زانو تک اور بعضے کمر تک اور بعضے ہونٹون تک عرق ندامت مین غرق ہونگے قیامت مین بعضے شخص بخشے جاوینگے بعضے مواخذے مین گرفتار ہونگے پھر ندا ہوگی کہ وہ لوگ کہان ہین جو راتونکو شراب خواری اور فسق فجور کے لیئے جاگتے تھے اب اون کو دوزخ مین ڈالو اے مسلمانون قیامت کے عذاب سے ڈرو اور توبہ کرو اور خدا کا شکر بجا لاو کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہین اونکی اطاعت اور محبت مین رہو کہ تمھاری شفاعت کرین اگر اون کے خلاف راہ چلوگے تو کس منھ سے امید شفاعت اور مغفرت کی رکھوگے جب قیامت کیدن سب مخلوق عرصۂ محشر مین جمع ہوگی ساتون آسمان کے فرشتے آدمیون کے گرداگرد ہونگے اور دوزخ کی آگ اتنی نزدیک ہوگی کہ آدمی اوسکی تابش سے بیتاب ہوکر ایک دوسرے پر گریگا یہانتک کہ ایک آدمی پر ستر آدمی گر کر دھیر

ہوجائینگے ایضاً حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مجھسے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے
فرمایا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بعض لوگ میری امت کے پہاڑ سے زیادہ
طاقت رکھتے ہونگے اور قیامت کے دن وہ سب ذرّے کی طرح برباد ہونگے اور دوزخمین گر
پڑینگے لوگون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کونسا عمل ہی کہ جسکے
سبب سے عبادت آدمی کی حبط ہوجاتی ہی اور اہل اطاعت مستحق دوزخکے ہوجاتے ہین فرمایا
کہ وہ ایسے لوگ ہین کہ نماز روزہ کرتے ہین اور مسلمانون پر شفقت فرماتے ہین لیکن جب لقمۂ حرام
ملجاتا ہے تو اس سے پرہیز نہین کرتے ای مسلمانو جو شخص اپنے تئین لقمۂ حرام سے دور رکھتا ہے
رحمت خدا سے نزدیک ہوتا ہی نقل امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جس سبزہ یا
گھاس پر گذر کرتے کہتے کہ کاش مین گھاس ہوتا ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے پوچھا کہ ای ابابکر تم یہہ تمنا کیون کیا کرتے ہو عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مین عاجز ہون اور اپنی مخلصی چاہتا ہون قیامت کے عذاب سے نقل
حدیث شریف مین آیا ہی کہ قیامت کے دن دواب یعنے چوپائے حاضر کئے جائینگے اور
اون سے پوچھا جائیگا کہ تم بوجھ اٹھانیمین کیون قصور کرتے تھے وہ کہینگے کہ خداوندا
تیرے بندے ہمکو کھانا کم دیتے تھے اور بوجھ زیادہ لادتے تھے کہ ہمکو تحمل اور طاقت اوس
بوجھ کی نہوتی تھی اور ہماری زبان نتھی جو ہم کچھ کہتے ناچار صبر کرتے تھے تب حق تعالےٰ
فرمائیگا کہ جزا اس صبر و تحمل کی یہہ ہی کہ تمکو خاک کردون کہ عیب تمہارے چھپ جائین
بعد اسکے انسانون سے مواخذہ ہوگا یہانتک کہ ہزار آدمی سے ایک بخشا جائیگا
اور باقی مستحق دوزخکے ہونگے بعضے ہزار برس آگ مین جلائے جائینگے بعد اسکے قعر جہنم
مین پھینکے جائینگے پھر ہمسایون سے پوچھا جائیگا کہ تم اپنے ہمسایونکو کیون تکلیف دیتے
تھے پھر مردون سے پوچھا جائیگا کہ تم عورتون سے کیون زنا کرتے تھے اور غیر عورتونکو
نظر شہوت سے دیکھتے تھے اسیطرح عورتون سے بھی پوچھا جائیگا نقل

ایک پیر مرد نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مینے بہت گناہ
کئے ہین مین کیا کرون آپنے فرمایا کہ توبہ کر کہ اللہ تعالی توبہ کرنیوالیکے گناہ بخشدیتا ہے عرض کیا
کہ زمین و آسمان میرا گناہ کرنا جانتے ہین آپنے فرمایا کہ آسمان کاغذ کیطرح لپیٹ دیئے جاینگے
جناب کبریا قرآن مجید مین فرماتا ہے یَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ اور زمین کی
بھی یہ صورت نرہے گی پھر اوس نے عرض کی کہ یا حضرت فرشتون نے نامہ اعمال مین لکھا
ہوگا آپنے فرمایا کہ توبہ کرنیسے جو کچھ نامۂ اعمال مین لکھا ہوتا ہے سب محو اور نابود ہو جاتا ہے پھر اوس نے
عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سب قبول کیا مگر یہ ندامت اور شرمساری کیا کم ہے
کہ خداوند ذوالجلال جانتا ہے کہ مینے کسواسطے پیدا کیا تھا اور اوس نے کیا کیا آپنے فرمایا کہ اللہ
بے نیاز اور ارحم الرحمین ہے جب بندہ اخلاص دل سے توبہ کرتا ہے وہ اپنے فضل و کرم سے
اوس کو نظر رحمت سے دیکھتا ہے اور پھر اوس کے افعال گذشتہ پر خیال نہین فرماتا مناسب یہی
ہے کہ توبہ کرے اور پھر اوس فعل کے نزدیک نجائے نقل ہے کہ بصرے مین ایک عورت
فاحشہ تھی اوسکو شعوانہ نائکا کہتے تھے ایک دن صالح مری کی مجلس وعظ مین گذری صالح
مری اسوقت عذاب دوزخ کا بیان کر رہے تھے کہ جو گنہگارون کیواسطے قیامت مین مقرر
ہوا ہے اور لوگ یہ حال سن کر گریہ و زاری مین مشغول تھے شعوانہ نے دور کھڑے ہو
کر اپنی لونڈی کو بھیجا کہ دیکھ تو اسوقت کیا بیان ہو رہا ہے، لونڈی اوس کی وہان گئی اور وہان
جاکر ایسی متوجہ ہوئی کہ اوس کو خبر جانیکی نرہی شعوانہ نے بعد انتظار کے دوسری لونڈی
بھیجی وہ بھی کلام شیخ سے محو ہوگئی تب شعوانہ ناچار ہو کر خود گئی کیا دیکھتی ہے کہ بہت سے
مرد اور عورتین جمع ہین اور سب گریہ و زاری کرتے ہین اوس نے پوچھا کہ تم سب لوگ کیون
روتے ہو وہ بولے کہ اپنے گناہون پر روتے ہین کہ اسکی عوض مین قیامت کیدن عذاب شدید
مین گرفتار ہون گے شعوانہ کو اس بات کے سننے سے ایک سوز و گداز حاصل ہوا اور صالح
مری سے کہا کہ ای صالح اگر کوئی گنہگار اپنے گناہون سے توبہ کرکے اللہ کیطرف رجوع کرے

اللہ تعالی اوس کی توبہ قبول کرتا ہی اور اوس سے معاف فرماتا ہی صالح نے کہا البتہ شعوانہ
نے کہا کہ ای صالح میرے گناہ تمام دنیا کے پہاڑون سے بھاری اور ساتون طبقات زمین سے
گران اور زیادہ ہین صالح نے کہا کہ اگر تیرے گناہ شعوانہ کے گناہون سے بھی زیادہ ہون گے
اور تو جب توبہ کریگی اللہ تعالی بخشد یگا یہ سن کر بہت روئی اور کہا کہ ای صالح وہ شعوانہ گنہگار
مین ہی ہون تمھارے سامنے توبہ کرتی ہون اور اللہ تعالی کیطرف رجوع لاتی ہون یہ کہکر
رونے لگی اور کہنے لگی کہ خداوندا مین چالیس برس گناہون مین مبتلا رہی جوانی جاتی رہی
آئینے مین اپنی صورت دیکھی وہ رنگ اور روپ کیا ہوا اور آسمان کیطرف نگاہ حسرت
سے دیکھا اور مناجات کی کہ الٰہی آج تونے مجھے دوستون سے جدا کیا قیامت مین اپنی
رحمت سے جدا نکرنا الٰہی آج درد والم سے جلتی ہون کل مجکو دوزخ مین نہ جلانا الٰہی آج عذاب
مین گرفتار ہون کل عذاب جہنم سے بچانا اسی طرح سے مناجات کرتی ہوئی اور روتی ہوئی
سوگئی کیا دیکھتی ہی کہ ایک شخص کہتا ہی کہ سو مت اور اسی طرح سے گریہ وزاری مین
مشغول رہ کہ اللہ تعالی رونیکو بہت دوست رکھتا ہی ای گنہگار و لازم ہے کہ اپنے گناہون کو یاد
کرکے خوب رویا کرو کہ جو بندہ عاصی اپنے گناہون پر خیال کرکے رویا کرتا ہی اللہ
تعالی فرشتون سے فرماتا ہے کہ دیکھو یہ میرا بندہ کسطرح سے اپنے گناہون کو یاد کرکے روتا ہے
اور میری طرف رجوع ہوا ہی اور اپنے گناہونکا عذر چاہتا ہی تم گواہ رہو کہ مین نے گناہ
اوسکے بخشے الٰہی ہم سب بندون کو توبہ کی توفیق دیجانا چاہئیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی
کہ ای بندے اگر تو عاصی ہی تو مین غفار ہون اگر تو پر عیب ہے تو مین ستار ہون **نقل**
ایکدن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک جوان سے کہا کہ کب تک گناہ کیا کریگا اوس نے کہا کہ
اللہ رحیم اور غفور ہی فرمایا کہ فی الواقع لیکن عذاب اوسکا سخت الیم ہی جوان نے ایک نعرہ
مارا اور جان خدا کو سونپی حضرت عمر بہت روئے اور تجہیز و تکفین کی طیاری کرکے جنازے کے
ہمراہ تشریف لیگئے کسی نے کہا یا عمر یہ شخص بڑا فاجر و فاسق تھا آپنے کہا اس نے اسطرح سے توبہ

کی ہی کہ اگر اس توبہ کو تقسیم کرون تو تمام عالم بخشا جاے الٰہی صدقہ اپنے رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم کا تسم گنہ گارون کو اپنی رحمت سے محروم نکرنا **مقصد دسوان سخاوت
اور صدقے کی فضیلت مین** سخاوت چار قسم پر ہوتی ہی ایک سخاوت مالی دوسری
سخاوت بدنی تیسری سخاوت جانی چوتھی سخاوت دلی مومن مال دیتا ہی اور آخرت مین لیتا ہے
اور مجتہد اپنا تن بدن خدمت مین دیکر ہدایت کرتا ہی اور ثواب لیتا ہی اور غازی اپنی
جان راہ خدا مین نثار کرتا ہی اور حیات ابدی پاتا ہی عارف سخاوت دلی سے لوگونکو
معرفت خدا کی سکھاتا ہی اور اجر پاتا ہی اور بعد مرنے کے دو شخص حسرت لیجاتے ہین
ایک وہ شخص کہ کھلانیکا مقدور رکہتا ہی اور کھلاتا نہین دوسرا وہ شخص کہ علم رکہتا ہی
اور عمل نہین کرتا **نقل** پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ دروازہ کعبہ کی
زنجیر پکڑے ہوے کہتا ہی کہ الٰہی اس کعبہ کی برکت سے میرے گناہ بخشدے آپنے فرمایا کہ
تونے کیا گناہ کیا ہی اُسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ گناہ میرا بہت بڑا ہی آپنے فرمایا کہ
لوح وقلم عرش وکرسی سے بھی بڑا ہی اُسنے کہا کہ ہان ان سب سے زیادہ ہی تب آپ نے
فرمایا کہ اللہ بڑا ہی یا تیرا گناہ اُسنے کہا اللہ سب سے بڑا ہی فرمایا کہ بیان کر گناہ کیا ہی کہا کہ یا
رسول اللہ مین تونگر ہون اور بہت مال ومتاع رکہتا ہون لیکن جب کوئی فقیر محتاج
مجھہ سے سوال کرتا ہی میرے بدن کو آگ لگ جاتی ہی اور جی جل جاتا ہی فرمایا کہ دور ہو ای کم
بخت دور ہو کہ تیرے اعمال کی شامت سے ایسا نہو کہ تمام مخلوق جلجاے قسم ہی اُس خدا کی جسنے
مجکو مخلوق کی ہدایت کیواسطے مبعوث کیا ہے اگر ہزار برس اس کعبے مین تو نماز پڑھے اور روزہ
رکھے اور اسقدر روئے کہ آنسوؤنکا دریا جاری ہو جائے اور درخت اُسکے پانی سے پیدا ہون
اور لوگ اُس سے فائدہ پائین با اینہمہ اگر بخل مین مریگا تو دوزخ مین پڑیگا کہ بخل بمنزلہ کفر ہی
اور کفر کا بدلہ آتش جہنم ہی **نقل** ہی کہ یحیی پیغمبر علیہ السلام نے شیطان کو خواب مین دیکھا
پوچھا کہ دنیا مین تو کسکو دوست رکہتا ہی اور کسکو دشمن اُسنے کہا کہ بخیل کو دوست

جانتا ہون کہ دن رات نماز اور عبادت مین جان مارتا ہی اور اُسکا بخل اُسکی تمام عبادت
کو ضایع کرتا ہے اور فاسق سخی کو دشمن رکھتا ہون کہ شب و روز شراب پیتا ہی اور منہیات
مین مصروف رہتا ہی مگر ڈرتا ہون کہ اللہ تعالی اُسکی سخاوت کی برکت سے اُس پر رحمت
کرے اور توفیق توبہ کی دے اور بخشے اور جنت عنایت کرے **نقل** ہی کہ عبداللہ ابن
جعفر رضی اللہ عنہما ایکبار سفر سے آتے تھے راہ مین ایک باغ چھوارونکا دیکھہ کے درخت
کے سائے تلے بیٹھہ گئے وہان ایک غلام حبشی تہا ایک شخص تین روٹیان جو کی اُسکے واسطے
لایا اور اُسیوقت ایک کتا بھوکا وہان آگیا اُس غلام نے ایک ایک روٹی اُسکو کھلادی
اور آپ ویسا ہی بیٹھہ رہا عبداللہ اُسکی سخاوت دیکھکر متعجب ہوئے اور پوچھا کہ ایعزیز تیرے
واسطے ہر روز کیا مقرر ہی اُسنے کہا کہ یہی تین روٹیان عبداللہ نے کہا کہ پھر اب آج
کیا کھائیگا اُسنے کہا صبر کرونگا مناسب نتہا کہ یہہ کتا اتنی دور سے بھوکا آیا تہا وہ بھوکا
پھر جاتا اور مین اپنا پیٹ بھرتا اور اُسکو نہ کھلاتا عبداللہ نے کہا کہ سبحان اللہ مجکو
لوگ ملامت کرتے ہین کہ مال اپنا خیرات مین تلف کرتا ہی حقیقت مین یہہ غلام مجہہ سے بہت
زیادہ سخی ہی دو ہزار درم دیکر اُسکو خرید کیا اور آزاد کر دیا اور کہا کہ سخاوتکی برکت سے
اُس غلام کو درجہ آزادی کا ملا اگر خدائے کریم مرد سخی کو عذاب قبر اور آتش دوزخ سے
آزاد کرے کیا عجب ہے **نقل** ہے کہ بشر حافی کے پاس نزع کیوقت ایک سائل آیا اور
سوال کیا اُسوقت کچھہ موجود نہ تھا پیراہن اپنا اُتارکے اُسکو دیدیا اور جان بحق تسلیم کی
نقل ہے سلطان ابوسعید ابو الخیر خراسانی قدس سرہ فرمایا کرتے تھے کہ ای تونگرو درویشون
کی خدمت کیا کرو کہ سلامتی تمہاری انہین کی دعا سے ہی جسطرح سلامتی بادشاہون
کی رعیت کی آبادی اور آسایش اور دعا سے ہوتی ہی **نقل** ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام
ایک باغمین گئے دیکھا کہ انگور بہت سے لگے ہین فرمایا کہ دیکھون کہ مالک اس باغ
کا اس نعمت پر شاکر ہی یا نہین لباس ٹاٹ کا بالون سے سیا ہوا پہنے تشریف لیگئے اور اس سے فرمایا

کہ ای خواجہ حق تعالی نے تجکو بہت انگور دئے ہین جوانمردی کر اور ایک خوشہ انگور کا نذر خدا
مجکو دے اوسکو درویشون سے ننگ تھی کچھ التفات نکیا آپ ویساہی پھر گئے یہ باغمین جاکر
کیا دیکھتا ہی کہ ہر خوشے کی جگہہ آدمی کا سر لٹکا ہوا ہی اور خون اسمین سے ٹپک رہا ہی مارے
ڈر کے اوسکا بدن کانپنے لگا ادہر اودہر ڈھونڈ کے آپکو پایا اور سر اپنا آپکے قدم پر رکھہ
کے عرض کیا کہ یا حضرت مین نے سزا اپنے بخیلی کی پائی اب توبہ کرتا ہون تقصیر میری
معاف کیجئے اور تشریف لیچلیئے اور دعا فرمائے کہ میرا باغ پھر ویسا ہی ہوجائے حضرت
عیسیٰ کمال اخلاق و مروت سے پھر تشریف لائے اور باغکا یہ حال دیکھکر دعا کی کہ الٰہی ان درختون
کو پھر انگور سے بار ور کردے آپکی دعا سے اوسیوقت وہ خوشے انگور کے بدستور ہوگئے
تب مالک باغ نے متحیر ہوکر پوچھا کہ ایعزیز تیرا کیا نام ہی فرمایا کہ عیسیٰ بس وہ یہ نام سنتے ہی
قدمون پر گرا اور عرض کی کہ یہ باغ آپکی نذر ہی اسکو قبول کیجئے آپ نے فرمایا کہ مین
باغ لیکر کیا کرونگا نیاز خدا یہی ہی کہ جو محتاج فقیر تیرے باغ مین آیا کرے اوسکو
محروم نکیا کر اور اوس کے سوال سے آزردہ نہوا کر سبحان اللہ عجب ماجرا ہی کہ اہل دنیا اسوقت
ممنوعمین ہزارون روپے صرف کرتے ہین اور نفرین و ملامت زمانے کی سنتے ہین اور
فقیر اور مستحق جکو ایک روپیا کیا کہ ایک دمڑی بھی دیکر دعائے خیر سننا گوارا نہین کرتے
بلکہ محتاجون اور مانگنے والونسے رنجیدہ اور برہم ہوکر اون کو سخت سست کہتے ہین
اسیواسطے یہ لوگ جسقدر محتاجون سے کج خلقی اور تندخوئی کرتے ہین اوسی قدر اللہ
تعالی ظالمون کو اون پر مسلط کرتا ہی مسلمانون کو چاہیے کہ جسوقت کوئی فقیر سوال
کرے تو دلمین برا نہ مانے اور ترشرو نہو اور سخت زبانی نکرے اوسوقت جو کچھ موجود
ہو دیدیوے اور اگر باوجود ہونے کے ندیگا تو کوئی زبردست ظالم اوس سے چھین لیگا چنانچہ
شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین س چو سائل از تو بزاری طلب کند چیزے
بدہ وگرنہ ستمگر بزور بستاند اور آدمی کو چاہیے کہ اپنے دلمین یہ خیال کرے کہ مین

جب پیدا ہوا تھا تو میرے پاس کیا تھا ایک بالشت بھر بھی کپڑا نہ تھا اللہ تعالےٰ نے مجکو پیدا کیا تو
وہی کھانا دیا دولت دنیا اور اسباب اور نعمت ایمان اپنے فضل وکرم سے عطا کی اور حکم کیا کہ میرے
محتاج بندون پر احسان کیا کرو مین اوس احسان کی عوض مین تمپر رحمت کرونگا اور تمھارے
مال واسباب مین ترقی بخشونگا اور آخرت مین بھی راحت دونگا چنانچہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین بیزار ہون اوس شخص سے کہ زکواۃ مال کی نہ دے اور قرض
ادا نکرے اور مہمان نہ رکھتا ہو ایکدن علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ رونے تھے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے سبب رونے کا پوچھا عرض کیا کہ یا رسول اللہ سات روز سے میرے گھر مین
کوئی مہمان نہین آیا اسواسطے مین نہایت اندوہگین ہون یہ سن کر آپ بھی روئے اور
فرمایا کہ یا علی جبرئیل امین نے مجکو خبر دی ہے کہ جو مہمان کسیکے گھر آتا ہے ہزارون
برکتین اوسکے ساتھ آتی ہین اور ہزارون رحمتین اوس گھر پر نازل ہوتی ہین اور گناہ
صاحب خانہ اور اوسکے متعلقون کے بخشے جاتے ہین اور جو لقمہ کہ مہمان کھاتا ہے
ہر لقمے پر ہزار شہیدون کا ثواب ملتا ہے اور ثواب حج اور عمرہ کا اوس کو دیا جاتا ہے
اور سمجھنا چاہیے کہ سخاوت مال کو زیادہ کرتی ہے اور عمر مین برکت ہوتی ہے جان کندن
کی سختی آسان ہو جاتی ہے اور قبر مین فرشتے رحمت کے مونس اور غمگسار ہوتے ہین
قیامت کیدن سر پر سایہ ہوتا ہے اور سخاوت جنت کی طرف رہنما ہوتی ہے پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سخاوت کرو اگرچہ آدھا خرما ہو کہ وہ آدھا خرما تمھاری قبر کو
روشن کریگا اور منہ کی سیاہی کو دور کریگا حساب قیامت کا آسان ہوگا عیب پوشی
ہوگی اور سخاوت کی برکت سے پل صراط سے اوترنا سہل ہو جائیگا آتش جہنم مین اور تم مین
سخاوت حایل ہو جائیگی ایک شخص نے کسی عارف سے پوچھا کہ نیک بخت کون ہے اور
بدبخت کون ہے جواب دیا کہ نیکبخت وہ ہے جسنے کھایا اور کھلایا اور بدبخت وہ ہے کہ مرا
اور چھوڑ گیا یہ حکایت مشہور ہے کہ ایک شخص نے کتے کو پانی پلایا تھا اللہ نے اوسکی مغفرت کی

نقل ہی کہ امام شافعی رحمۃ اللہ مکے کو جاتے تھے دس ہزار درم راہ خدا مین دینے
کے لئے ہمراہ لئے تھے شہر کے باہر خیمہ کیا اور سب درمون کا ڈھیر لگا کر بیٹھے جو شخص
آکر سلام کرتا تہا مٹھی بھر اُسکو دیتے تھے نماز ظہر تک ایک درم بھی باقی نرہا لکہا ہی کہ
سخی فاسق کو اللہ تعالی زاہد بخیل سے زیادہ دوست رکہتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہی کہ میری امت کے ابدال بسبب روزہ نماز کے جنت کو نہ جائینگے بلکہ صفائی طینت اور دلکے
پاک ہونے سے اور شفقت اور نصیحت بہ نسبت مخلوق کے اور سخاوت اور بجالانے امر الٰہی کے داخل
جنت ہونگے اور جو ولی پیدا ہوتا ہی دو علامتین اُسمین موجود ہوتی ہین ایک خوش خلقی دوسری
سخاوت روایت ہی کہ ایک دن کسی بندہ خدا کو احسان سے خوش کر دینا ہزار رکعت نماز نفل سے بہتر
اور دینا بہر حال بہتر ہی نیک آدمی کے دینے سے خدا خوش ہوتا ہی اور مال مین برکت
ہوتی ہی اور بد آدمی کے دینے سے اُسکے شر سے محفوظ رہتا ہی چنانچہ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے
ہین ۔ بہر نیک و بد بذل کن سیم و زر ۔ کہ آن کسب خیرات واین دفع شر ۔
لکھا ہی کہ ہر روز جب آفتاب نکلتا ہی حق تعالی دو فرشتے بھیجتا ہی کہ دنیا مین منادی
کرین کہ اے لوگو تھوڑے رزق پر کفایت کرو کہ زیادتی مال و اسباب کی تمکو میری یاد سے
غافل کریگی اور دو فرشتے اور موکل ہوتے ہین وہ دعا کرتے ہین کہ الٰہی سخاوت کرنیوالون
کے مال مین برکت دے اور بخیلون کے مال کو ضایع کر لکھا ہی کہ جب کوئی سائل کچھہ
سوال کرے تو اُسکی بات سب سنو اور کلام کو اُسکے قطع نہ کرو جو کچھہ ہو سکے اُسکی حاجت
روائی کرو اور اگر معذور ہو کہ کچھہ نہین دے سکتے تو خوش اخلاقی اور دلجوئی سے اُسکو راضی
رکھو کہ شاید وہ سائل آدمی ہو فرشتہ ہو کہ حکم الٰہی سے تمہارے امتحان اخلاق اور عادات کے
واسطے آیا ہو کہ تم فقیرون اور مسکینون کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو اور جو کچھہ تمکو اللہ تعالی نے
دیا ہی اُسکو بموجب حکم خدا اور رسول کے صرف کرتے ہو یا نہین روایت ہی کہ جو شخص
وقت بیماری مین جو کچھہ خیرات کرتا ہی تمام آفتون اور مکروہات سے محفوظ رہتا ہے

اور مال مین کمی نہین ہوتی بلکہ زیادتی ہوتی ہی اللہ تعالی دینے سے راضی ہوتا ہی اور
شیطان ندینے سے خوش ہوتا ہی روایت ہی کہ ساق عرش پر تین کلمے لکھے ہین اول یہ
کہ اللہ ایک ہی اور محمد رسول اوسکا ہی دوسرا یہ کہ مخلوق گنہگار ہی اور اللہ بخشنے والا غفار
ہی تیسرا یہ کہ فایدہ اور نفع اوسی کو ہی کہ جس نے مال پنا خدا کی راہ مین قبل مرنے کے صرف
کیا اور توشہ آخرت کا بھیجا اور نقصان اوس شخص کے لیئے ہی کہ جس نے مال جمع کیا
نہ کھایا نہ کھلایا اور سب چھوڑ مرا روایت ہی کہ جو شخص پانچ چیزین اپنے اوپر لازم کرتا ہی اللہ
تعالی بھی پانچ چیزین اوسپر لازم فرماتا ہی نماز پنجگانہ سے ایمان زکواۃ سے برکت صدقے
سے تندرستی دعا سے رحمت اداے حقوق رعایا سے بقائی ملک ریاست ابن مسعود سے
روایت ہی کہ جو شخص تندرستی مین ایک درم راہ خدا مین دے اس سے بہتر ہی کہ بیماری مین سو
درم دے اور زندگی مین اپنے ہاتھ سے ایک درم دینا بہتر ہی اس سے کہ مرنے کے بعد کوئی اوس
کے نام سے ہزار درم دے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت مین ایک شخص نہایت بخیل تھا اوسکو
ملعون کہتے تھے اتفاقاً ایک مرتبہ کوئی شخص جہاد کو جاتا تھا اوس بخیل کے پاس گیا اور کہا کہ
مین جہاد کو جاتا ہون میرے پاس تلوار نہین ہی اگر خدا کی راہ مین واسطے جہاد کے ایک تلوار مجھکو دے
تو اوسکی عوض مین اللہ تجھکو جنت دیگا اوس بخیل نے ندی وہ چلا گیا بعد اوس کے وہ بخیل اپنے
دلمین بہت پشیمان ہوا اور اوس کو بلا کے تلوار دی اور بہت عذر کیا یہ شخص تلوار لیکر بہت
خوش ہوا اور اپنے گھر آیا حسب اتفاق حضرت عیسی علیہ السلام اوس کے پاس تشریف لیگئے
اور پوچھا کہ یہ تلوار تجھکو کس نے دی اوس نے کہا کہ ملعون بخیل نے آپ اوس کے پاس چلے کہ اوسکو
جنت کی خوشخبری دین ایک عابد کہ ستر برس سے صایم الدہر اور قایم اللیل تھا راہ مین حضرت
عیسی علیہ السلام کو ملا پوچھا کہ آپ کہان جاتے ہین آپ نے فرمایا کہ ملعون بخیل کے پاس جاتا ہون
عابد نے کہا کہ آپ اوس کے پاس نجائیے ایسا نہو کہ اوسکی شامت اعمال سے آگ برسے اور ہم
سب جلجائین اوسی وقت حضرت عیسی علیہ السلام پر وحی آئی کہ ای عیسی اس عابد سے کہدو

کہ ہم نے اس ملعون بخیل کو بسبب اپنی تلوار کے کہ راہ خدا مین دی اپنا دوست کیا اور تجکو بسبب جود
پسندی اور تکبر کے ملعون کیا اور تیری جگہہ جو بہشت مین تھی وہ اوسکو دی اور اوسکی جگہہ جو دوزخ
مین تھی وہ تجکو دی گئی روایت ہی ابو درداء رضی اللہ عنہ سے کہ ایکدن مین موجود تھا کہ حضرت
عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کیواسطے تین لاکھ ستر ہزار درم عبد اللہ بن عباس نے بھیجے آپنے
اوسیدن سب کے سب فقیرون اور محتاجون کو تقسیم کردے شام کیوقت لونڈی سے کہا کہ کچھ کہانیکو
لا کہ افطار کرون لونڈی نے جو کی روٹی اور زیتون کا تیل لا کے آگے رکہا اور عرض کیا کہ آج آپ نے
اسقدر خیرات کی اور ایک درم اسواسطے نہ رکھا کہ افطار کے صرف مین آتا فرمایا کہ اگر اوسوقت
تو یاد دلاتی البتہ منگوا لیا جاتا خیر اب آخرت مین دیکھ لیا جائیگا اور ایک مرتبہ ستر ہزار درم عبد اللہ نے
بطور ہدیے کے بھیجے تھے حضرت عائشہ نے سب محتاجون اور فقیرون کو بانٹ دیے اور ثواب
اوسکا روح پر فتوح حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشدیا نقل ہی عبد اللہ بن زبیر کو پچاس
درم میراث مین ملے تھے سب درویشون کو تقسیم کر دئے لوگون نے کہا کہ یہ کیا کرتے ہو تمھارا مایہ
بضاعت تو یہی ہی کہا کہ مین جنت اور دیدار خدا چاہتا ہون کیا اس مال بیوفا پر بخیلی کرون
اور اسسے دل باندہون نقل ہی کہ ایک عورت صاحب جمال کسی تونگر کے پاس گئی اور اپنی
عاجزی بیان کرکے ایک درم مانگا اوسنے اوسکے حال پر رحم کرکے چار ہزار درم دئے لوگون نے
کہا کہ اس عورت نے ایک درم مانگا تھا تم نے چار ہزار کیون دئے جواب دیا کہ مین نے اسکا جمال دیکھکر
اندیشہ کیا کہ شاید در صورت حاجت کے خدا جانے اسکو کس سے اتفاق سوال کا پڑے اور کیا
معاملہ درپیش آئے اسواسطے مین نے اوسکی تمام عمر کی عزت باقی رکھی اوسکو کبھی لغزش نہو
اور قیامت کیدن خدا تعالے میری عزت باقی رکھے ایک بزرگ فرماتے تھے کہ سلف کے
بزرگ جسقدر لعل و یاقوت و جواہر کے تلف ہونیسے غمناک ہوتے تھے اگر یہ لوگ فرض کے
ترک ہونیسے غمگین ہون یا جسقدر کہ وہ لوگ بے گناہ کئے خائف اور تائب ہوتے تھے اگر یہ لوگ
گناہ کبیرہ کرکے ڈرین یا جسقدر وہ لوگ دشمنون پر مہربانی اور شفقت کرتے تھے یہ لوگ

مسلمان بھائیون پر شفقت کرین تو بہت غنیمت اور مقام خوشی کا ہے نقل ہے کہ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام ایک گانون مین تشریف لیگئے وہان کے لوگون نے شکایت کی کہ یا نبی
اللہ یہان ایک دہوبی ہے کہ وہ کپڑے ہمارے چرالیتا ہے یا بدل ڈالتا ہے اس سبب سے ہم اس سے
بہت عاجز ہین اور تکلیف اٹھاتے ہین آج وہ کپڑے دھونے گیا ہے آپ دعا کیجیے
کہ وہ وہین غارت ہو جائے اور پھر کے نہ آئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اون لوگون کی
درخواست سے دعا کی کہ خدایا اوس موذی کو وہین ہلاک کر اور پھر یہان نہ لا اتفاقاً وہ دھوبی
اپنے ساتھ روٹی لیگیا تھا نا گاہ ایک فقیر کا وہان گذر ہوا بھوکا تھا اوس نے اوس دہوبی سے
کھانا مانگا دھوبی نے ایک روٹی اوسے دی اوس فقیر نے کہا کہ تو جیسے لوگون کے کپڑے
صاف کیا کرتا ہے اللہ تعالیٰ تیرے دلکو پاک و صاف کرے اوس دہوبی نے ایک روٹی
اور دی فقیر نے کہا الٰہی اس کو سب بلاؤن سے محفوظ رکھ اوس دھوبی نے تیسری روٹی بھی
اوس کو دی فقیر نے کہا الٰہی اسی شخص کو ایک گھر جنت مین دے مشرق سے مغرب تک اوس فقیر کی
تینون دعائین قبول ہوئین شام کو وہ دہوبی موافق معمول کے اپنے گھر آیا لوگون نے حضرت
عیسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ حضرت آپ نے یہ کیسی دعا کی تھی کہ وہ صحیح
و سالم اپنے گھر آیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اوس دھوبی کے پاس آئے اور پوچھا کہ ای عزیز تو نے
آج کونسا عمل نیک کیا ہے بیان کر اوس نے کہا کہ حضرت ایک مسافر وارد ہوا اور اوس نے مجھسے
کھانے کو مانگا مین نے تین روٹیان اوسکو دین اوس نے بہت مہربانی کی اور مجھکو دعا
دی اور چلا گیا اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا اور وحی کی کہ ای عیسیٰ اس دھوبی سے
کہہ کہ گٹھہ کپڑونکا کھولے جب اوس دھوبی نے کپڑونکا گٹھہ کھولا کیا دیکھتا ہے کہ ایک کالا سانپ
اوسمین بیٹھا ہے اور منہ پر اوس کے مہر لگی ہے عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ای سانپ تجھکو
خدا تعالیٰ نے اس شخص کے ہلاک کرنیکے واسطے بھیجا تھا تو کسواسطے ٹھہر رہا اور اوس کو ہلاک
نکیا سانپ نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ مین نے چاہا کہ اس کو کاٹون تین روٹیان اس نے

جو راہ خدا مین دین فرشتنے منہ میرا اوس سے بند کرکے مُہر کردی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے
فرمایا کہ مرد خدا اللہ تعالےٰ نے تیرے سب گناہ بخشدئے روایت ہی شیخ الاسلام احمد جامی
سے کہ ایک لڑکا اپنی ماں کے ساتھہ راہ مین چلا جاتا تھا ناگاہ بھیڑیا اوس کو لیگیا ماں اوسکی
روتی ہیٹتی رہگئی اتفاقاً ایک فقیر راہ مین ملا اور اوس نے کچھہ کھانیکو مانگا اوس کے پاس
ایک روٹی تھی اوس نے حوالے کی اوسیوقت بھیڑیا اوس لڑکے کو صحیح وسالم لاکر راہ
مین رکھہ گیا اور بھاگ گیا روایت ہی ابوذر غفاری سے کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
ایک دن بیٹھی تھین کہ ایک عورت نے آکر سوال کیا آپنے کچھہ دیا اوسنے بائین ہاتھہ سے
لیا آپنے پوچھا کہ تونے داہنے ہاتھہ سے کیون نہین لیا وہ بولی کہ اے بی بی میری ماں
بہت بخیل تھی اور باپ بڑا سخی جب یہ دونون مرگئے مین نے ایک بار خواب مین دیکھا کہ قیامت
قایم ہوئی ہے ماں میری پیاس کی شدت سے چلاتی ہے اور باپ حوض کوثر پر کھڑا ہوا پیاسون
کو پانی پلاتا ہی مینے بسبب محبت کے ایک پیالہ پانی کا باپ سے مانگ کر اوسکو دیا اتنے مین
ایک آواز آئی کہ جسنے اس عورت کو پانی دیا ہاتھہ اوسکا خشک ہو جب نیند سے چونکی تو ہاتھہ
خشک تھا نقل ہی کہ ایک دن مالک دینار سے ایک سائل نے کچھہ سوال کیا زنبیل چھوارون
سے بھری ہوئی رکھی تھی اونھون نے آدھے چھوارے سائل کو دئے وہ بولا کہ
تو زاہد نہین ہی اونھون نے پوچھا کیون جواب دیا کہ بادشاہ دو جہان کو کوئی شخص
آدھی چیز نذر دیتا ہے مالک نے بہت معذرت کی اور سب چھوارے اوس کو بخشدئے نقل ہے
ایک اعرابی کے پاس بہت سی بھیڑیان تھین اور کبھی وہ کچھہ خیرات نکرتا تھا ایکدن ایک بچہ
دبلا سوکھا ہوا بھیڑی کا راہ خدا مین صدقہ دیا بعد چند روز کے اوس نے خواب مین دیکھا
کہ اوس کی سب بھیڑیان اژدہا بن کر اوسکی طرف دوڑتی ہین قریب تھا کہ اوس کو نگل جائین
اتنے مین وہ بچہ لاغر کہ جو اوسنے خیرات کیا تھا پیدا ہوا اور اس نے اوس بلا کو دفع کیا
صبح کو اوسنے آدھی بھیڑیان للہ خیرات کردین نقل ہے شیخ الاسلام احمد جام رحمۃ اللہ

علیہ سے کہ سولہہ خصلتین بندے کو نیکون کے درجے پر پوہنچاتی ہین قرآن پڑھنا نیکون کی صحبت مین بیٹھنا خویش اقربا کے حقوق ادا کرنا راتکو عبادت مین جاگنا عالمون کو دوست رکھنا اندیشہ قیامت کرنا خواہش نفسانی اور حرص مال وجاہ کی دلسے کھونا امورات دنیوی مین زیادہ طلبی نکرنا تھوڑے پر راضی رہنا قناعت کرنا کم کھانا کم بولنا ہر شخص سے اوس کے رتبے کے موافق تواضع اور اخلاق سے پیش آنا درویشون فقیرون سے شفقت اور مروت اور سلوک کرنا یتیمون پر مہربانی کرنا موت کو ہمیشہ یاد رکھنا جو کچھہ ہوسکے صدقہ دینا لکھا ہے کہ سات چیزین صدقے کو رونق اور درجہ قبولیت کا بخشتی ہین اول مال حلال سے دینا دوسرے تھوڑے مال سے صدقہ دینا تیسرے صدقہ دینے مین دیر نکرنا کہ تاخیر مین شیطان راہ زنی کرتا ہے چوتھے خوشی سے دینا پانچوین چھپا کر دینا چھٹے دیکر احسان نہ جتانا کہ ثواب صدقے کا باطل ہوجاتا ہے بموجب کریمہ طیبہ کے کہ لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ساتوین جو خویش و اقربا محتاج ہون اونکو دینا لکھا ہے کہ صدقہ دینے مین دس فائدے ہین پانچ دنیا مین اور پانچ آخرت مین دنیا مین صدقہ دینا مال کو پاک کرتا ہے دوسرے گناہون کو مٹاتا ہے تیسرے امراض اور بیمار یکو دور کرتا ہے چوتھے قلب کو فرحت ہوتی ہے پانچوین مال کو بڑھاتا ہے اور آخرت مین یہ فائدے ہوتے ہین کہ قیامت کے دن صدقہ سایہ ہوجاتا ہے تاکہ آفتاب کی گرمی سے محفوظ رہے دوسرے حساب آسان ہوتا ہے تیسرے پلہ میزان کا جسمین حسنات رکھے جاتے ہین بھاری ہوجاتا ہے چوتھے پل صراط سے گذرنا سہل ہوجاتا ہے پانچوین جنت مین درجہ زیادہ بڑھتا ہے بالفرض اگر یہ سب کچھہ ہو تو دعا محتاجون اور مسلمانون کی کیا کم ہے ہر مسلمان کو لازم ہے کہ واسطے خوشنودی خدائے برتر کے صدقہ دیا کرے کہ ابلیس لعین کو رنج ہوا کرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبتک میری امت ستر شیطانون سے لڑکر فتح نہ پائیگی صدقہ دینے پر قادر نہوگی اللہ تعالٰے نے فرمایا ہے کہ سائل کو رنجیدہ نکیا کرو اور خود بھی آزردہ نہوا کرو اور یہ رنجش دو سبب سے

ہوتی ہی اول جہل اور حماقت سے دوسرے اس خیال سے کہ مال مین نقصان آجائیگا بلکہ سمجھے کہ ایک دینے سے دس ملتے ہین چنانچہ جناب کبریا فرماتا ہی کہ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا حیف ہے اوس شخص پر کہ ایسی سعادت سے محروم رہے اور مسلمان کو چاہئیے کہ درویش او محتاج اپنے تئین بہتر نہ سمجھے اور اوس کو حقیر نجانے اسواسطے کہ بموجب حدیث شریف کے درویش غنی سے پہلے جنت مین جائیگا اللہ تعالے درویش کو بہ نسبت غنی کے زیادہ دوست رکھتا ہے اور مناسب ہے کہ صدقہ چھپا کے دیا کرے تاکہ بلاؤن سے محفوظ رہے اور ریا سے بچے چنانچہ سلطان ابوسعید ابوالخیر خراسانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ صدقہ چھپا کر دینا غضب خدا سے محفوظ رکھتا ہی نقل ہی شیخ لقمان بریدہ رحمۃ اللہ علیہ سے کہ قیامت کیدن دو شخص سایے عرش کے نیچے ہونگے ایک بادشاہ عادل دوسرے وہ شخص کہ راہ خدا مین صدقہ اسطرح چھپا کر دے کہ دوسرے ہاتھ کو خبر نہو لکھا ہے کہ جو شخص صدقہ چھپا کر دیتا ہی اوس کے نامۂ اعمال مین حسنات لکھے جاتے ہین اور جو شخص ظاہر کر کے دیتا ہی اوس کے نامۂ اعمال مین ریا لکھی جاتی ہے اسیواسطے اگلے لوگ جو کچھ دیتے تھے بہت چھپا کر دیتے تھے بلکہ اندھون کو تلاش کر کے دیتے تھے کہ لینے والا نجانے کہ کسنے دیا اور اکثر فقیرون کی راہ مین ڈال دیتے تھے کہ بے منت او احسان اوٹھالین اور بعضے اور شخص کے ہاتھ سے دلواتے تھے غرض اس سے یہ تھی کہ ریا کو دخل نہو کہ ریا آدمی کو ہلاک کرتی ہی اور جو شخص کہ صدقہ اخلاص سے دیتا ہی اللہ قبول فرماتا ہے مناسب یہ ہے کہ لینے والے کا احسان مانے اوس پر احسان نکرے جو شخص مال حلال سے صدقہ دیتا ہی اللہ تعالے اس مہربانی سے اوسکی پرورش کرتا ہی جسطرح تم بچھیڑے اور درخت کو پالتے ہو اور اللہ تعالے صدقہ دینے والے پر ستر دروازے فتنہ و فساد کے بند کرتا ہی اور جو شخص سائل کو ناامید پھیرتا ہی سات دن فرشتے رحمت کے اوسکی طرف متوجہ نہین ہوتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دو کام ہمیشہ اپنے ہاتھ سے کیا کرتے تھے ایک مسکینون کو صدقہ دینا دوسرے وضو اور طہارت کیواسطے پانی رکھنا لکھا ہی کہ جو کوئی

ننگے کو کپڑا پہناتا ہے وہ کپڑا جبتک اوس کے بدن پر رہتا ہے یہ شخص سب آفات و بلیات سے
محفوظ رہتا ہے ایضاً ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صدقہ سب عبادتون سے افضل ہے
سوائے نماز مکتوبہ کے لقمان حکیم اپنے بیٹے کو نصیحت کیا کرتے تھے کہ جو گناہ تجھسے سرزد
ہوا کرے اوسکی عوض مین صدقہ دیا کر۔ عبد الرحمن بن عوف اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
تعالے عنہم اکثر شکر صدقہ دیا کرتے تھے کسی نے سبب اوسکا پوچھا فرمایا کہ صدقہ اوس چیز
کا دینا چاہئے جس چیز کو آدمی مرغوب رکھتا ہو ہمکو شکر سے زیادہ کوئی چیز اور پسند نہین ہے
شیخ احمد جام کہتے ہین کہ جو شخص اپنے تئین لینے والے سے زیادہ محتاج صدقہ دینیکا نجانے
گا صدقہ اوسکا قبول نہوگا ایضاً حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ ایک
لونڈی بہت خوبصورت بیچتا ہے پوچھا کہ اسکی قیمت کیا ہے اوسنے کہا کہ دو درم وہ بولے
کہ یہ بات عقل سے بعید ہے شاید تو دیوانہ ہے کہ ایسی لونڈی بیش قیمت کو اتنا ارزان بیچتا ہے
وہ بولا کہ اللہ تعالے حور العین کو دو کوڑی پر بیچتا ہے تجکو اس قیمت پر کیون تعجب ہوا یعنی اگر تھوڑا
سا صدقہ بھی آدمی اخلاص سے اور نیک نیتی سے دے تو اوسکی عوض مین حور العین ملتی ہے
نقل ہے کہ ایک شخص سفر کو جاتا تھا حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گیا اور کہا کہ یا حضرت
مجھکو کچھ وصیت فرمائیے فرمایا اگر یار و مددگار چاہتا ہے اللہ تعالے کافی ہے اور عبرت
کیواسطے نشیب و فراز دنیا کا کافی ہے اور مونس و غمگسار قرآن شریف سے بہتر کوئی نہین اور
واعظ اور ناصح موت سے زیادہ کوئی نہین اللہ تعالی سب مسلمانون کو توفیق صدقہ دینے
کی عنایت کرے اور عجب و ریا سے محفوظ رکھے صدقہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا

اب کچھ بیان فضیلت ماہ رمضان مبارک کا کیا جاتا ہے

لکھا ہے کہ جو شخص اس مہینے مین تیسون روزے رکھے اور انکی فرضیت پر یقین کرے اور
اور اللہ سے امیدوار ثواب کا ہو سب گناہ اوس کے بخشے جائین انشاء اللہ تعالی
ایضاً امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ اگر اللہ تعالی امت

محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر عذاب کرنا چاہتا تو دو چیزین اونکو نہ دیتا ایک روزے ماہ رمضان مبارک کے دوسرے سورہ قل ہو اللہ احد یعنی یہ دو چیزین اوس امت کے امان کی نشانی ہے ایضاً عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قسم ہے اس ذات واجب الوجود کی جس نے مجکو واسطے رسالت کے بھیجا ہے کہ فرشتے سال بھر واسطے رمضان کے بہشت کو آراستہ کیا کرتے ہین اور پہلی تاریخ رمضان کو رات گئیوقت ساق عرش سے ایک ہوا چلتی ہے کہ اوس کو مثیرہ کہتے ہین جنت کے صحن مین پے درختون کے اکٹھے کرکے دروازون کے حلقون پر مارتے ہین اور اس سے ایک ایسی آواز خوش نکلتی ہے کہ سننے والون نے اوس سے بہتر آواز کبھی نہ سنی ہوگی اور حورین کھڑکیون مین اور غلمان کنگورون پر بیٹھکر کہتے ہین کہ جسکو حاجت ہو روزہ بشرائط رکھے اور ہمکو لے اور حورین پوچھتی ہین کہ ای رضوان آج کونسی رات ہے کہ حق تعالے نے دروازے جنت کے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے کھولے ہین اور حق تعالیٰ رضوان کو حکم دیتا ہے کہ دروازے بہشت کے کھول اور مالک کو حکم ہوتا ہے کہ دروازے دوزخ کے بند کردے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوتا ہے کہ شیطانون کے گلے مین طوق اور زنجیر ڈالدے کہ امت محمد کے روزے تباہ نکرین اور ماہ رمضان کی ہر رات کو منادی ہوتی ہے کہ جو مسلمان روزہ دار کچھ چاہے مطلب اوسکا ادا ہو اگر مغفرت چاہے مغفرت ہو اور جو توبہ کرے اوسکی توبہ قبول ہو حاجتمندون کی حاجتین روا ہون اور گنہگارون کے گناہ بخشے جائین ہر روز ایک کروڑ گناہ گار آتش دوزخ سے نجات پاتے ہین جتنے گنہگار تمام مہینے مین بخشے جاتے ہین تاریخ اخیر مین اوتنے ہی گنہگار ایک مرتبہ بخشے جائینگے اور دوزخ کی آگ سے رہائی پائینگے اور اوس رات جبرئیل علیہ السلام خدا کے حکم سے سب فرشتون کو لیکر کعبے کی چھت پر جمع کرتے ہین اور ایک بار وہان کھڑا کرتے ہین اون کے دس کروڑ پر ہین فقط دو پر سے مشرق سے مغرب ہو جاتے ہین اون سب پرون کو سوا لیلۃ القدر کے کبھی نہین کھولتے اور اپنے ساتھ

کے فرشتون کو حکم دیتے ہین کہ تم دنیا مین جاؤ اور جو مومن نماز پڑھتا ہو یا ذکر کرتا ہو اوسے سلام کرو اور مصافحہ
اور وہ جو دعا مانگے تم آمین کہو جب اجازت پھرنیکی ہوتی ہے تب فرشتے حضرت جبرئیل سے پوچھتے ہین
کہ ای جبرئیل امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حاجتمندونکی حاجتین برآئین یا نہین وہ کہتے ہین کہ آجکی رات
سب کی مرادین حاصل ہوئین مگر وہ لوگ محروم رہے جو ہمیشہ شراب پیتے ہین اور ماں باپ کو راضی نہین رکھتے
اور خویش و اقربا کے حق ادا نہین کرتے اور مسلمانون کو ضرر پہنچاتے ہین اون کو یہ نعمت نصیب نہین ہوتی اور
عید الفطر کی رات کو شب جائزہ کہتے ہین اور جب صبح ہوتی ہے فرشتون کو حکم ہوتا ہے کہ مسلمانکے شہرون مین
اترو اور پہاڑون پر کھڑے ہو کے منادی کرو کہ ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم رجوع کرو اپنے پروردگار
کی رحمت کیطرف کہ وہ کریم اور رحیم ہے طرح طرحکی بخشش کریگا اور بڑے بڑے گناہ بخشیگا اور جسوقت
کہ مسلمان واسطے نماز کے عیدگاہ مین جمع ہوتے ہین اللہ تعالی فرشتون سے فرماتا ہے کہ جو مزدور اپنا کام
وقت مقرر تک کر کے کچھ اور بھی خدمت کرے اوسکو کیا مزدوری دیا چاہیئے وہ عرض کرتے ہین کہ اوسکو پوری
مزدوری دیا چاہیئے کہ وہ رضامند اور خوش ہو جاوے تب اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ای فرشتو گواہ رہو کہ مین نے سب رمضان
کے روزے اور نماز امت محمد کی قبول کی اور سب گناہ انکے بخشے اور تمام عمر انکی حاجتین دین و دنیا کی روا کرونگا
اور انکی عیب پوشی کرونگا کہ لوگون مین یہ رسوا نہون پھر اوسوقت نمازیون کو ندا ہوتی ہے کہ اپنے اپنے گھرون
کو جاؤ مین تم سے راضی ہوا اور گناہ تمھارے بخشے گئے یہ سنکر فرشتے بہت خوش ہوتے ہین اور ایک دوسرے سے
بطور خوش خبری کے کہتا ہے کہ اس مہینے مین بڑی عنایت اور مہربانی اللہ کی امت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم
پر ہوئی اور جب روزہ دار واسطے افطار کے جمع ہوتے ہین اسقدر رحمتین اللہ کی نازل ہوتی ہین کہ حساب اونکا فرشتون
کے اندازے سے باہر ہوتا ہے خصوصاً جو شخص کہ روزہ فقیرون اور محتاجون کے ساتھ افطار کرتے ہین اور ان کو اپنی
شفقت اور مہربانی سے راضی رکھتے ہین ثواب اسکا بیان سے باہر ہے جو لقمہ کہ فقیر کھاتا ہے ایک حسنہ اسکے نامہ اعمال مین
لکھا جاتا ہے اور ایک گناہ دور ہو جاتا ہے اور شوال کے مہینے مین دوسری تاریخ سے چھ روزے رکھنیکا بڑا ثواب ہے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص تیسون روزے رمضان کے اور بعد اوسکے چھ روزے اور رکھے تمام برس کے
روزون کا ثواب ملتا ہے اور حکمت اسمین یہ ہے کہ حق تعالی نے وعدہ کیا ہے کہ ایک نیکی کے عوض مین دس نیکیان دونگا

اسصورت مین ایک مہینے کے عوض دس مہینے ہوئے اور چھہ روزون کے ساٹھہ دن اوسکے دو مہینے
ہوئے اس حساب سے بارہ مہینے ہوگئے اور یہہ چھہ روزے دوسری تاریخ شوال سے رکھنا چاہئے اُن روزونکا
اتصال موقوف ہے اور بعضون نے متفرق بھی رکھے ہین اسطرحسے کہ مہینے کے ہر عشرے مین دو روزے اور دل
مین نیت کرے کہ کل روزہ رکھونگا تاکہ بہت روزونکا ثواب نامۂ اعمال مین لکھا جاے اور صدقہ عید
الفطر کا ہر مسلمان پر واجب ہے مرد ہو یا عورت مگر اسصورت مین کہ صاحب زکوٰۃ ہو یہہ مذہب امام اعظم کا ہے اور
امام شافعی کے نزدیک یہہ ہے کہ جسکے پاس ایک دن سے زیادہ کھانیکو ہو اسپر صدقہ فطر کا واجب ہے اور مقدار
فطریکا حساب ہندوستان سے دو سیر رائج وقت گیہون ہوتے ہین اور اختیار ہے کہ اوسکی قیمت دیدے
اور جو اور خرمے بھی دونے دینا درست ہے اور فطرہ دینا اول وقت چاہئے اور جو شخص قبل اسکے مر جاے اس
دنیا سے صدقہ فطر کا ساقط ہو جاتا ہے اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہے کمال ترغیب صدقہ عید الفطر پر کہ
روزے رمضان کے معلق رہتے ہین جبتک صدقہ عید الفطر کا نہ دیا جائے مطلب یہہ ہے کہ سبکو معلوم ہو کہ مسکینون
اور محتاجون کے نفع پہونچانے مین یہ فائدے ہین سلطان ابو سعید ابوالخیر خراسانی فرماتے ہین کہ اگر کوئی شخص
جن و انسان پر حکومت رکھتا ہو کسی مسلمان کو نفع پہونچانا اس سے بہتر ہے اے مسلمانو اگر کسی شخص کو نفع نہ
پہونچا سکتے ہو تو ضرر بھی نہ پہونچاؤ اور نقصان اور آزار کسی کا روا نہ رکھا کرو لکھا ہے کہ ایک روز
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کی دیوار کے سایے مین بیٹھے تھے حالت شوق مین کعبے کی طرف
نگاہ کر کے فرمایا کہ ای کعبۂ معظم باوصف اوسکے کہ تجھکو حق تعالی نے اس عظمت و شوکت کے ساتھہ پیدا
کیا ہے مگر مومن موحد شرعدار تجھسے فوقیت رکھتا ہے قسم ہے خدا وحدہ لاشریک کی کہ اگر کوئی تجھکو
خراب کرے اتنا درد و اندیشہ نہو کہ جتنا ایک مسلمان کے دل کو کوئی آزردہ کرے ہزار برسکی عبادت
شبانہ روزی ایک خاطر آزاری کے سبب سے زائل ہو جاتی ہے ایضاً کتاب محیط مین لکھا ہے کہ جیسے زکوٰۃ
بنی ہاشم یعنی سادات کو دینا درست نہین ہے صدقہ فطر کا بھی دینا جائز نہین ہے اور اوس غلام
اور لڑکے کو جسکا مالک اور مربی تونگر ہو اور مان باپ دادا دادی نانا نانی بیٹا پوتا اور کافران کو بھی صدقہ
فطر کا دینا روا نہین ہے لکھا ہے کہ عید کے دن حق تعالے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم کرتا ہے کہ

جنت عدن میں جاکے آرایش اور سامان عید کا کرکے ستر ہزار فرشتے اور ستر ہزار علم جنت سے لیکر روضۂ
مبارک محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر جاؤ اور سلام میرے حبیب کی روح کو پہنچاؤ اور جن مردوں کی صدقے
کی امید پر عید کے دن آتی ہیں جب امام نماز عید سے فارغ ہوتا ہے روحونکو حکم پھر جانیکا ہوتا ہے جنکو صدقہ پہنچتا ہے
خوش و خرم اور جنکو نہیں پہنچتا ہے وہ دلگیر اور مغموم چلی جاتی ہیں ای عزیزو جو کچھ ہو سکے صدقہ دیا کرو
اور اپنے مردوں کی روحوں کو خوش کیا کرو اور سمجھو کہ تمکو بھی ایک روز یہی دن پیش آئیگا ایضاً ترغیب
حمید میں روایت ہے امیر المومنین علی اور ابو سعید خدری اور عمران بن حصین رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کہ
کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ ای فاطمہ اپنی قربانی کے نزدیک جا
اور یہ دعا پڑھ کہ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَاشَرِیْکَ
لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ بعد اوسکے فرمایا کہ اول قطرہ خون قربانی کا جو
کہ زمین پر گرتا ہے جو گناہ بندے نے کیا ہے وہ بخشا جاتا ہے اور قیامت کیدن خون اور گوشت قربانی کا
نیکی کے پلے میں رکھا جائیگا وزن اوسکا ستر حصہ نیکیونکا بڑھائیگا ابو سعید نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یہ کرامت خاص فقط واسطے اہل بیت کے ہے یا سب مسلمانوں کے لئے آپنے فرمایا کہ اس
نعمت میں سب مسلمان شریک ہیں نقل زید بن ارقم سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
سوال میں ایک صحابی کے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ قربانی کیا چیز ہے ارشاد ہوا کہ یہ ملت
ہے تمھارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی پھر اونہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے واسطے
اسمیں کیا منفعت ہے فرمایا کہ جتنے بال قربانی کے جسم پر ہوتے ہیں اتنی ہی نیکیاں قربانی کرنیوالے کے نامہ
اعمال میں لکھی جاتی ہیں ایضاً اور محدثین معتمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت
کی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عید اضحی کے روز کوئی عمل بندیکا قربانی سے زیادہ
اللہ کے نزدیک مرغوب نہیں ایضاً اور ابو سعید بن عبد العزیز مکحول رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے کہ ای عزیز
پیرہن اپنا بیچ اور دنبہ واسطے قربانی کے خرید کر جو مسلمان قربانی کا گوشت کھاتا ہے ہر لقمے کے
عوض میں صاحب قربانیکو جنت میں ایک مرغ ملیگا مانند اونٹ کے قد و قامت میں ایضاً زاد المتقین میں

لکھا ہی کہ جس گھر مین باوجود مقدور کے قربانی نہین ہوتی وہ گھر روتا ہی اور جناب باری مین دعا کرتا ہی کہ الٰہی اس شخص کے گھر کو مال سے خالی کر جیسا اوس نے مجھکو قربانی سے خالی کھا اوسی سال کچھہ بلا اوس گھر پر نازل ہوتی ہے اور جس گھر مین قربانی ہوتی ہی وہ گھر صاحب خانہ کے حق مین دعا کرتا ہی اوسکی دعا کی برکت سے اوس گھر مین ہر طرح امن اور آسایش ہوتی ہی اور صاحب خانہ کے مال مین افزونی ہوتی ہی **نقل** طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے کہ ایک سال مین ہمراہ ایک قافلہ کے حج کو جاتا تھا ایک لڑکے کیطرف مین نے اوس قافلے مین دیکھا کہ کچھہ زاد و راحلہ اوسکے پاس نتھا مین نے اوس سے کہا کہ ای عزیز جب تیرے پاس کچھہ سامان سفر ضروری بھی نہین ہی تو تو نے ایسے سفر کا کیون قصد کیا جب مین نے یہ کہا اوس نے یہ آیت پڑھی اِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی یعنی سب توشون سے بہتر توشہ تقوی اور پرہیزگاری ہے مین نے کہا تقوی دوسری چیز اور کھانا دوسری چیز بقائے حیات آدمی کا کھانے پر ہی کوئی آدمی بغیر کھانیکے زندہ نہین رہ سکتا اور اس آیت مین زاد کا لفظ کھانے پر اطلاق نہین کیا تب وہ بولا کہ ای عزیز سخیون کے گھر جانا اور کھانا ساتھ لیجانا بہت نامناسب ہے پھر جب سب نے احرام باندھا اور لبیک کہتے ہوئے چلے وہ لڑکا چپ تھا مین نے کہا کہ تو لبیک کیون نہین کہتا وہ بولا کہ مین ڈرتا ہون کہ اپنے لبیک کے جواب مین لا لبیک نہ سنون یہ کہکر بیہوش ہوکر پڑا مین کیفیت دیکھکر بہت رویا کہ جس حال مین یہ لڑکا اتنا ڈرتا ہے اگر خدائے بے نیاز ہمکو رد کرے اور درجۂ قبولیت نہ دے کیا کرینگے سب اہل قافلہ روئے اور چلانے لگے جب مقام منا پر پہنچے اور سب لوگ قربانیان کرنے لگے دیکھتا کیا ہون کہ وہ لڑکا کہتا ہی کہ الٰہی سب تیری راہ مین قربانیان کرتے ہین اور میرے پاس سوا جان کے کچھہ نہین مین اپنی جان کو قربانی کرتا ہون یہ کہکر ایک نعرۂ شوق مارا اور جان خدا کو تسلیم کی تھوڑی دیر کے بعد اوس لڑکے کی مان آئی اور نالہ و زاری کرنے لگی ہاتف غیب سے آواز دی کہ ای ضعیفہ تیرے بیٹے نے میری راہ مین اپنی جان قربانی کی اور مین نے اوسکو قبول کیا اگر تو بھی آیا چاہتی ہی تو دروازہ قبولیت کا کھلا ہی **ایضا** زاد المتقین مین لکھا ہے کہ بزرگان سلف سے ایک بزرگ کی عادت تھی کہ قیمت گوسفند کی صدقہ کرتے تھے اور فرماتے کہ قربانی مجھپر واجب ہے مگر ایک جاندار کو بیجان کرنا کیا ضرور ایک رات اونھون نے خواب مین دیکھا کہ قیامت قائم ہی اور لوگ اپنی اپنی سواریون پر سوار ہوئے ہین اور جنت کو جاتے ہین اور یہ شخص پیادہ حیران کھڑا ہی آخر ایک شخص سے پوچھا کہ انلوگون نے دنیا مین ایسا کون عمل خیر کیا تھا کہ جسکے عوض مین آج یہ نعمت و سعادت

حاصل ہوئی جواب پایا کہ ان لوگون نے راہ خدا مین قربانیان کی تھین وہ قربانیان آج انکی سواریان ہو گئین اوس نے کہا کہ مین بھی تو قیمت قربانیکی دیا کرتا تھا جواب پایا کہ قیمت دینا قربانی کرنیکے برابر نہین ہے جب نیند سے چونکا تو استغفار کیا اور زندگی بھر قربانی کرتا رہا الغرض قربانی کرنے مین بہت سے فائدے ہین آدمی حتی المقدور اس نعمت سے محروم نرہے کہ اللہ تعالی اوسکا اجر دنیا اور آخرت دونون جگہہ عنایت کرتا ہے دیکھو کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے فرزند دلبند سے دل اوٹھا کر راہ خدا مین قربانی کا قصد فرمایا اللہ تعالے نے انکے فرزند کو بھی بچایا اور ان کو اس فضیلت پر بھی پہونچایا ایضاً حضرت اسمٰعیل ؑ کے ذبح ہونیکا قصہ یون ہے کہ اہل تواریخ معتمد نے لکھا ہے کہ ایکدن دوپہر کیوقت حضرت اسمعیل علیہ السلام شکار سے آئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا کہ منہ حضرت اسمعیل علیہ السلام کا مانند ماہ شب چاردہم کے روشن ہے اوسوقت انکو نہایت فرحت ہوئی اور بہت خوش ہوئے اور محبت پدری نے جوش کیا اونکو اپنے سینہ سے لگایا اور بہت پیار کیا اتنے مین حضرت ابراہیم علیہ السلام سو گئے خواب مین دیکھا کہ ایک آواز آتی ہے کہ اے ابراہیم اسمعیل کو ہماری راہ مین قربانی کر اور یہ ماجرا کئی دن متواتر خواب مین واقع ہوا آپ جناب ہاجرہ والدہ اسمعیل علیہ السلام کے پاس تشریف لیگئے اور فرمایا کہ اوٹھو اور اپنے فرزند دلبند کو کپڑے بہت اچھے پہنا اور بالون مین کنگھی کر اور بدن مین خوشبو لگا کہ بڑے دوست کی ملاقات کیواسطے لیئے جاتا ہون حضرت ہاجرہ نے انکا حکم بجا لائین اور اون کو اپنی چھاتی سے لگا کر رخصت کیا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ہاجرہ سے فرمایا کہ ایک چھری اور ایک رسی بھی لاؤ حضرت ہاجرہ نے کہا کہ انکو ایک دوست کی ملاقات کیواسطے لیئے جاتے ہو چھری اور رسی کیا کروگے فرمایا کہ شاید حق تعالے کو ہی دنبہ دے اور حاجت ذبح کی پڑے سبحان اللہ خدا ہی تعالے اپنے دوستون کی زبان سے وہی بات نکلواتا ہے کہ جو اوس کو منظور ہوتا ہے الغرض جب حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمعیل علیہ السلام کو لیچلے اور شیطان کو خبر ہوئی اپنے دلمین سوچا کہ وقت فریب دینے کا ہے شاید اس حالت مین میرا فریب چل جائے وہ ملعون حضرت ہاجرہ کے پاس گیا اور ان سے کہنے لگا کہ کچھہ جانتی ہو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمعیل کو کہان لیئے جاتے ہین انھون نے کہا کہ اپنے کسی دوست کی ملاقات کو لیئے جاتے ہین وہ ملعون بولا کہ بات غلط ہے وہ ان کو قربان کرنے کے لیئے لے جاتے ہین ۰

وہ بولین کہ بات قیاس مین نہین آتی کہ ابراہیم اپنے اسمعیل سے بیٹے کو ذبح کرین وہ ملعون بولا کہ وہ کہتے
ہین کہ مجھکو خدا کا حکم ہوا ہے کہ مین اسمعیل کو خدا کی راہ مین قربانی کرون وہ بولین کہ اگر خدا نے فرمایا ہے تو ہزار
جان اسمعیل کی خدا کی راہ پر صدقے ہین جب وہ ملعون حضرت ہاجرہ کے جواب سے مایوس پھرا تب حضرت خلیل اللہ
علیہ السلام کے پاس آیا اور پوچھا کہ آپ اسمعیل کو کہان لیجاتے ہین فرمایا کہ ایک دوست کی ملاقات کو لیے جاتا
ہون وہ ملعون بولا کہ مین خوب جانتا ہون کہ قربانی کرنے کیواسطے لیجاتے ہو وہ جو تم نے خواب مین دیکھا ہے
وہ حکم الہی نہین ہے بلکہ تم کو شیطان نے فریب دیا ہی اور تمسے خون ناحق تمھارے بیٹے کا کراتا ہی آپ نے فرمایا
کہ ملعون چپ رہ کہ پیغمبرون کو خواب شیطانی نہین دکھائی دیتے پھر وہ ملعون بولا کہ تمھارا دل کسطرح اس بات کو
گوارا کرتا ہے کہ تم اپنے ایسے بیٹے کو ذبح کرو آپ نے فرمایا کہ ملعون یہ کیا بات ہے اگر اپنے دوست کی رضامندی
کیواسطے کروڑ بیٹے اسمعیل سے بہی ذبح کرون تو مجھکو سر مو ملال نہو جب ملعون حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جواب سے
بھی نا امید ہوا تب حضرت اسمعیل کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ ای اسماعیل تم کچھ جانتے ہو کہ حضرت ابراہیم تمکو
کہان لیجاتے ہین وہ بولے کہ کسی اپنے دوست کی ملاقات کو لیجاتے ہین وہ ملعون بولا کہ یہ بات نہین ہے
بلکہ تمکو ذبح کرنیکے واسطے لیجاتے ہین فرمایا کہ میرے باپ کو میرے ذبح کرنیسے کیا فایدہ وہ ملعون بولا کہ وہ کہتے
ہین کہ مجھکو اللہ تعالے کا حکم ہی حضرت اسمعیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ اگر اللہ کا حکم ہے تو میری ہزار جانین
قربان ہون تو مجھکو کچھ غم نہین کہ رضامندی اللہ کی سب سے بہتر ہی جب اسطرح کے وسوسے شیطان
لعین نے حضرت اسمعیل کو دئیے تب آپ نے حضرت ابراہیم سے عرض کیا کہ یا حضرت یہ کون ہی جو مجھکو بہکاتا ہی
آپ نے فرمایا کہ ای فرزند یہ شیطان ہے کہ تجھکو بہکاتا ہی الغرض جب ابراہیم علیہ السلام منا پر پہنچے
آپ نے فرمایا کہ ایجان پدر مین نے خواب مین دیکھا ہی کہ تجھکو ذبح کرتا ہون تو غور کر کہ تیرے نزدیک کیا
بہتر ہے اور مقصود حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اس کلام سے یہ تہا کہ مین اسمعیل کا امتحان کرون
اسکا ارادہ کیا ہے اسواسطے کہ یہ نوجوان ہے اور اس عمر مین آدمی کو زندگی بہت عزیز ہوتی ہی حضرت
اسمعیل نے عرض کی کہ یا حضرت حکم الہی کے بجالانے مین دیر نکیجیے اور جو حکم خدا ہی اوسکو جلد
بجالائیے کہ شیطان ملعون گھات مین لگا ہی مبادا کہ اسکا فریب و وسوسہ کچھ ضرر پہونچاوے

ای پدر بزرگوار جب آپ تم بموجب حکم خدا بیٹے کے ذبح کرنے مین دریغ نکیا مجکو جان دینے مین کیا دریغ قیامت
کیدن آپکو ابراہیم سربراز اور مجکو اسمعیل سرباز کہینگے اب مین تین وصیتین کرتا ہون اول یہ کہ میرے
ہاتھہ پانون خوب مضبوط باندھیے حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ اپنے دوست کے حضور مین جاتا ہے کیا بیقرار ہوکر ہاتہہ
پانون مارتگا جواب دیا کہ یہ بات نہین مگر اس بات سے ڈرتا ہون کہ وقت ذبح کے بے اختیار تڑپون اور آپکے
کپڑے میرے خون سے آلودہ ہوجائین دوسری وصیت یہ ہے کہ وقت ذبح کے میرا منہ زمین کیطرف کیجیے
اور مجکو ندیکھیے شاید کہ میری صورت دیکھکر شفقت پدری جوش کرے اور تعمیل حکم آلہی مین کچھہ فتور
واقع ہو تیسری وصیت یہ ہے کہ جب آپ گھر تشریف لیجائے میری مانکو بہت تسلی و دلاسا دیجئے گا
اور اوسکی نہایت دلداری کیجیگا کہ شاید وہ مجکو آپکے ساتھہ ندیکھے اور اسحال سے مطلع ہوکر صدمے غم سے
اوسکی چھاتی پھٹ جائے اور میری طرف سے بعد سلام کے فرمائے کہ میری مفارقت مین بے صبری نکرے
قیامت بہت نزدیک ہے جلد ملاقات ہوگی اور بعض روایت مین آیا ہے کہ جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام
حضرت اسمعیل ذبیح اللہ کے ہاتھہ پانون باندھنے لگے حضرت اسمٰعیل روئے اور کہا کہ ای پدر بزرگوار میرے ہاتھہ
پانون نہ باندھیے اسواسطے کہ مالک کے حضور مین اوس بندے کو باندھکر لیجاتے ہین جو بھاگ جاتا ہے آپ خاطر جمع
سے ذبح کیجئے مین مردانہ وار جان دونگا اور بعض اہل تاریخ کا یہ بیان ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
حضرت اسمعیل علیہ السلام کے ہاتھہ پانون باندھ خاک پر منہ رکھکر رونے لگے آپکے رونیسے ساتون آسمان کے
فرشتے رونے لگے جسوقت حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے انکے گلے پر چھری رکھی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے ہنس دیا
آپنے پوچھا کہ ہنسنے کا کیا سبب ہے کہا کہ اس چھری مین بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا دیکھتا ہون جس چیز
مین یہ نام لکھا ہو دیکھا چاہیے کہ وہ کیونکر کاٹے لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اوس زور سے
چھری پھیری کہ دھار اوسکی مڑ گئی اور ذرا نہ کاٹا آپنے غصے مین آکر چھری کو زمین پر دے پٹکا تب
قدرت خدا سے چھری نے کلام کیا کہ یا خلیل اللہ مجپر خفا ہوتے ہے جسنے آپکو حکم ذبح کرنیکا دیا ہے اوسی نے
مجکو کاٹنے سے منع کیا ہے، اور بعضے علما نے یون لکھا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت
اسمعیل کے گلے پر چھری رکھکر چاہا کہ پھیرین حضرت جبرئیل نے حکم آلہی سے دھار چھری کی پھیر دی

ہر چند زور کیا خط تک نہ کٹا غیب سے آواز آئی کہ ای خلیل برگزیدہ تو نے اپنے خواب کو سچا کیا اور ای بندہ پسندیدہ تو آزمایش مین صادق نکلا اب گوسفند ذبح کر اور اپنے بیٹے کو چھوڑ دے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیا دیکھتے ہین کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک گوسفند ہوا پر اوڑاتے ہوئے لاتے ہین پس حضرت جبرئیل نے ایک دنبہ بہشت کا لاکر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ یا ابراہیم عوض اسمٰعیل کا لیجئے اور قربانی کیجئے بعد اوسکے جبرئیل علیہ السلام نے ہاتھ اوٹھاکر کہا اللہ اکبر اللہ اکبر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر حضرت اسمٰعیل نے کہا اللہ اکبر وللہ الحمد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس دنبہ کو ذبح کیا اوسدن سے ایام تشریق کی تکبیرین واجب ہوئین اور بعض کتابون مین لکھا ہے کہ اسوقت فرشتے متعجب تھے اور اس احوال کو دیکھکے حیرت کرتے تھے بعضے کہتے تھے کہ ابراہیم بڑا جوانمرد ہے کہ اپنے ایسے بیٹے کو قربانی کرتا ہے اور بعضے کہتے تھے کہ اسمٰعیل بڑا جوانمرد ہے کہ اپنی جان خدا کی رضا مندی کیواسطے دیتا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اس سے فارغ ہوئے جناب الٰہی سے خطاب ہوا کہ ای خلیل خلعت بے علت کے لئے تو نے یہ قربانی گواہ گذرانی اور اسمٰعیل نے جو اس امتحان و ابتلا پر صبر کیا اور تسلیم و رضا پر قائم رہا مین تم دونون سے بہت راضی ہوا اب جو مطلب تم دونو مانگو مین دون دونون صاحبون نے دعا کی کہ الٰہی پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا جو شخص گنہگار اور زیانکار مرے اوسکی مغفرت ہم دونون کی التماس سے فرمانا اور زبان اوسکی کلمہ شہادت پر جاری کرنا حکم ہوا کہ دعا تمہاری مقبول ہوئی اور تمام امت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بخشی گئی تم خاطر جمع رکھو اور شکر کرو آمین یا رب العالمین

تمت

خاتمۃ الطبع ہزارون شکر پروردگار عالم کو کہ بندان کتاب مقاصد الصالحین ترجمہ حکایت الصالحین اہتمام سے بندۂ درگاہ کریم قاضی محمد ابراہیم بن قاضی نور محمد مرحوم اور ملا نور الدین ... حیدری واقع معمورۂ بمبئی مین ... خان ... المنان کے ۱۲۹۳ ہجریہ مین مطبع ... نسخہ ... جلوہ افزائے روزگار ہوئی تاریخ ۵ فیبروری سنہ ۱۸۷۶ع